صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 20 جون 2011ء بمطابق 17 رجب 1432ہجری سہ پہر تین بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَٱللَّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيۡكُمۡ وَيُرِيدُ ٱلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ ٱلشَّهَوَٰتِ أَن تَمِيلُواْ مَيۡلًا عَظِيمًاO يُرِيدُ ٱللَّهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمۡۚ وَخُلِقَ ٱلۡإِنسَٰنُ ضَعِيفًاO يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَأۡكُلُوٓاْ أَمۡوَٰلَكُم بَيۡنَكُم بِٱلۡبَٰطِلِ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَٰرَةً عَن تَرَاضٖ مِّنكُمۡۚ وَلَا تَقۡتُلُوٓاْ أَنفُسَكُمۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمۡ رَحِيمًا۔ صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلۡعَظِيم۔

(ترجمہ): اور اللہ تعالیٰ کو تو تمہارے حال پر توجہ فرمانا منظور ہے اور جو لوگ کہ شہوت پرست ہیں وہ یوں چاہتے ہیں کہ تم بڑی بھاری کجی میں پڑ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ تخفیف منظور ہے اور آدمی کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طور پر مت کھاؤ لیکن کوئی تجارت ہو جو باہمی رضامندی سے ہو تو مضائقہ نہیں اور تم ایک دوسرے کو قتل بھی مت کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر بڑے مہربان ہیں۔ وآخِرُ الدَّعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکرا پوائنٹ آف آرډر۔ یو ډیره اهم خبره، د مذهب سره متعلق ډیره اهم خبره ده، نن په دے اخبار کښے-----

جناب سپیکر: اختر علی صاحب، دا سے کار دے جی، دا د بجټ اجلاس دے، د بجټ اجلاس کښے-----

(شور)

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب، دا ډیره اهم خبره ده۔ نن په اخبار کښے راغلی دی، د بشیر بلور صاحب بیان په دے اخبار کښے راغلے دے چه د الله اکبر زمانه تیره شوے ده او دا د سائنس او ټیکنالوجی زمانه ده۔

(شور)

جناب سپیکر: گوره تاسو ته به دا اهم مسئله ښکاری بل ته به بله، دا ترے بیا وروستو تپوس اوکړئ جی۔

حافظ اختر علی: محترم سپیکر صاحب، دا د اتهاره کروړ مسلمانانو د جذباتو خبره ده-----

مطالبات زیر بحث اور رائے شماری

Mr. Speker: The honorable Minister for Science and Information Technology, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 5.

جناب محمد ایوب خان (وزیر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ تین کروڑ 91 لاکھ 67 ہزار سے زیادہ نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سائنس ٹیکنالوجی اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

(شور)

Mr. Speaker: The motion before the House-------

حافظ اختر علی: جناب سپیکر، نن دوئ وائی چه د الله اکبر د نوم زمانه ختمه شوے ده که تاسو مونږ ته د خبرے اجازت نه راکوئ نو بیا مونږ دے هال کښے نه کښینو۔ جناب سپیکر، الله اکبر د الله د نوم کبریائی ده، نن د هغه الله د نوم احترام نشته دے، مونږ د الله د نومونو لاندے په هال کے ناست یو، نن د الله د نوم لحاظ نه ساتلے کیږی جناب سپیکر صاحب، تاسو په دے خپله فیصله باندے نظرثانی اوکړئ، زه درخواست کوم، تاسو ته زه دا عرض کوم، زه تاسو ته انتهائی ریکویسٹ کوم۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! وضاحت کریں کیا مسئلہ ہے؟

اخباری بیان کی وضاحت

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، میں مولانا صاحب کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، اب وہ وضاحت کر رہا ہے۔

سینئر وزیر (بلدیات): میں مولانا حافظ اختر علی صاحب کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں، میرے بزرگ ہیں، انہوں نے جو فرمایا ہے، وہ بدقسمتی یہ ہے کہ کل میں اردو میں تقریر کر رہا تھا اور میں نے کہا کہ 'الله اکبر کہہ کر ورځئ پرے' سے اب یہ کام نہیں چلے گا، کام تب چلے گا کہ جب تک آپ ٹیکنالوجی اور سائنس میں غور نہ کریں، تو یہ وہی بات ہے کہ جیسے لوگ کہتے ہیں کہ آپ نماز نشے کی حالت میں نہ پڑھیں تو 'نشے کی حالت' کاٹ کر خالی نماز نہ پڑھیں، 'اللہ اکبر' آج بھی ہے، کل بھی تھا، دنیا کے ختم ہونے کے بعد بھی ہوگا اور آخرت تک 'اللہ اکبر' ہوگا۔ اللہ اکبر کا مطلب یہ ہے کہ اللہ سب سے بڑا ہے تو کون کہہ سکتا ہے کہ اللہ سب سے بڑا نہیں ہے؟ آج بھی ہے، کل بھی ہوگا اور آخرت کے بعد بھی اللہ سب سے بڑا ہوگا۔

(تالیاں)

مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

Mr. Speaker: Thank you, ji. The motion before the House is that a sum not exceeding rupees three crore, 91 lac, 67 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2012, in respect of Science Technology and Information

Technology. Cut Motions on Demand No. 5: Mr. Akram Khan Durrani Sahib, to please move his cut motion.

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: میں Withdraw کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Withdrawn. Sardar Aurangzeb Khan.

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: سپیکر صاحب، میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں۔ منسٹر صاحب اچھا آدمی ہے، ابھی دو گھنٹے ہوئے ہیں، دن بھی نہیں گزرا۔۔۔۔

(قہقہے)

<u>Mr. Speaker</u>: Sardar Shamoon Yar, not present, it lapses. Abdul Sattar Khan.

<u>جناب عبدالستار خان</u>: جناب سپیکر! ہمارا منسٹر صاحب سے ایک گلہ ہے، میں ایک لاکھ روپے کی کٹوتی کی موشن پیش کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Mufti Kifayatullah Sahib. Not present, it lapses. Mufti Said Janan Sahib. Not present, it lapses. Mufti Muhammad (Laughter) Muhammad Javed Abbasi Sahib.

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: مہربانی کریں میں مفتی نہیں ہوں ابھی، میں چونکہ مفتی صاحبان کے نزدیک بیٹھتا ہوں، اللہ کرے کہ کبھی ہو جاؤں، تو ابھی میں بنا نہیں ہوں۔ میں جناب سپیکر، پانچ ہزار کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House, ji honourable Law Minister Sahib.

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون)</u>: مہربانی سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا کٹ موشن نمتاؤ کړو، که بیا تا سو، دا یو دے۔

<u>(Minister for Law)</u>: Right, Sir.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five thousand only. Mr. Muhammad Zamin Khan, not present, it lapses. Naseer Muhammad Khan.

<u>جناب نصیر محمد میداد خیل</u>: میں ایک سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Nargis Samin Bibi.

<u>محترمہ نرگس ثمین</u>: جناب سپیکر، میں پانچ ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five thousand only. Ji, Abdul Sattar Khan.

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، میں اپنی تحریک کو واپس کرنا چاہتا ہوں لیکن ایک بات جو جناب منسٹر صاحب نے پچھلے سال ہمیں یقین دہانی کرائی تھی کہ تمام پارلیمنٹریز کی میں کم از کم ٹریننگ کرالونگا لیکن اس وعدے کو ایفاء نہیں کیا ہے، یہ پورا ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد کہ اگر یہ یقین دہانی کرائیں تو میں اپنی تحریک کو واپس کرتا ہوں، ہمارے صوبائی اسمبلی کے ممبران کو ایک Laptop بھی دیں گے اور ساتھ ٹریننگ بھی کرائیں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ذرا صبر کریں، وہ تو بولیں نا، کھل کر بولیں۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! اس اسمبلی فلور پر یہ Commitment کی تھی کہ میں کمپیوٹر کے حوالے سے ہماری صوبائی اسمبلی کے ممبران کو ٹریننگ بھی کراؤنگا، پھر ساتھ ان کو ایک ایک Laptop بھی دونگا، اگر اس وعدے کا ایفاء کرتا ہے تو میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، اس پر آپ کی رولنگ بھی ہے۔

جناب سپیکر: اشاڑی صاحب! بات پلے پڑی ہے۔ نہیں سیلاب آگیا، پھر صوبے کے حالات خراب ہوگئے۔ (تالیاں) یہی بات تھی نا؟ ایوب خان اشاڑی صاحب، کچھ لذیذ، ترسکون سی بات کریں۔

وزیر سائنس ٹیکنالوجی: دا خو بالکل ما وئیلی نه وو چه ټولو ته زه Laptop ورکوم خو جی کوشش به کوؤ چه د سائنس په حواله، د آئی ټی په حواله په ضلعو کښې مونږ څه کولے شو، په سکولونو کښې یا په کوهستان کښې مونږ کمپیوټرائزډ ډرائیونګ لائسنس متعارف کړے دے، د ټولے ضلعے یو لوئے پراجیکټ دے، پکار دا ده چه د هغے یو داد راکړئ چه هغه دور دراز علاقه ده او په هغے کښې مونږ دغه یو پراجیکټ کړے دے، دغه شان زمونږ نوی پراجیکټونه چه دی، راروان دی له خیره سره او هغه ډیر د کار دی او په صوبه کښې به هغه ډیره تبدیلی راولی جی۔ په سائنس کښې جی، زمونږ دا یچ ای سی خبره شروع وه جی چه ایچ ای سی کښې رد و بدل راځی نو بیا به څه کیږی؟ د هغے د پاره مونږ اوس د دے جوګه شوی یو چه د لته یونیورسټو ته فنډ ورکړو جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: دوئ وائی جی اشاړی صاحب!۔۔۔۔

وزیر برائے سائنس ٹیکنالوجی: نو دا زه خواست کوم، مهربانی اوکړئ جی، ته خو مهربانی نه کوے۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، فلور آف دی ہاؤس پہ انہوں نے یقین دہانی کرائی تھی اور اس پر آپ کی رولنگ بھی ہے۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ایوب خان اشاڑی صاحب کہہ رہے ہیں عبدالستار خان! آپ کے سارے ضلع کیلئے کئے ہیں، آپ ایک Laptop کو بھول جائیں۔

وزیر برائے سائنس ٹیکنالوجی: باقی ستار کی اگر ضرورت ہے تو میں انکو دے دوں گا Laptop سر۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر صاحب، میرے ڈسٹرکٹ کیلئے، یہ ستار کی بات نہیں ہے، یہ سارے پچیس اضلاع میرے اپنے اضلاع ہیں، میرے صوبے کے اضلاع ہیں اور یہ میری زمین ہے اور یہاں پر میں اس بات کو مناسب ہی نہیں سمجھونگا کہ میرے ضلع کیلئے یا ستار کیلئے، پہلے ہمارے اپنے ہاؤس کو Train کرائیں، آئی ٹی کے بارے میں ہمیں بھی تھوڑی ٹریننگ ہو، ہم New comer لوگ ہیں اور یہ Commitment بھی ہے اور اس کے بعد پھر آگے جائیں ضلع میں یا صوبے میں تو پھر میں بات مانوں گا۔

جناب سپیکر: ایوب خانه! په اردو کښے ورته اووایه۔ ابھی Withdraw ہوگیا نا، Withdrawn؟ سمجھ نہیں آرہی ہے اس کی بات۔ آپ کے پورے ضلع کو وہ کمپیوٹرز دے رہا ہے، Withdraw ہوگئے؟

جناب عبدالستار خان: نہیں جناب، میرے اپنے ضلع کی بات نہیں ہے، میری ذات کی بات نہیں۔ پورے ہمارے صوبے میں ہر ضلع کو یہ ٹریننگ بھی دیگا اور اس کے بعد یہ کمپیوٹر، Laptop بھی دیگا ہر ایک کو، تو پھر میں بات مانوں گا۔

جناب سپیکر: جی اشاڑی صاحب، جی ایوب خان۔

وزیر برائے سائنس ٹیکنالوجی: مہربانی، بڑی مہربانی۔ زه د ټولو شکریه ادا کوم، مننه جی۔۔۔

(قہقہے اور تالیاں)

جناب سپیکر: جاوید عباسی بھی Withdraw ہو گئے؟ جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much۔ جناب سپیکر، میں بڑا مشکور ہوں، آپ نے مجھے وقت دیا اور میں منسٹر صاحب کا بھی بڑا مشکور ہوں، میں اس لئے یہ بات لے کے آیا تھا ور نہ میں واپس لے لیتا کہ انہوں نے ہمارے ساتھ بہت بڑی نیکی کی ہے، ایبٹ آباد میں انہوں نے آئی ٹی پارک کا اس دفعہ اعلان کیا ہے اور میں، یہاں فوڈ منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں، ان کا بھی بڑا مشکور ہوں کہ جگہ کا بہت بڑا مسئلہ تھا، تو اس سے بہت بڑا ایک Revolution آئے گا ہزارہ کے اندر، بالخصوص انشاء اللہ ایبٹ آباد میں بھی۔ اس وقت میں چونکہ یہ بتانا چاہ رہا تھا کہ بہت اچھا کام کیا ہے، منسٹر صاحب نے بڑی توجہ دی ہے، بڑی ان کی مہربانی کہ انہوں نے ایبٹ آباد کیلئے،   (تالیاں) آپ سے ہماری درخواست ہے کہ یہ اسی اسمبلی کے دور میں اللہ کرے بس شروع ہو جائے۔ یہ بات تو ہو گئی ہے، انہوں نے کہہ بھی دیا ہے تو یہ ابھی ہماری ان سے درخواست ہے کہ جتنا جلدی ہو سکے اگلے دو تین مہینوں کے اندر اندر تاکہ وہاں کام شروع ہو جائے کیونکہ یہ جو نیا دور ہے جناب سپیکر، یہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا دور ہے، یہ انٹرنیٹ کا دور ہے، یہ آپ کے اس سے بات بہت آگے نکل گئی ہے، دنیا میں انفارمیشن لینے کیلئے، تو ہماری کٹ موشن آج بہت Important ہے اس بات کیلئے جناب، یہ بہت اہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی کیا آپ Withdraw ہو گئے؟ بس تعریف بہت کر لی، یار جاوید صاحب!

جناب محمد جاوید عباسی: جی جی، اسی طرح میری خواہش ہے کہ جو وہاں کی ملازمتیں ہونگی جناب سپیکر، چونکہ اس سے بہت بڑا Space ملازمتوں کیلئے Create ہو گا تو اس میں یہ مہربانی کریں کہ لوکل لوگوں کو جناب سپیکر، First priority دیں تاکہ لوکل جو ہزارے کے رہنے والے لوگ ہیں، ان کو جاب مل سکے۔ اگر منسٹر صاحب یقین دہانی کراتے ہیں، یقیناً کرائیں گے تو میں انشاء اللہ واپس لے لوں گا جی۔

جناب سپیکر: اچھا ٹھیک ہے۔ نصیر محمد خان۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اس منسٹری کو دیکھتے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مستقبل میں یہ منسٹری انتہائی اہم منسٹری ہو گی۔ ہمارے ملک میں ہمارے غریب عوام نے اپنے بچوں کو، سائنس اور ٹیکنالوجی کو دیکھتے ہوئے، جو پچھلی حکومتوں میں اس کا ڈھنڈورہ پیٹا گیا، اپنے بچوں کو آج انفارمیشن ٹیکنالوجی میں ایم ایس / ایم ایس سی کروا دیئے ہیں، وہ بیچارے سر گرداں اسی طرح پھر رہے ہیں جبکہ صوبے میں تمام محکموں میں اس منسٹری کی ضرورت پڑے گی، تو ان ضروریات کو دیکھتے ہوئے

اگر منسٹر صاحب مستقبل کے حوالے سے ہمیں کچھ یقین دہانی کرادیں، جیسے جاوید عباسی صاحب کو انہوں نے کہا کہ جی میں ایبٹ آباد میں یہ قائم کر رہا ہوں، اگر ہمیں بھی اس قسم کی یقین دہانی کرادیں تو میں ان کا مشکور بھی ہونگا اور اپنے پروگرام سے بھی ذرا ہمیں مطلع کر دیں کہ آئندہ اس سال انفارمیشن ٹیکنالوجی کے حوالے سے اس صوبے میں ان کا کیا پروگرام ہے؟ وہ پروگرام بتانے کے بعد پھر انشاء اللہ العزیز ان کو دیکھتے ہوئے شاید ہم اپنی اس کٹ موشن کو Withdraw کر لیں جی۔

جناب سپیکر: نرگس سمین بی بی۔

محترمہ نرگس ثمین: جناب سپیکر صاحب! اس سے انکار نہیں کہ کسی بھی ملک، صوبے اور علاقے کی ترقی میں سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا بہت بڑا Role ہوتا ہے۔ ہمارا صوبہ خیبر پختونخوا جو ایک پسماندہ صوبہ ہے، فنی تعلیم کے شعبے میں بہت اور صوبوں سے بہت پیچھے ہے۔ میرے خیال میں اس کی وجہ متعلقہ محکمے کی ناقص کارکردگی ہے جس نے گزشتہ تین سالوں میں کوئی نمایاں کارکردگی نہیں دکھائی۔ اس قسم کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے عوام کے ٹیکس کا پیسہ جو سائنس اینڈ ٹیکنالوجی پر لگایا جاتا ہے، یہ عوام کے ساتھ زیادتی ہے۔ پچھلے سال کے الاٹ شدہ 221 ملین روپے میں صرف 101.9 ملین خرچ کئے گئے جبکہ اس سال کے بجٹ میں 350 ملین روپے رکھے گئے ہیں، ریفرنس صفحہ نمبر 35، Volume I، لہذا میری سفارش ہے کہ ان کے ناتواں کندھوں پر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی اتنی بڑی ذمہ داری نہ ڈالی جائے۔ انٹرنیٹ جو آجکل سب کی ضرورت ہے، اس پر ٹیکس لگا کر غریب عوام کے بچوں کے ساتھ ناانصافی کی گئی ہے۔ میری منسٹر سے یہ التجاء ہے کہ یہ انٹرنیٹ پہ جو ٹیکس لگایا گیا ہے، اس کو واپس لے لیں تاکہ غریب بچے بھی مفت میں انٹرنیٹ سے فائدہ اٹھائیں۔ والسلام، شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی ایوب خان صاحب، ایوب خان اشاڑی صاحب۔

جناب ایوب خان اشاڑی (وزیر برائے سائنس ٹیکنالوجی): دا سے دہ جی، نصیر محمد خان۔

(قطع کلامی)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر، ہم کو بھول گئے ہیں۔

وزیر برائے سائنس ٹیکنالوجی: آپ کی طرف آتا ہوں، نصیر محمد خان کا پہلے۔ نصیر محمد خان جی خبرہ اوکڑہ، دا مونږ چہ دلتہ کښے د آئی ټی پارک کال سنټر یو بورډ بنیاد کیښودو پہ پیښور کښے او پہ ایبټ آباد کښے نو دا داسے نہ دہ چہ دا د پیښور د

پاره دے یا د ایبټ آباد د پاره دے ، دا د ټولے صوبے د پاره دے۔ په دیکښے جی مونږ چه چوده هزار کسانو له ټریننګ ورکوؤ او دغه هومره هغوی له جابز ورکوؤ نو دا خو به داسے نه وی چه د پېښور کسان به وی یا به د مردان وی یا به د ایبټ آباد وی، دا به د ټولے صوبے د پاره وی جی، نو دغه یو تسلی د دوئ ساتی جی چه هلته کښے کوم خلق چه د هغوی په دے سائډ باندےExperience وی، هغه به له خیره مونږ ورته خواست کوؤ، هغوی به راولو او دلته به د آئی ټی حواله باندے مونږ دا خپله صوبه، د دهشت ګردئ خلاف دا هم یو موثر هتیار دے یواځے ګولئ نه ده چه خلق دے طرف ته، ځوانانو له مونږ ټریننګ ورکړو، هغوی له جابز ورکړو نو په دے حواله باندے جی زمونږ به د ټولے صوبے کوشش وی چه مونږ په ټوله صوبه کښے د آئی ټی د پاره چه څومره پرمختګ وی، هغه مونږ اوکړو جی او په هغے کښے داسے نه چه لکی مروت به د دے نه بهر وی جی، لکی مروت به وی، ډی آئی خان به وی، ټانک به وی جی۔ دغه شان ملاکنډ ډویژن دے ، که هغه هزاره ده، که هغه مردان دے جی، یو ځائے ترے بهر نشته، هغے کښے د دے کارکردګی له خیره اوس ښه روانه ده، مونږ په سائنس کښے هم ډیر ښه ښه پراجیکټونه اوکړل، مونږ په آئی ټی کښے ښه پراجیکټونه سر ته اورسول او نوی چه مونږ کوم اوس منظور کړل، په هغے کښے هم دا ده چه د سرکار هغه ریکارډ چه د وخت ضرورت دے چه هغه مونږ کمپیوټرائز کړو، په هغے هم پراجیکټونه مونږ منظور کړل نو زه د دے خپلو مشرانو ملګرو، د هغے خپلے بی بی مشکور یم، د ټولو چه هغوی خپل کټ موشنز واپس واغستل۔ ډیره مننه جی۔

Mr. Speaker: Naseer Muhammad Khan, withdrawn?

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر، منسٹر صاحب کی خوبصورت Explanation پہ میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، جی۔ نرګس ثمین بی بی! تاسو Withdrawn ؟

محترمہ نرګس ثمین بی بی: او جی، زه Withdraw کوم۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Wthdrawn. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 5, therefore, the question before the House is that Demand No. 5 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Demand is granted-----

(Applause)

جناب سپیکر: ڈیمانڈ نمبر 6: جی، آنریبل منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): زما دا گزارش وو جی، هغه بله ورځ هم ما د رول سسپنشن د پاره یو موشن پیش کړے وو چه یره رول 140 او 148 د Partially suspend شی او کټ موشنز باندے چه کوم بحث دے نو هغه د معطل شی ځکه چه ټائم هم داسے دے، د لاء اینډ آرډر سیچویشن هم داسے دے نو په هغے باندے رولنگ ستاسو پاتے دے، ما وئیل که دغے باندے مهربانی اوکړئ او رولنگ ورکړئ، خپل دغه اوکړئ۔

جناب سپیکر: دا به هاؤس نه تپوس کوؤ، که هاؤس Agree کیږی هله جی، داسے خو نشو کولے، ما سره خو دا اختیار نشته، دا خو به هاؤس کوی۔

(شور)

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، اس کیلئے تین دن کا ٹائم ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، یہ تین دن میں ہونا چاہیئے۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، ہم نے بڑے محکموں پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: یہ ایسا ہے، یہ جو ڈیمانڈز ہیں نا جی، میرے خیال میں یہ تین گھنٹے کیا پانچ گھنٹے سے بھی زیادہ لیں گے۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، دو تین محکموں پر بات کر لیتے ہیں، دو تین محکمے جو اہم ہیں اور باقی جو ہیں اس پر ہم Withdraw کرینگے اور تین چار، پانچ محکمے ہیں، خاصکر ہائر اور پرائمری ایجوکیشن پہ ہم بات کرنا چاہتے ہیں، ہیلتھ اور اس طرح محکموں پہ، باقی ہم تعاون کر رہے ہیں جی، ہم واپس لے رہے ہیں۔ آپ ذرا چلائیں پھر بعد میں یہ کر لیں۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، یہ کہتے ہیں کہ ہیلتھ اور ایجوکیشن اگر ہو جائیں، باقی ہم واپس لیں گے۔آپ کا کیا خیال ہے،آپ کیا کہتے ہیں؟

وزیر قانون: اس طرح کرلیں جی کہ پھر ہیلتھ اور ایجوکیشن کو پہلے لے لیں، پہلے ہیلتھ اور ایجوکیشن کو لے لیں،ان دو گرانٹس کو، تو اس کے بعد ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب،اکرم خان درانی صاحب،ہیلتھ اور ایجوکیشن کو لے لیں پہلے؟

قائد حزب اختلاف: میرے خیال میں جی،آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جو اس طرح ڈیپارٹمنٹس ہیں جن میں زیادہ ضروری نہیں، ہم خود واپس لے رہے ہیں، تو آپ ذرا چلائیں جی کہ کچھ ایسے محکمے ہیں جن کو میرے خیال میں کچھ تجاویز بھی ہم دیں گے،ہیلتھ ہے،ایجوکیشن ہے اور پولیس پہ ہم بات کریں گے،ریونیو ہے،تو میرے خیال میں ہم کوشش کریں گے کہ جتنا بھی وقت بچا سکیں، ہم تعاون کریں گے جی اس میں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ چار پانچ ڈیپارٹمنٹس کو لے لیں۔

جناب سپیکر: ہیلتھ،ایجوکیشن اور ریونیو کے علاوہ باقی سب کٹ موشنز واپس ہوئیں۔

قائد حزب اختلاف: پولیس ہے جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن بھی ہے جی۔

جناب سپیکر: پولیس کا تو ختم ہو چکا ہے،وہ پہلے-----

قائد حزب اختلاف: نہیں ابھی آرہا ہے،آگے آرہا ہے۔

جناب سپیکر: ایک ہو گیا ہیلتھ-----

قائد حزب اختلاف: ایجوکیشن دو،ہائر اور پرائمری ایجوکیشن،پولیس،ریونیو۔

جناب سپیکر: ریونیو،بس-----

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: بس جاوید صاحب،ہیلتھ،ایجوکیشن،ریونیو۔

جناب محمد جاوید عباسی: ٹھیک ہے جی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب، میاں افتخار صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): ډیره ښه خبره ده، داسے ده جی چه دوئ کومه خبره کوی، جائزه هم ده خو دومره ده چه په هغے کښے د کټ موشنز لړ مختصر کړی چه د دوئ کار هم اوشی، داسے نه چه په هغے کټ موشنز مطلب دا دے چه ټوله ورځ تیریږی او بیا ماسخوتن وی، نو خیر دے هم دغه محکمے د اوکړی خو هغے کښے هم د لږ خاص خاص چه کوم دوئ مناسب کنړی او که دوئ وائی چه داسے نه ده نو بیا خو د اسمبلئ خپله طریقه وی، بیا خو خپلے طریقے ته به ئے پریږدئ یا به د سوال تپوس کوئ۔

جناب سپیکر: جی اکرم خان صاحب۔

قائد حزب اختلاف: زما خیال دے چه په دے طریقه باندے ئے تاسو واخلئ، مونږ مکمل تعاون به په دیکښے درسره، خیر دے تکلیف دے خو چه کوم تجاویز ورکوی او اهم محکمے دی، په هغے باندے به مونږ واړه کوشش کوؤ چه لږے لږے خبرے اوکړو د اطلاع د پاره۔

جناب سپیکر: ښه جی ټهیک شوه، بشیر بلور صاحب! داسے ټهیک شوه ؟

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): ٹھیک ہے جی، یہ تین ہو گئے ہیں نا جی۔

جناب سپیکر: دوئ دا درے څلور ډیپارټمنټس اوښودل، بس دغه باندے به کټ موشنز واخلو، وائی باقی به واپس شی۔

آوازیں: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: تاسو Agree یئ ټول هاؤس ؟

آوازیں: جی ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ښه۔ دا ریونیو فرسټ، ډیمانډ نمبر 6 ریونیو ده کنه۔ First Minister for Revenue, to please move his Demand No. 6.

سید قلب حسن (وزیر مال): شکریہ، جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 70 کروڑ 99 لاکھ 14 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ مال گزاری واملاک کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved: that a sum not exceeding rupees 70 crore, 99 lac, 14 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Revenue and Estate Department. Cut Motions: Akram Khan Duranni Sahib, first, on Demand No. 6.

قائد حزب اختلاف: میں واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ہاں، واپس، Withdrawn، تھینک یو۔ سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب، واپس؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ابھی یہ کھانا کافی خراب کر گئے ہیں سی ایم صاحب کا، یہ جو تین محکمے رہتے ہیں، ان پر-----

جناب سپیکر: نہیں آپ تو ریونیو کمیٹی میں بھی ہیں نا، آپ بھڑاس ادھر نکالیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی نہیں، میں کوئی دو تین تجویزیں دینا چاہتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: وہ تجویز اس ریونیو کمیٹی میں دے دیں نا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر، میں چھ لاکھ روپیہ کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved: that the total grant may be reduced by rupees six lac only. Sardar Shamoon Yar Khan, please.

سردار شمعون یار خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ اس میں بات اس طرح ہے کہ یہاں پر ہم جتنی تجاویز دے رہے ہیں، میرے خیال سے تو عمل کسی پہ نہیں ہونا ہے پر پھر بھی میں تجویزیں اپنی واپس لے لونگا۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you; withdrawn. Sikandar Hayat Khan Sherpao Sahib.

Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao: Mr. Speaker Sir, I beg to move a cut of five hundred thousand rupees on Demand No. 6.

Mr. Speaker: The motion moved: that the total grant may be reduced by rupees five lac only. Abdul Sattar Khan, please.

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر، میں ڈیمانڈ نمبر 6 پر ایک کروڑ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved: that the total grant may be reduced by rupees one crore only. Ghulam Muhammad Khan, Ghulam Muhammad Khan Sahib.

جناب غلام محمد: تھینک یو، جناب سپیکر۔ شاہ صاحب کو تو آئے ہوئے میرے خیال میں تین مہینے چکے ہیں، موجودہ ایس ایم بی آر صاحب کو میں بہت پرانا جانتا ہوں۔ اس ڈیپارٹمنٹ کو ریفارم کرنے کیلئے آئے ہوئے ہیں، انشاء اللہ اسکو ریفارم کریں گے اس لئے میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. Mufti Kifyathullah Sahib, please.

مفتی کفایت اللہ: میں بہت شرمندہ ہوں جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ته هم په ريونيو كميټی كښے ئے كنه؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ شرمندہ ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: وہ ہمارے وزیر صاحب ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: كه څه اصلاح غواړے ، هغے كښے اوكړئ، دلته خو به هسے خبرے اوكړئ او۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: ہمارے وزیر بالکل نئے آئے ہیں اور ایس ایم بی آر صاحب بہت دیانت دار آدمی ہیں تو میں اپنی کٹ موشن واپس کرتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: میں ایک سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion moved: that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Muhammad Javed Abassi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں پانچ ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five thousand only. Muhammad Zamin Khan, not present, it lapses. Muhammad Rishad Khan.

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر صاحب، میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you; withdrawn. Munawar Khan Advocate Sahib, not present, it lapses. Naseer Muhammad Khan.

جناب نصیر محمد میداد خیل: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں ایک سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Nargis Samin Bibi.

محترمہ نرگس ثمین: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں چار ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees four thousand only. Nighat Yasmin Orakzai Sahiba.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ مطالبہ زر نمبر 6 میں ایک سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Honouable Sardar Aurangzeb Khan.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! یہ بڑا مسئلہ ہے لوگوں کیلئے، مشکلات جو حلقوں کے اندر ہیں پٹوار حلقوں کے اندر، کہ پٹواری حلقوں میں نہیں جاتے ہیں اور اس دفعہ جو اس بجٹ میں سو نئے پٹوار خانے قائم کرنے کا حکومت نے اعلان کیا، میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہونگا کہ جو سابقہ پٹوار خانے بنے ہوئے ہیں اور وہ گر گئے ہیں یا انکی چھتیں، دیواریں گر گئی ہیں، پٹواری اپنے اتنے بڑے بڑے عالی شان محل بنا سکتے ہیں تو پٹوار خانوں کی تعمیر نہیں کروا سکتے یا ان میں نہیں بیٹھ سکتے؟ تو کیا منسٹر صاحب یہ یقین دہانی کروا سکتے ہیں کہ پٹواریوں کو انکے حلقوں میں جہاں جہاں پر انکی ڈیوٹی ہے، وہ دس بیس کلومیٹر دور شہروں میں آکر بیٹھتے ہیں اور لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، تو یہ اپنے حلقوں میں ان کو بٹھا سکتے ہیں یا نہیں؟ اور دوسری بڑی بات یہ ہے جی کہ پچھلے پندرہ بیس دن ہوئے ہیں، ایبٹ آباد کا جو مال خانہ تھا، محافظ خانہ، وہ جل گیا ہے اور کمشنر ہزارہ نے ادھر پریس کانفرس کی ہے کہ تین دنوں کے اندر اندر میں حقائق عوام کے سامنے لاؤنگا اور انکوائری کر کے اس سے عوام کو آگاہ کرونگا کہ کیوں محافظ خانے کو آگ لگائی گئی ہے اور کس طرح لگائی گئی ہے؟ لیکن ابھی تک وہ حقائق عوام کے سامنے نہیں لائے گئے، تو منسٹر صاحب یہ کوئی یقین دہانی کرا سکتے ہیں؟ کتنا بڑا نقصان ہوا ہے، ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کا جو محافظ خانہ جل گیا ہے اور تیسری بات یہ ہے، میں مشکور ہوں حکومت کا اور بالخصوص وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کا، وزیر اعلی خیبر پختونخوا کا کہ میرے حلقے حویلیاں میں تحصیل کا جو قیام عمل میں لایا گیا ہے تو میں اس پر حکومت کا مشکور ہوں، شکریہ ادا کرتا ہوں-----

جناب سپیکر: تھینک یو، جی۔

سردار اورنگ زیب نلوٹھا: اور ساتھ ہی ساتھ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہونگا کہ اس تحصیل کا جو نوٹیفیکیشن ہو چکا ہے، کب تک اسکی بلڈنگ بنے گی اور کب تک اسکو عملی طور پر وہاں سب ڈویژن میں شفٹ کیا جائے گا؟

جناب سپیکر: تھینک یو، جی۔ سکندر حیات خان شیرپاؤ صاحب۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، میرے والی باقی رہ چکی ہے۔

جناب سپیکر: اب تو گاڑی بہت دور جا چکی ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب، آپ ٹائم دے دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی ابھی سکندر حیات خان کو فلور دیا ہے۔ گاڑی بہت دور جا چکی ہے، آخر میں دے دیں گے موقع، آپ بھی بولیں گے خیر ہے۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: خیر دے جی ټائم ورله ورکړئ، منور خان ډیر کم دغه کوی، او جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: خو دوه دوه منټه وایئ نو لږ به اسانه شی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، زه ستاسو مشکور یمه چه تاسو موقع ماله راکړه۔ ما ته دا هم پته ده چه د دے محکمے وزیر صاحب ایلا دوه دوه نیمے میاشتے شوی دی چه وزارت چارج ئے سنهبال کړے دے او هغه لحاظ سره لا هغوی به هم د محکمے طریقه کار باندے هغه شان دغه نه وی او دوئ به لا خپل کوشش کوی چه دے طرف ته توجه ورکړی خو چونکه د دے محکمے د عوامو سره ډیر نزدے یو تعلق دے او زیات که شکایت هم دے او هغه څه ته چه Mother of all evils وائی کنه جی، نو هغه د دے محکمے نه ډیر شکایت راځی، نو دغے د پاره یو څو مونږ خبرے کول غواړو۔ بنیادی طور باندے جناب سپیکر، یو خو دا خبره ده چه کوم وخت کښے انتقال کیږی یا نور څه داسے دغه کیږی، د هغے کوم فیس او هغه سسټم هغه شان لا د هغے هغه پوره طریقے سره واضح کول یا دغه نشته ځکه چه اکثر خلقو ته، چا ته یو ریټ ښودلے کیږی او چا ته بل ریټ ښودلے کیږی۔ د دے څه داسے انتظام پکار دے چه کوم شیډول ریټس دی، هغه د واضح وی چه هر چا ته پته وی چه څومره ټیکس ورکول، څومره فیس جوړیږی د

حکومت، هغه د واضح شي۔ دیکښې مختلف ځایونو کښې دا شکایت راځي او دے نه مخکښې هم وزیر صاحب په دے باندے یو ورځ په اسمبلئ کښې تاسو مهربانی کړے وه او ټائم مو ورکړے وو، کافی په دے باندے بحث شوے وو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه سټیئرنګ کمیټی پرے ده او تاسو خو پکښې یئ کنه جی؟

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: زه پکښې نه یمه جی۔

جناب سپیکر: په سټیئرنګ کمیټئ کښې تاسو یئ؟

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: نه، نه جی۔

جناب سپیکر: خو بیا هم هغے ته به راتګ غواړی چه دا سے ښه ښه تجویزونه، د دے خو لا جمعه جمعه دس د ن نه دی شوی کنه۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: بالکل، بالکل جی۔

جناب سپیکر: نو دے به د هغے متعلق څه دا سے غټ ایشورنس خو ورنکړے شی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: خو دا ده کنه جی چه دوئ ته کم از کم مونږ ذهن کښې خبرے راولو چه هغے باندے دوئ توجه ورکړی۔

جناب سپیکر: دے ته به راتګ غواړی جی، خو ده له پکار دی چه څنګه دا سیشن ختمیږی چه مخے سره د دغه کمیټئ میټنګ کښې تاسو ټول راشئ، دا څومره پارټی لیډرز، خاصکر پکښې ټول راشئ پارټی لیډرز ټول راشئ، دا د غټ غم نه ډکه محکمه ده نو لږ پرے ښه کار اوکړئ۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: دے نه ټولو کښې زیات تکلیف دے جی۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: په دیکښې یو خو دا هم ده جناب سپیکر، کوم چه د محکمے د سټافAttitude دےد خلقو سره، په هغے کښې هم دغه راوستل ضروری دی۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر:' پبلک ډیلنګ' محکمه ده، تاسو ټهیک وایئ جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ځکه چه دوئ یو بل شان رویه خلقو سره ساتی او هغه یو دغه پکښے راوستل پکار دی چه دا پبلک سرونټس دی، دوئ ته د خلقو په ټیکس باندے تنخواه ملاویږی نو دا نه ده چه دوئ په خلقو باندے خپله من مانی کوی، دوئ هلته کښے موجود دے د پاره وی چه دا Public facilitate کړی، Rather than چه د پبلک په مسئلو کښے نوره اضافه اوکړی۔ بل جناب سپیکر، خاصکر د سیلاب نه پس دا یو څو محافظ خانے او د هغے ریکارډ هم دغه شوے وو او د سیلاب د وجه نه هغه محافظ خانے خرابے شوے وے، د هغے د پاره زما دا ریکویسټ دے چه منسټر صاحب د دغه طرف ته توجه ورکړی او خاصکر ایس ایم بی آر صاحب د هم، چه هغے کښے څه داسے دغه اونشی ځکه چه د بعضے خلقو دا یو هغے کښے اندیشه شته چه هغے کښے هسے نه څه ګړ بړ اوشی او بعضے ریکارډ کښے څه داسے Tempering یا څه داسے نور څه دغه اونشی نو دغه طرف ته توجه ورکول لازمی دی۔ مونږ به هم دا غواړو چه منسټر صاحب په دے باندے لږ واضح دغه راکړی۔ بل چه کوم دے-----

Mr. Speaker: Thank you ji, thank you.

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: بل چه کوم د دوئ ریکروټمنټ پالیسی ده، هغے کښے جناب سپیکر، بعضے شکایتونه دی، څه باندے ما سوال هم راوړے دے، منسټر صاحب سره هغه ما ډسکس کړے هم دے نو هغے طرف ته هم توجه ورکول ضروری دی چه هغے کښے هم لږه ټرانسپیرنسی راشی او لږ صحیح طریقے سره ریکروټمنټ په میرټ باندے اوشی، هغے کښے دا اونشی چه دا څه Previous practice شوے دے، هغه شے د سټاپ کولو د پاره د څه طریقه کار رااوباسی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، تھینک یو۔ عبدالستار خان، پلیز۔ عبدالستار خان، مختصر مختصر، دو منٹ سے زیادہ کوئی نہیں۔

جناب عبدالستار خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! اس میں جو ریونیو ڈیپارٹمنٹ ہم سے اتنی بڑی رقم جو ستر کروڑ روپے مانگ رہا ہے، میں بات مختصر کرونگا، میں اس بات پر Appreciate کرونگا کہ اس میں کوئی ریفارمز لا رہے ہیں جس کو ہم Appreciate کرتے ہیں، خصوصاً جناب ایس ایم بی آر صاحب اور منسٹر صاحب ہمارے نئے آئے ہیں لیکن اس کٹ موشن کو لانے میں میرا ایک مقصد تھا، آج

تک آپ کے علم میں ہے جناب سپیکر، کہ بھاشاڈیم کی زمین جو ہے، ایک بہت بڑا پراجیکٹ ہے ہمارا، جس میں ہم بھی Stack holders ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی آپ کے علاقے میں پٹواری آئے ہیں، پٹواری ہیں؟

جناب عبدالستار خان: ہاں ہیں، پٹواری ہیں، تحصیلدار صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بھاشاڈیم کو ابھی چھوڑ دیں، ابھی انکی کچھ اصلاح کریں، اس کے اوپر۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: نہیں، ان سے Related بات ہے سر، ان سے Related بات ہے۔ میں اس کو آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، بارہ سو ترانوے کنال زمین ایک ہے، دو سو کنال زمین دوسری جو کنٹریکٹر کالونی کیلئے ہمارے ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے واپڈا والے Acquire کرنا چاہتے ہیں اور ہمارے ایس ایم بی آر صاحب کے آنے سے پہلے ایک بات یہاں پر تھی کہ ہمارے ریٹس طے نہیں ہوئے تھے جس کی وجہ سے ہمارے اس پورے علاقے میں وہاں زمینوں کے مقامی مالکان میں ایک بڑی بات آرہی ہے اور ہمارے لئے بڑے شرم کی بات ہے کہ آج تک ہم نے اپنی زمین کو Acquire نہیں کیا ہے۔ میں جو بات کہنا چاہتا ہوں کہ اس بھاشاڈیم کا جو کیس ہے، ہم اسکو Politically لے رہے ہیں۔ پورے ہاؤس سے میں ہمیشہ کہتا رہا ہوں، یہاں پر ہمارے سینیئرز بیٹھیں ہیں، ہماری صوبائی گورنمنٹ نے اس کیس کو آج تک اپنا نہیں سمجھا ہے، خصوصاً ہماری کابینہ کے وزراء صاحبان اور ہمارے چیف منسٹر صاحب سے میں ہمیشہ یہ بات کہتا ہوں کہ آج وہ اس حد تک گئے ہیں کہ وہ لوگ اپنے اس کیس کو لیکر اپنی چیف کورٹ میں انہوں نے خود اپیل کی ہے، خود فیصلہ کیا ہے، انکی جوڈیشری فریق ہے، انکی ایڈمنسٹریشن فریق ہے، انکی Representation فریق ہے، انکی اسمبلی فریق ہے اور ہماری طرف سے سوائے اس کے کہ ان دو سالوں میں دو تین بار میں نے اس ہاؤس میں بات کی ہے، میں یہ اپنے لئے بات نہیں کرتا ہوں، یہ میری بات نہیں ہے، میرے کسی کی بات نہیں ہے، کل اس ڈیم میں ہمارا حصہ ہو گا تو مجھے یقین ہے کہ ڈی آئی خان والے پہلے اپنا حصہ نکالیں گے، یہ کوہستان والوں کی بات نہیں ہے اور وہاں پر مقامی زمین تو ہم دے رہے ہیں، قربانی ہم دے رہے ہیں لیکن ہماری زمین کا آج تک ریٹ طے نہیں ہوا ہے۔ نادرن ایریا کے لوگوں کو زمین کی Payment شروع ہو گئی ہے، وزیراعظم آرہا ہے، ادھر انکی زمین کی مارک اپ نہیں ہوئی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ جی۔ آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

جناب عبدالستار خان: یہ اگر یقین دہانی کرالیں تو میں اس کو واپس کر لیتا ہوں۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): پوائنٹ آف آرډر دے ، پوائنٹ آف آرډر دے د دے هاؤس د دغه د پاره چه رول 144 کښے Conditions for admissibility of Cut Motions، دا وائی چه It shall be confined to one specific matter which shall be stated in precise terms، دا 144 کښے اوګورئ، يو خو دا چه يو خبره به دوئ کوی۔ بله دا ده چه (d) کښے دی-----

جناب سپیکر: په Specific شی باندے به خبره کوئ۔

وزیر قانون: دا Generally په ټول ډیپارټمنټ باندے مشورے او د هغے Revamping نه، يو خبره به کوئ او Precise terms کښے به کوئ جی۔

جناب سپیکر: جی پیر صاحب، پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: بڑا اچھا ماحول ہے اور میں اپوزیشن کو بھی Appreciate کرتا ہوں اور گورنمنٹ کو بھی۔ ہمارے فاضل منسٹر صاحب، وزیر قانون جو بات کر رہے ہیں تو کچھ چیزیں جو ہوتی ہیں جی، وہ کتاب ہمارے لئے مقدس ہے، رولز آف پروسیجر ہو، آئین ہو لیکن ہمارا جو یہاں یہ ہاؤس ہے، یہ اکثر ہماری روایات پہ چلتا ہے اور وہ روایات یہ ہیں، یہ ایک روایت ہے کہ کٹ موشن پہ کبھی بھی، ایک تاریخ ہے کہ نہ تو اس پہ کبھی ووٹنگ ہوئی ہے، نہ کبھی اس کو اس حوالے سے سیریس لیا گیا ہے کہ واقعی اس میں کوئی کٹ موشن لانا چاہتے ہیں، بلکہ اس میں اس ادارے کی اصلاح مقصود ہوتی ہے، تو اس لئے میں فاضل منسٹر صاحب سے یہ گزارش کرونگا کہ اس چیز کو جانے دیں کیونکہ اس طرح سے ایک اصلاح کا عمل ہے، تو اس میں آپ رکاوٹ نہ ڈالیں، اور یہ Talented ہمارے منسٹر ہیں تو ان سے گزارش ہے-----

جناب سپیکر: ملک قاسم خان خٹک صاحب، ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریه جناب سپیکر۔ دا محکمه ډیره اهم ده او دے نه مخکښے سیشن کښے پینځه ورځے په دے باندے بحث شوے دے خو چونکه ایس ایم بی آر صاحب ډیر تجربه کار او نوے منسټر صاحب عظیم پارلیمنټیرین دے او زه دا امید لرم خو زه دا وایم چه دا محکمه ډیر کار غواړی او زه نوی منسټر صاحب ته دا وایم چه یو Collector چه هغه وائی چه منسټر ئے کله راوړے ده، د دے د اصلاح ضرورت دے ، ده ته مونږ پخپله نشاندهی کړے ده او

دیکښې چه کوم کرپشن دے ، زما دا یقین دے چه دا دوه صاحبان به د دے خاص نوټس واخلی۔ شکریه، ډیره مهربانی۔ زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. Javed Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much۔ جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں، آپ نے ٹائم دیا۔ منسٹر صاحب نئے آئے ہیں لیکن بد قسمتی ہے کہ یہاں جب بھی نیا بجٹ آیا، نئے منسٹر ہوئے ہیں اور جو پہلے ایشورنسز کرا کے گئے ہیں، وہ ہماری کبھی بھی پوری نہیں ہو سکیں گی۔ بجٹ کے بعد مجھے یقین ہے کہ منسٹر صاحب اور ایس ایم بی آر صاحب کے آنے سے انشاء اللہ تبدیلی آئیگی لیکن جناب سپیکر، چونکہ اس محکمے کا ڈائریکٹ تعلق ہر آدمی سے ہے، چونکہ لاء منسٹر نے یہ پوائنٹ آوٹ کیا ہے کہ Specific کہا جائے تو میں ڈائریکٹ باتیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ ایک تو ابھی تک اس صوبے میں یہ تعین نہیں ہو سکا کہ پٹواری کا ٹرانسفر کون کرتا ہے؟ منسٹر صاحب بھی وہی کام کر رہا ہے، ایس ایم بی آر صاحب، نیا کمشنر آتا ہے، وہ بھی یہی کام کرتا ہے جناب، ڈی او آر بھی ہوتا ہے، وہ بھی یہ کام کرتا ہے، یہ سارے لوگ صرف اس لئے رہ گئے ہیں اور ابھی تک کسی کو پتہ نہیں کہ کس نے کس کو ٹرانسفر کرنا ہے؟ اور دوسری وہ قوت اتنی مضبوط ہے کہ پشاور کے اندر بھی میں نہیں سمجھتا کہ یہ کوئی تبدیلی لا سکیں۔ جتنی وہ مضبوط طاقت، ظاہر ہے کوئی ہے جو ولیوں کی طاقت رکھتا ہے، ہمیں آج بتایا جائے کہ وہ طاقت کونسی ہے کہ پٹواری کو کوئی اپنے مقام سے ہٹا نہیں سکتا جناب سپیکر؟ جناب سپیکر، دنیا بڑی آگے چلی گئی ہے، آج بھی ایک آدمی ایک فرد لینے کیلئے مارا مارا پھرتا ہے جناب سپیکر، ایک ایک پٹواری کے پیچھے جا کے، یہ ہم نے پچھلی دفعہ بھی کہا تھا، ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ ہم سارا ریکارڈ، جو ریونیو ریکارڈ ہے، اس کو کمپیوٹرائز کرینگے۔ تو ہمیں منسٹر صاحب بتائیں کہ کیا اس کیلئے کوئی منصوبہ بندی انہوں نے کی ہے، کوئی کام انہوں نے شروع کیا ہے؟ اور جو سب سے Important بات ہے جناب سپیکر، میں نے پچھلی بجٹ سپیچ میں بھی کہا تھا کہ ایبٹ آباد کے اندر دو دفعہ جناب، ایک کچھ دس دن پہلے اور ایک دفعہ کچھ چار سال، تین سال پہلے ریونیو کا ڈیپارٹمنٹ مل کر محافظ خانہ جلا دیتا ہے جناب سپیکر، اور اس دفعہ بھی تمام ریکارڈ انہوں نے جلا دیا، کسی کے پاس کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ یہاں منسٹر صاحب آج بیٹھے ہوئے نہیں ہیں، میں مخدوم صاحب کا بڑا احترام کرتا ہوں، انہوں نے کہا ہے کہ اس دو مہینے کے اندر اندر ایبٹ آباد کا بندوبست ہم شروع کر دینگے کیونکہ ایبٹ آباد میں ریکارڈ موجود نہیں ہے، جل گیا ہے، محافظ خانہ جل گیا ہے۔ انہوں نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے بڑے ہوشیار لوگ ہیں، وہ کہتے ہیں کہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہ بجے بانسری، بلکہ جناب، ان کی اپنی۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا غم ہی ختم کر رہے ہیں، تو آپ کیوں خفا ہو رہے ہیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، یہ سزا چاہیئے تھی، ان کو بھی اور ابھی جو اتنا بڑا حادثہ ہوا ہے، آج کسی کو پتہ ہی نہیں ہے۔ جناب سپیکر، اگر گورنر ہاؤس نتھیا گلی کسی کو الاٹ کروادیں تو اس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے جناب سپیکر، کوئی ریکارڈ نہیں ہے کہ جو وہاں بڑے بڑے محلات بنے ہیں، کوئی واپس لے لیں، آج کوئی ریکارڈ وہاں موجود نہیں ہے۔ دو دفعہ ایسا حادثہ ہوا ہے، ہمیں بتایا جائے کہ کیا کوئی انکوائری ہوئی ہے، انکوائری ہوئی ہے تو ذمہ دار لوگوں کو کیا سزا ہوئی ہے؟ اگر یہی ہونا ہے کہ لوگوں کی زمینیں ایک دوسرے کی، یہ کل Litigation میں جناب سپیکر لوگ جائیں گے، یہ ہمارے لئے ایک بڑا مسئلہ بنے گا، آنے والی نسلوں کیلئے کہ وہ سارے لوگ Litigation میں داخل ہو جائینگے، تو یہ بہت بڑا سانحہ ہوا، ایبٹ آباد کے اندر۔ دو سانحے ہوئے ہیں، دوسرا سانحہ ابھی کچھ ہی دن ہوئے ہیں، مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ حکومت اور منسٹر صاحب اس پر ایکشن لیں گے۔

جناب سپیکر: جی نرگس ثمین بی بی، نرگس ثمین بی بی۔

محترمہ نرگس ثمین: سپیکر صاحب، زه ستاسو ډير زيات ټائم نه اخلمه ځکه چه زه ګورمه چه هر کس په جلدئ او په تادئ کښے دے۔ په دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: د مونږ ټائم دے، مونږ هم قضا کيږی۔

محترمہ نرگس ثمین: او جی، دا يو دوه خبرے کوم بس۔

جناب سپیکر: او مونږ لږ۔۔۔۔۔

محترمہ نرگس ثمین: سپيکر صاحب، يو دوه خبرے کومه۔ ريونيو سره زما ډيره واسطه پريوځی، مونږ د کلی خلق يو، د زمکو سره زمونږ تعلق وی نو مونږ چه ځو را ځو، مونږ ته پته نه وی زمونږ د زمکو، زما يو ليور دے، پټواری سره ملاؤ شوے دے، زمونږ ټولے زمکے ئے د هغوی په نامه کړے دی، هغه درے مياشتے ټائم ئے هم پرے تير کړے دے۔ زما په خيال دا پټواری منسټر هم دے او دا پټواری تحصيلدار هم دے، ده ته دا اختيارات کم کړئ۔ نمبر دو زه دا وايم چه دے پراپرټی باندے چه تاسو دا چار پرسنټ ټيکس کم کړو، دو پرسنټ مو کړو نو دا ډير زياتے دے۔ غريب سړی سره پلاټ چرته دے؟ پلاټونه خو د مالدار خلقو کار

دے۔ دے باندے دا چار پرسنٹ ٹیکس د پرے وی چہ دا ریونیو تہ پیسے راځی ولے چہ زمونږ غریبہ صوبہ دہ۔ د پراپرٹی کار خو لینڈ لارډ کوی، سمگلران ئے کوی، زمونږ پہ شان غریب کسان چرتہ پلاٹونہ اغستے شی؟ شکریہ۔

<u>Mr. Speaker:</u> Janab Naseer Muhammad Khan, withdrawn?

<u>*جناب نصیر محمد میداد خیل:*</u> جناب سپیکر، زہ پرے زیاتے خبرے نہ کوم۔ جناب سپیکر، دا د دے صوبے یو ډیر اہم محکمہ دہ جی او د ټولے صوبے زمکے سرہ د دے محکمے تعلق دے۔ دے صوبہ کښے یو بندوبست شوے دے 04-1903 کښے جی او بل بندوبست ورپسے اوشو،92-1991یا93-1992 کښے، نوے سال بعد۔ دا دویم بندوبست چہ کوم تیر شو، دے نہ پس 21سال تیر شول جی، زما ستاسو پہ حوالہ سرہ جناب وزیر صاحب تہ او د متعلقہ محکمہ چہ کوم ذمہ وار کسان دلتہ ناست دی، درخواست دے او حکومت تہ مے ہم دا درخواست دے، کہ دوئ یو طریقہ جوړہ کړی چہ دلتہ پہ دے صوبہ کښے اووہ ډویژنہ دی او اتم ډویژن جوړیږی لګیا دے نو کہ ہر ډویژن تہ دوئ درے درے کالہ ورکړی او Simultaneously ئے کیږدی نو پچیس سال پورے بہ د ہرے ضلعے ہر ډویژن مکمل بندوبست بہ ہم کیږی او ہغے سرہ سرہ اشتمال بہ ئے ہم کیږی۔ بدقسمتی دا دہ چہ 1903 کښے چہ کوم بندوبست شوے دے، چہ کلہ د 92-1991 بندوبست کیدو نو پہ ہغے کښے ئے ہغہ ریکارډ ہغسے کیښودو چہ کوم پہ -1903 04کښے شوے وو۔ دے وخت جناب سپیکر، حال دا دے چہ کلہ تاسو پټواری صاحب تہ یا چا متعلقہ ذمہ وار کسانو تہ لاړ شئ او خپلہ حصہ ترینہ غواړئ نو ہغہ پہ لکھونو کښے دہ جی، او دا پټواریان صاحبان خپل ریکارډ کتلو د پارہ، Maintain کولو د پارہ کمپیوټر ګرځوی د ځان سرہ یا کیلکولیټر ګرځوی، کیلکولیټر ہم ہغہ حصے نہ اخلی، نو زما ستاسو پہ توسط سرہ دے پورہ ایوان تہ او خاص کر د محکمہ مال چہ کوم منسټر صاحب ناست دے یا ذمہ وار کسان ئے ناست دی، دوئ تہ دا درخواست کوم چہ دوئ د دے صوبے ذمہ وار خلق دی، د صوبے د پارہ یو پروګرام جوړ کړی چہ ہر پچیس سال نہ پس بہ پہ ہر ډویژن باندے یو نمبر راځی او پچیس سال کښے بہ بندوبست ہم کیږی او ورسرہ اشتمال

به هم کیږی، دا نه چه 90 سال نه پس به خدائے خبر دے چه څوک به ژوندی وی، څوک به مړه وی۔ نو دا زما درخواست دے چه دا یو طریقه کار۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آنریبل ریونیو منسٹر صاحب۔ نگهت بی بی پاتے شوه، هغه نه وائی، هغه وائی زه به کمیټئ کښے خپلے خبرے کوم۔ ښه څه نگهت بی بی! ته خو دوه خبرے اوکړه، بس ستا خو شارټ کټ تقریر وی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، آپ کو تو اپوزیشن کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ آج ہم لوگوں نے گورنمنٹ کو یہ اختیار دے دیا کہ ہم صرف تین یا چار کٹ موشنز پہ بات کرینگے۔ درانی صاحب کی حکومت تھی تو اس وقت، یہ بشیر بلور صاحب ہمارے ساتھ ہی ہوتے تھے اپوزیشن میں، سارے محکموں پہ ہم لوگ کٹ موشنز پہ بات کرتے تھے، بہر حال میں اس پہ بات نہیں کرونگی، میں یہ بات کرنا چاہتی ہوں اور یہ میری تجویز تھی جناب بشیر بلور صاحب کو اور میاں افتخار کو کہ آپ جائیں اور پارلیمانی لیڈروں سے بات کریں تاکہ اس کو اچھے طریقے سے اور ایک اچھے ماحول میں پاس کرایا جائے، بجائے اس کے کہ اگر آپ لوگ زبردستی کرینگے تو یہاں سے بھی شور شرابہ ہوگا۔ یہ میری آج ایک تجویز تھی جو بشیر بلور صاحب کو میں نے دی تھی، میاں افتخار صاحب کو دی تھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو کوشش ہوئی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بہر حال جناب سپیکر صاحب، میں اس محکمے کی طرف آتی ہوں جو کہ ریونیو اور اسٹیٹ کا ڈیپارٹمنٹ کہلاتا ہے۔ میرے محترم جو منسٹر صاحب ہیں جناب سپیکر صاحب، پچھلے دور میں بھی ہم نے پانچ سال اکٹھے گزارے ہیں اور ابھی بھی تین چار سال ہمیں ہوگئے ہیں جناب سپیکر صاحب، ان کے پاس تو ابھی اختیار آگیا ہے لیکن چونکہ یہ ابھی نئے ہیں تو اتنے زیادہ ان پہ Blames نہیں آتے ہیں اور یہ ایک ایماندار آدمی بھی ہیں کیونکہ پچھلے دور میں بھی میں ان کے ساتھ تھی، ابھی بھی میں ان کے ساتھ ہوں لیکن جناب سپیکر صاحب، ان سے پہلے جو دو منسٹر تھے، ان کے پاس تو یہ اختیار تھا ہی نہیں، جناب سپیکر صاحب، وہ اختیار تو نہ پارلیمنٹیریز کے پاس تھا، نہ منسٹر کے پاس تھا، وہ تو کسی Unelected آدمی کے پاس تھا جو کہ پٹواریوں کو کبھی ادھر سے ادھر اور کبھی تحصیلدار کو ادھر سے ادھر۔ جناب سپیکر صاحب، اگر آپ کہیں تو میں کسی بھی کمیٹی میں آپ کو پروف لاکر دے سکتی ہوں کہ یہاں پہ میں ایک بندے کو Mention کر رہی ہوں، اس کا نام ہے محمد امین، یہ ہمارے ارباب غلام حیدر کا بیٹا دوسرے نمبر پہ آیا امتحان میں اور انٹرویو میں، اس کو چھوڑ دیا گیا جناب سپیکر صاحب اور باقی مل ملاپ کرکے جونیئرز کو لیا گیا اور

یہ میں نے ایس ایم بی آر صاحب سے بھی بات کی ہے، ایس ایم بی آر صاحب چونکہ بہت نیک آدمی ہیں، ایماندار آدمی ہیں لیکن ضروری نہیں ہے کہ ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ اگر ایماندار ہو تو اس کے جو Subordinates ہوتے ہیں تو وہ بھی سارے ایماندار ہوں، ان پہ کڑی نظر رکھنی چاہیئے جناب سپیکر صاحب، اور جو ایبٹ آباد کی بات ہوئی ہے، اس پہ باقاعدہ ایک انکوائری کمیشن مقرر کرنا چاہیئے کیونکہ جو باتیں عباسی صاحب نے کی ہیں، بلکہ ایک انکوائری اس پہ مقرر کیجائے تاکہ پتہ چلے کہ یہ کس نے کیا ہے؟ کیونکہ یہ بہت Important ہے، میرے خیال میں سو کنال یہ جگہ ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ جناب سپیکر صاحب، دوسری بات جو میں کرنا چاہتی ہوں، یہاں پہ ایک ڈی آر او صاحب تھے اور وہ یہ برملا کہتے تھے، میرے یہاں پہ بہت ایم پی ایز، شاید ابھی یہاں سے اٹھ کے چلے بھی گئے ہوں لیکن میرا ساتھ ضرور دینگے کہ وہ یہ کہتے تھے کہ مجھے تو یہاں سے کوئی طاقت بھی نہیں ہلا سکتی اور وہ باقاعدہ لوگوں سے Monthly بھی لیتا تھا اور باقاعدہ یہ بات ایس ایم بی آر صاحب کو بھی میں نے بتائی تھی، یہ بات میں نے کمشنر صاحب کو بھی ٹیلیفون پہ بتائی تھی کہ جو بھی ان کے منظور نظر لوگ ہوتے تھے ان کو وہ باقاعدہ Oblige کرتا تھا اور جو منظور نظر نہیں ہوتے تھے، ان کے ٹرانسفر یہاں سے وہاں پہ، جناب سپیکر صاحب، ہماری بات کرنے کا مطلب یہاں پہ یہ نہیں ہوتا کہ ہم کسی پر تنقید برائے تنقید کریں، چونکہ منسٹر صاحب نئے آ گئے ہیں، ابھی ان کے پاس چارج ہے اور فل اختیار ہے ابھی، پہلے منسٹروں کے پاس کوئی اختیار نہیں تھا اور دوسری جو میں ایک تجویز دینا چاہتی ہوں جناب سپیکر صاحب، آپ کے Through اپنے پارلیمنٹیریز کو کہ خدا کیلئے، جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے Through اپنے پارلیمنٹیریز کو ایک تجویز دینا چاہونگی، ایک ریکویسٹ کرنا چاہونگی کہ خدارا ان پٹواریوں اور ان تحصیلداروں کو کندھا دینا چھوڑ دیں تو تب یہ ٹھیک ہونگے (تالیاں) ورنہ تو یہ بے تاج بادشاہ ہیں، کوئی کسی کو کیا کر دے؟ جب تک ہم پارلیمنٹیرین ان کا ساتھ نہیں چھوڑینگے تب تک جناب سپیکر صاحب، نظام ٹھیک نہیں ہوگا۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منور خان۔ منور خان! مختصر بنه جی۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر صاحب، ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں کمپیوٹرائزیشن کا ان کا کوئی پروگرام ہے کہ نہیں ہے؟ کیونکہ جب تک یہ کمپیوٹرائزڈ نہیں ہوگا، پٹواریوں کی جو Monopoly ہوگی، وہ اسی طرح رہے گی سر۔ دوسری سر، نگہت بی بی کی جو بات تھی ایس ایم بی آر کے بارے میں، یقیناً اس

اسمبلی میں بھی ایس ایم بی آر کی Honesty کی کافی باتیں ہوئی ہیں سر، پچھلے دور میں منسٹر صاحب کے، اس میں کم از کم مجھے کوئی پٹواری نہیں آیا کہ مجھے ٹرانسفر کرو۔ میں ایس ایم بی آر صاحب کو ٹھیک ہے یہ کہہ سکتا ہوں، کہتا ہوں کہ سر پٹواریوں کے ٹرانسفرز وغیرہ کو تو آپ نے کنٹرول کر دیا ہے لیکن ڈسٹرکٹ میں جو ڈی او آر بیٹھے ہیں سر، آجکل ان کو پتہ ہی نہیں ہوتا لیکن وہاں پہ ایسے ٹرانسفرز ہوتے ہیں، ایس ایم بی آر صاحب Ban لگاتے ہیں لیکن وہاں پہ ٹرانسفر وہ کرتے ہیں سر، میری ریکویسٹ ہوگی منسٹر صاحب سے، ایس ایم بی آر صاحب سے کہ ڈی او آر پہ ذرا چیک رکھیں، خاصکر لکی مروت کی بات میں اسلئے Mention کرتا ہوں سر کہ وہاں کا ڈی او آر ساڑھے چار سال سے بیٹھا ہوا ہے اور کوئی اس کو ہٹا نہیں سکتا اور کرپشن کے بارے میں چونکہ میرے پاس ابھی اس کے ثبوت ہیں ہی نہیں کہ میں پیش کر سکوں لیکن Actually سر، لوگ ان سے کافی تنگ ہیں۔ تھینک یو، سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> آنریبل منسٹر فار ریونیو، پلیز۔ ریونیو منسٹر صاحب۔ (تالیاں) یہ نئے نئے آئے ہیں، ان کو ذرا ویلکم کریں۔

(تالیاں)

<u>سید قلب حسن (وزیر مال):</u> شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> په لنډو ورته اووايه چه تاسو دا څه اووئيل دا ټول به د رله کوم۔

<u>وزیر مال:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ میرے خیال میں جن ممبران نے ڈسکشن کی ہے اور آپ نے تھوڑا پہلے یہ بھی کہا کہ نماز کا ٹائم بھی ہو رہا ہے اور میری خواہش ہے کہ میں ڈیٹیل میں اس پر تھوڑی ڈسکشن کروں۔ جہاں تک جلوٹھا صاحب نے۔۔۔۔

(قہقہے، تالیاں)

<u>وزیر مال:</u> نلوٹھا صاحب نے بات کی ہے، محافظ خانے کی بات سر اس نے کی ہے۔۔۔۔

<u>ایک رکن:</u> منسٹر کو نام جلوٹھا یاد آ گیا۔۔۔۔

(قہقہے)

<u>جناب سپیکر:</u> میں نے تو آپ کو طریقہ بھی بتا دیا کہ مختصراً کہو، جو کچھ آپ نے کہا میں سب مانوں گا۔

(قہقہے)

<u>وزیر مال:</u> نہیں سر، مختصراً۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو طریقہ ہی نہیں آتا، عبدالاکبر خان! سمجھادیں۔

وزیر مال: سر! میں کوشش کرونگا کہ مختصر کروں۔ جو اہم ایشو اس نے بتایا ہے محکمہ مال کا، جو ایبٹ آباد میں واقعہ ہوا ہے، جہاں تک مجھے اس کے بارے میں معلومات ہیں، وہ ڈی سی او کے اس میں عدالتی جو وہ ہیں، وہ اس میں ہیں۔ محکمہ مال کا محافظ خانہ وہ نہیں ہے وہ ڈی سی او کے انڈر ہے اور اس میں عدالتی ریکارڈ ہوتا ہے۔ بہر حال اس کے علاوہ بھی میں ابھی، ایس ایم بی آر صاحب بیٹھے ہیں، اس کے ساتھ ڈسکس کرلونگا اور اس میں اگر ہماری انکوائری کی ضرورت ہو گی تو انشاء اللہ اس میں ہم انکوائری کریں گے۔ سب سے جو ضروری بات ہے، وہ نگہت بی بی نے کہی اور ہمارے جاوید عباسی صاحب نے بھی کہا کہ یہ پٹواریوں کا جو سلسلہ ہے، یہ سر ہم سب کو پتہ ہے کہ یہ پٹواری جو ہیں، ان کے اوپر تین دن اجلاس ہوا، اس اجلاس سے پہلے بھی ڈسکشن ہوئی ہے لیکن میں اس ہاؤس کو یہ یقین دلاؤں کہ اگر مجھے اپنے ممبران نے چھوڑا، یہ بات بڑی ضروری بات ہے سر (تالیاں) کہ اگر یہ مجھے اس چیز کی اجازت دیں تو میں یہاں پر یہ Commitment کرتا ہوں کہ جو بھی انکے Reservations ہیں، وہ میں سمجھ رہا ہوں اور آپ بھی سمجھ رہے ہیں، سارے ہمارے ممبران بھی سمجھ رہے ہیں، میں انشاء اللہ تیس جون تک ان کو اپنی جگہ سے ہٹاؤنگا، جو بھی یہاں پر، پشاور میں خاصکر جو بیٹھے ہوئے ہیں لیکن اس میں۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: لیکن وہ کہتے ہیں کہ اس میں ایک شرط بھی ہے نا۔

وزیر مال: سر، میری بات آپ Complete، میری بات Complete ہونے دیں سر۔ جتنے بھی میرے دوست ہیں، ممبران ہیں، میں نے ان سے بات کی ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم اگر پشاور کو ٹھیک کردیں نا تو میرا خیال ہے کہ پورا خیبر پختونخوا ٹھیک ہو جائے گا۔ تو اس میں اگر ممبران صاحبان یہ مجھے اجازت دے دیں، مجھے اس چیز پر بھی فخر ہے کہ میرے ساتھ جو ایس ایم بی آر صاحب ہیں، جتنے بھی ممبران ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہ ایماندار شخص ہے اور کام کرنے والا شخص ہے، تو میں انشاء اللہ امید رکھتا ہوں اور میں خود کوشش کرونگا کہ اس محکمے میں کچھ Improvement لائیں لیکن اس میں یہ سفارشوں کا جو سلسلہ ہے، یہ تھوڑا بند ہونا چاہیئے، (تالیاں) اگر یہ بند نہیں ہو گا تو میں یہ بھی بات بتاؤں کہ پھر یہ Objections ہمارے ایم پی ایز صاحبان کریں گے تو پھر اس کا جوابدہ میں نہیں ہونگا، اگر مجھے اختیار نہیں ہو گا تو پھر میں جوابدہ بھی نہیں ہونگا، یہ بات سر آپ اپنے ذہن میں رکھیں۔ اس کے علاوہ سر بندوبست

کے بارے میں ہمارے ممبران صاحبان نے کہا ہے تو یہ اب ہم تین اضلاع میں شروع کر رہے ہیں، چترال، مانسہرہ اور ایبٹ آباد میں بھی انشاء اللہ بہت جلد شروع ہو گا اور ہم نے ایک محکمے کے قیام کی منظوری دی ہے، ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے، انشاء اللہ اس میں بہتری آئے گی۔ بھرتیوں کے بارے میں سر، ہمارے ممبران نے کہا ہے کہ اس میں میرٹ، میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ جو بھی بھرتی ہو گی، وہ میرٹ پر ہو گی انشاء اللہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> اتنا کافی ہے، اتنا کر لیا تو بھی بہت چیز ہے (قہقہہ) بس میرے خیال میں۔۔۔۔۔

(شور)

<u>وزیر مال:</u> میں سر، اس میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس یہ کافی ہے میرے خیال میں۔

<u>وزیر مال:</u> لکه چه ممبران داسے وی۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ Withdraw کر رہے ہیں، سارے Withdraw ہو رہے ہیں۔

<u>وزیر مال:</u> میں ریکویسٹ کرونگا تمام ممبران سے اور انشاء اللہ میری کوشش ہو گی کہ انکے جو بھی Observations ہیں، انشاء اللہ پوری کوشش کرونگا کیونکہ میں خود آٹھ سال ایم پی اے رہا ہوں، میری خواہش ہے کہ انکے جو بھی مسئلے ہونگے، انشاء اللہ میں حل کرونگا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> انشاء اللہ، تھینک یو جی، تھینک یو۔

<u>وزیر مال:</u> اور ساتھ ساتھ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ ممبران جو ہیں، یہ کٹ موشنز Withdraw کر لیں، تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ۔ جی سکندر حیات خان! Withdrawn ؟

<u>جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ:</u> جی واپس لیتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Sattar Khan! Withdrawn?

<u>جناب عبدالستار خان:</u> سر، میرے مسئلے کے بارے میں انہوں نے کوئی ذکر تک نہیں کیا۔

<u>Mr. Speaker:</u> Javed Abbasi Sahib! Withdrawn?

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> میں واپس لیتا ہوں۔

<u>جناب عبدالستار خان:</u> اتنی بڑی ایشورنس انہوں نے دی ہے، اگر صرف پٹواری ٹھیک ہو گئے تو ہم سمجھیں گے کہ سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے۔

Mr. Speaker: Thank You. Naseer Muhammad Khan! Withdrawn?

جناب نصیر محمد خان: بس جی Withdraw کیږو خو ما خو د صوبے خبره کړے وه خو دوئ صرف د درے ضلعو خبره اوکړه، دوئ د خپل پروګرام د ټولے صوبے جوړ کړی، اووه ډویژنه دی، د اووه ډویژنو سیریل وائز د درے درے کاله ورله ورکړی، پچیس سال کښے به کیږی-----

جناب سپیکر: د بندوبست خبره کوئ؟

جناب نصیر محمد میدادخیل: د بندوبست او اشتمال دواړو۔

جناب سپیکر: نصیرمحمدخان! بندوبست دومره اسان کار نه دے چه دا وزیر صاحب به ئے-----

جناب نصیر محمد میدادخیل: دے ته مستقل یو کار شروع شی-----

جناب سپیکر: بسم الله به اووائی، بسم الله د اووائی که زر ئے اوکړو نو ورپسے د-----

جناب نصیر محمد میدادخیل: مونږ خو دا وایو چه بسم الله د اوکړی، ورسره کار به لګیا وی۔

جناب سپیکر: دا ٹھیک وایئ جی۔

Mr. Naseer Muhammad Maidadkhel: Withdrawn, Sir.
Mr. Speaker: Thank you, ji. Nighat Bibi! Withdrawn?

(شور)

جناب سپیکر: هغه خو ډیره سخته خبره اوکړه، خدائے د اوکړی چه داسے اوکړی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ ایس ایم بی آر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے ان کے بارے میں باتیں کی ہیں، جب اس ڈی آر او کے خلاف شکایاتیں بہت زیادہ ہو گئی تھیں تو اس کو یعنی تنزلی دینے کی بجائے پروموٹ کر کے کسی آفس میں، کسی بہت اچھی پوسٹ پر بھیج دیا گیا ہے کہ جو کہتا تھا کہ مجھے پشاور سے کوئی ٹرانسفر نہیں کر سکتا، یہ صرف میں نے Explanation دینی تھی۔ Withdrawn, Sir۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ اس کو چھوڑو، اس کو سیکرٹری بنا دیں لیکن آپ اور ہم سے تو ہٹ گیا نا-----

وزیر مال: اس ڈی آر او کا جہاں تک تعلق ہے، وہ تو-----

جناب سپیکر: اور بھی بڑا آدمی بنالیں۔

وزیر مال: سر، ڈی آر او بورڈ آف ریونیو کے انڈر نہیں ہے، وہ ایک علیحدہ ڈیپارٹمنٹ ہے تو اس کی Responsibility تو میں نہیں لے سکتا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، وہ Withdraw ہو گئی، Withdraw ہو گئی۔ Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 6-----

آوازیں: نلوٹھا صاحب-----

جناب سپیکر: سوری جی، سوری۔ جی نلوٹھا صاحب! آپ تو ویسے Withdraw ہیں؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر! میں واپس نہیں لیتا تحریک۔

جناب سپیکر: نہیں لیتے؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: نہ، اس لئے کہ منسٹر صاحب نے-----

جناب سپیکر: بس اس پر ووٹ، اس پر ووٹ کر لیں گے نا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ووٹ کریں اس پر، منسٹر صاحب نے میرا نام بگاڑ کے لیا ہے اسمبلی میں، میں اس لئے اپنی تحریک واپس نہیں لیتا۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) اچھا اچھا، اس پر خفا ہیں۔ Excuse کریں نا، Excuse کریں۔

وزیر مال: سر، نلوٹھا صاحب کی جو آواز ہے، وہ ایک دہشتناک آواز ہے، آدمی ڈر جاتا ہے۔ (قہقہے) نلوٹھا کی بجائے جلوٹھا آدمی بول جائے تو کیا ہو گیا؟ وہ بڑی خوفناک اس کی آواز ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی سردار نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ٹھیک ہے جی، میں واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 6, therefore, the question before the House is that Demand No. 6 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. The honourable Minister for Excise and Taxation Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 7.

(مداخلت)

جناب سپیکر: نہیں نہیں، اس پر کوئی بھی وہ نہیں ہے، کوئی کٹ موشن نہیں ہے، خالی وہ Put کرے گا۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): دا خو به پیش کړو کنه۔

جناب سپیکر: جی آپ خالی موو کریں، Put کریں۔

وزیر آبکاری و محاصل: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 10 کروڑ 17 لاکھ 93 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم والے سال کے دوران آبکاری و محاصل کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is: "that a sum not exceeding rupees 10 crore, 17 lac and 93 thousand only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Excise and Taxation." Since all the Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 7, therefore, the question before the House is that Demand No. 7 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. The honourable Minister for Law, on behalf of the Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 8.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): میں جناب وزیر اعلیٰ صوبہ خیبر پختونخوا کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 96 کروڑ ایک لاکھ 12 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران داخلہ اور قبائیلی امور اور شہری دفاع کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔ مہربانی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is: "that a sum not exceeding rupees 96 crore, one lac and 12 thousand only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012,

in respect of Home and Tribal Affairs department". Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 8, therefore, the question before the House is that Demand No. 8 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. Honourable Minister for Law on behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 9.

وزیرقانون: میں جناب وزیراعلیٰ صوبہ خیبرپختونخوا کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 81 کروڑ 89 لاکھ 42 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ جیلخانہ جات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is: "that a sum not exceeding rupees 81 crore, 89 lac and 42 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Prisons". Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 9, therefore, the question before the House is that Demand No. 9 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The "Ayes" have it; the Demand is granted.

میرے خیال میں یہ نماز قضا ہو رہی ہے، نماز کیلئے تھوڑا سا وقفہ کر دیتے ہیں، کتنے منٹ؟ بیس پچیس منٹ لیکن دونوں نماز ہو جائیں گے نا؟ چائے بھی پرانے ہال میں۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نہ مونځ به رانه قضا شي جي، مفتي صاحب فتویٰ څه وائی؟ دا د مازیګر مونځ قضا کیږی جی او زوړ هال ته به چائے ښبنکلو له هم راځئ جی۔ تھینک یو۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ The honourable Minister for Law on behalf of the honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa,to please move his Demand No. 10.

وزیر قانون: تھینک یو، جی۔ میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو مبلغ 18 ارب 81 کروڑ تین ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پولیس کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is: "that a sum not exceeding rupees 18 billion, 81 crore and three thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Police". Cut Motions: This is the important, Mr. Akram Khan Durrani Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 10.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): د دس هزار روپئ کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib! Withdrawn?

Sardar Aurangzeb Nalotha: Yes.

Mr. Speaker: Withdrawn. Sardar Shamoon Yar Khan.

سردار شمعون یار خان: میں Withdraw کرتا ہوں جناب۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: Appreciate۔ Withdrawn. کوی نه میاں صاحب، سوائے د تا نه په فنانس منسټر باندے هډو بنه نه لګی چه څوک Withdraw کوی۔ مسټر سکندر حیات خان۔

Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao: Mr. Speaker Sir! I beg to move a cut of eight hundred thousand rupees on Demand No. 10.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees eight lac only. Mufti Kifayatullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: میں صرف چار لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees four lac only. Mufti Said Janan Sahib. Not present, it lapses. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: سر! میں ایک ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Muhammad Javed Sahib, Abbasi Sahib, to please move.

جناب محمد جاوید عباسی: میں دس ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Muhammad Zamin Khan.

Muhammad Zamin Khan: Withdrawn.

Mr. Speaker: Withdrawn, withdrawn. Munawar Khan Sahib.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں دو ہزار 222 روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two thousand and 222 only. صرف دو ہزار یا اور بھی، آپ نے تو، Two thousand and 222 only. Naseer Muhammad Khan.

Mr. Naseer Muhammad Maidadkhel: Withdrawn, Sir.

(Applause)

Mr. Speaker: Thank you. Nargis Samin Bibi.

بیگم نرگس ثمین: جناب سپیکر، میں تین ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three thousand only. Nighat Yasmin Orakzai Sahiba.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ مطالبہ زر نمبر 10 پر میں ایک ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Akram Khan Durani Sahib, to please start on his cut motion.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کو ہم سے زیادہ معلوم ہے اور اس پورے ایوان کو کہ پولیس کا محکمہ ایک بہت بڑی اہمیت کا حامل محکمہ ہے اور پورے خیبر پختونخوا میں جہاں پر بھی کوئی لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہو، خواہ وہ کسی ڈیپارٹمنٹ سے بھی ناراضگی کا اظہار ہو، اس کا کنٹرول سارا پولیس پر ہوتا ہے اور روزمرہ معمولات میں بھی ہر ایک آدمی کا تھانے کے ساتھ وابستگی ہے اور یقیناً اس کی مصروفیات بھی اس طرح ہوتی ہیں کہ ابھی ڈیوٹی سے واپس آیا لیکن

ابھی اپنے کمرے میں نہیں گیا ہے اور دوبارہ اس کو حکم مل جاتا ہے، تو چوبیس، چوبیس گھنٹے کی ڈیوٹی بھی دیتے ہیں اور ان حالات میں تو ان کی ڈیوٹی اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ میرے خیال میں اگر ہم یہاں پر یہ حق ادا نہ کریں کہ آج اس تکلیف کے دور میں جو پورے خیبر پختونخوامیں ایک مصیبت ہے اور روزانہ وہ موت کو گلے لگا رہے ہیں، ہم ان کو اس پر Appreciate بھی کرتے ہیں۔ پچھلے بجٹ میں سب سے زیادہ اپوزیشن نے اس پر نارضگی کا اظہار کیا تھا اور میں نے احتجاج کیا تھا کہ پولیس کو جو پچاس فیصد تنخواہ میں اضافہ نہیں مل رہا ہے اور باقی پورے صوبے خیبر پختونخوا کو اس میں اضافہ مل رہا ہے، یہ نامناسب بات ہے، اس میں پولیس کو بھی شامل کیا جائے اور میں مشکور ہوں، میاں افتخار صاحب نے یہاں پر ہمیں یقین دہانی دلوائی اور اس کے بعد اس میں اضافہ بھی کیا اس پر گورنمنٹ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور ہم چاہتے ہیں کہ مزید بھی جو فنڈ یہاں پر اس کا رکھا گیا ہے، اس میں اگر اس سے زیادہ بھی اضافہ ہو سکتا ہے، تو بات کرنے کیلئے ہم نے دس ہزار روپے پیش کیے ہیں، بہت ضروری ہے کیونکہ آپ کا ایک ڈیپارٹمنٹ بھی کام نہیں کر سکتا ڈیویلپمنٹ کا جب اس میں پولیس اور یہاں پر لاء اینڈ آرڈر مضبوط نہ ہو، ہم نے صرف اس غرض سے یہاں پر کٹ موشن پیش کی ہے، اس پر بات کرنا چاہی کہ میاں افتخار صاحب نے کہا کہ ہم نے بہت زیادہ پولیس بھرتی کی ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے، ضرورت ہے لیکن یہ بھی ریکارڈ پر بات ہونی چاہیئے کہ ہم نے ایک دفعہ گیارہ ہزار اور پھر گیارہ ہزار اپنے وقت میں پولیس کو بھرتی کیا اور جس ٹریننگ سنٹر کی وہ بات کر رہے ہیں کہ آرمی سے ہم نے گزارش کی، وہ ہم نے ایبٹ آباد میں، نوشہرہ میں، پشاور میں، ہنگو میں، کوہاٹ میں اس وقت شروع کئے کیونکہ اتنی زیادہ اپوائنٹمنٹس ہوئیں کہ صرف ہنگو کا جو ٹریننگ سنٹر تھا، وہ اس قابل نہیں تھا کہ پوری پولیس کو وہ ٹریننگ دے سکے اور ہنگو کے ٹریننگ سنٹر میں اتنی اصلاحات ہماری گورنمنٹ نے کیں کہ وہاں پر Examination کیلئے اس کا ہال بھی نہیں ہوتا تھا، دھوپ میں بیٹھے رہتے تھے، بلکہ ان کے نہانے کیلئے وہاں پر ٹیوب ویلز بھی نہیں ہوتے تھے، جب پریڈ سے آتے تھے اور شہید کا پیکج بھی جو ہے نا، اس وقت اتنا زیادہ کچھ نہیں تھا لیکن یہ بھی ریکارڈ پر ہونا چاہیئے کہ جوان کو ساٹھ سال کی تنخواہ مل رہی ہے، اس کا بھی ہم نے اپنی گورنمنٹ میں آغاز کیا اور شہید کو یقیناً زندہ رکھنے کیلئے وہ کوشش کی کہ اس کی بیوی بچوں کو وہ مراعات ملتی رہیں۔ میں اس پر بھی خوش ہوں کہ موجودہ گورنمنٹ نے اس میں بے انتہا اضافہ کیا ہے، ابھی بات یہ ہے کہ ہم یہ صرف اس ہاؤس کے ذریعے گورنمنٹ کی طرف سے یقین دہانی سمجھے، ایک اطمینان کہ جو فنڈز ہیں، اس میں گاڑیوں کیلئے بھی ہے، اس میں اسلحہ کیلئے

بھی ہے، اس میں باقی Equipments بھی ہیں لیکن پچھلی دفعہ بھی ایک ایسا شخص اس پر براجماں تھا جو کہ Elected بھی نہیں تھا اور اخبارات میں یہ خبریں آ رہی تھیں کہ پورا کرتا دھرتا ایک شخص ہے، پولیس ڈیویلپمنٹ پہ وہ جو کچھ لکھتا ہے، وہی ہوتا ہے اور وہی کرتا دھرتا آدمی جو کہ غیر منتخب آدمی ہے، وہ پولیس کیلئے اسلحے کی چھان بین میں بھی زیادہ ذمہ دار سمجھا جاتا ہے، ہمیں اپنی پولیس کی فورس پر اعتماد ہے، آج بھی اس طرح باتیں ہو رہی ہیں کہ وہی مسئلہ خواہ وہ پولیس لائن کا بنانا ہے، پولیس سٹیشن کا بنانا ہے یا اسلحہ کی خریداری ہے، میں ایک تجویز دے رہا ہوں کہ اس کو شفاف بنانے کیلئے تاکہ اس صوبے کے لوگوں کو ایک اطمینان ہو، آئی جی خیبر پختونخواہ کمیٹی کا سربراہ ہو، یہ پوری ذمہ داری پولیس ڈیپارٹمنٹ کو دینی چاہیئے کیونکہ ان کو ہی معلوم ہے کہ مجھے کونسی گاڑی کی ضرورت ہے ڈبل کیبن ہے یا دوسری گاڑی ہے اور اسلحہ کیلئے بھی ہماری پولیس میں دیانتدار لوگ بھی ہیں اور ٹیکنیکل لوگ بھی ہیں، ان دیانتدار لوگوں کو جن کو گاڑیوں میں تجربہ ہے، ان کو کمیٹی میں شامل کیا جائے اور اس دیانتدار پولیس افسر جس کو اسلحہ میں مہارت ہے یا باقی جو نئی ٹیکنالوجی ہے، Equipments ہیں، ان میں اس کی مہارت ہے تو میرے خیال میں اس کام کیلئے اگر ہم اپنے آئی جی پر اعتماد کر لیں اور اس کی سربراہی میں، اٹھارہ ارب ہیں یا جتنے بھی ہیں، یہ وہ دیانتداری سے، ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے کونسے ایسے لوگ ہیں پولیس میں جن پر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکتا، اگر کمیٹی میں ان لوگوں کو آپ ڈالیں گے تو یقین جانیئے کہ اطمینان بھی ہو گا اور کبھی آپ کو دیسی کلاشنکوف بھی نہیں ملے گی آپ کو دیسی کارتوس بھی نہیں ملیں گے اور کوئی بھی رکاوٹ اس اسلحہ میں نہیں ہو گی۔ جب آپ کا سپاہی مقابلے پہ آتا ہے اور اس کی کلاشنکوف فیل ہو جاتی ہے، اس سے گولی نہ نکلے، میری صرف آج کی کوئی ایسی بات نہیں ہے لیکن میری گزارش یہ ہے کہ خدا کیلئے اس تکلیف دہ وقت میں میری گورنمنٹ سے یہی التجاء ہے کہ آئی جی پولیس کی سربراہی میں ایک ایسی کمیٹی بنانی چاہیئے، میرے اس ایوان کے بھی بہت دیانتدار لوگ ہیں، اگر اس منتخب ایوان سے بھی جو دیانتدار لوگ ہیں، آپ اس میں ڈالتے ہیں، یقین جانیئے، وہ بھی اس کیلئے ٹھیک ہو گا کیونکہ منتخب لوگ بھی جب کسی پر چیک نہ رکھیں لیکن ہم سراہتے بھی ہیں اور میری صرف یہی گزارشات تھیں جو بھی یہ پیسہ ہم لگا رہے ہیں خواہ وہ پولیس لائن ہے خواہ وہ وہاں پر تھانے کی کنسٹرکشن ہے یا اس کیلئے جو بھی Equipments ہم نے خریدنے ہیں، اس کو شفاف طریقے سے کیا جائے ہم اس میں اضافے کی تجویز کی بھی Recommendation کرتے ہیں، حالات اچھے نہیں ہیں تو اگر اس میں آپ اضافہ بھی کرتے ہیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں اور اسی کے ساتھ صرف میری یہ ایک اچھی

تجویز جو میرے ذہن میں تھی اور وہ نیک نیتی پہ مبنی تھی اور یہ باتیں آپ کو بھی سننے میں سپیکر صاحب آتی ہیں، اخبارات کے ذریعے، ادارے بھی آتے ہیں تو اس کو ہم کوشش کریں کہ اتنا شفاف بنائیں کہ نہ اخبار کا نمائندہ اس پر لکھنے کی کوشش کرے اور نہ کوئی پرائیویٹ، جو عام لوگ ہیں اس میں کچھ باتیں کریں۔ تو اس کے ساتھ ساتھ میں اپنی کٹ موشن بھی واپس لیتا ہوں اور انشاء اللہ میں یہ دوبارہ کہتا ہوں کہ اگر اس پہ مزید بھی کچھ کیا جائے تو میرے خیال میں بہتر ہوگا۔

جناب سپیکر: تھینک یو، شکریہ جی۔ سکندر حیات خان، پلیز۔ میاں صاحب! آپ ذرا نوٹ کریں، یہ جواب آپ نے دینا ہے۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، څنګه چه درانی صاحب خبره اوکړه، مونږ هم دا کټ موشن که ورکړے دے نو دے د پاره مو ورکړے دے چه محکمے کښے چه کومے خامئ دی، کومے مونږ ته ښکاری چه هغه دغه کړو، صرف د بهترئ د پاره مونږ ورکړے دے چه کم ازکم د خلقوسره د دے محکمے یو تعلق دے، روزانه ورسره د خلقو واسطه پریوځی نو چه کوم مشکلات خلقو ته مخامخ کیږی چه هغه مونږ رامخامخ کړو، مونږ دا هم دغه کوؤ جناب سپیکر، چه پولیس نن سبا چه کوم د مشکل صورتحال نه تیریږی، هغوی چه څومره قربانئ ورکړے دی، هغه هم د چا نه پټے نه دی او کوم طریقے سره چه هغوی لګیادی خپله ډیوټی سر ته رسوی نودا واقعی ډیر سخت حالات دی او هغوی هغه کومے طریقے سره چه ډیوټی کوی لګیا دی، کومے قربانئ چه هغوی ورکړے دی، هغے ته مونږ خراج تحسین هم پیش کوؤ خو بیا دا دے چه جناب سپیکر، هریو محکمے کښے د بهترئ یو ګنجائش وی نو مونږ هغے د پاره دیکښے دغه کوؤ دا واقعی ډیره ښه خبره ده چه د پولیس بجټ زیات کړے شوے دے او تیر کال نه دا یو سلسله شروع شوے ده خو جناب سپیکر که مونږ اوګورو، په هغے کښے د نوی ریکروټمنټ د پاره خو هم Salary budget زیات دے، په هغے کښے Equipmentsاغستلو د پاره، د ټرانسپورټ اغستلو د پاره دغه شته خو جناب سپیکر، چه کوم شی باندے زیاته توجه لازم ده، هغه دا دے چه Operating cost چه دی چه د هغے که مونږ ګاډی هم واخلو او چه هغه پولیس والا یا هغه تهانړے والا سره پیټرول نه وی چه هغه ګرځی او هغه شان هغه

پیټرولنګ چه کوم ډیوټی د پاره هغه پیسے خرچ کیږی لګیادی، چه هغوی هغه نشی ورکولے نو بیا د هغه ګاډی اغستلو، د هغه لکھونو روپو په هغے باندے فائده څه شوه جناب سپکر؟ دغه شان جناب سپیکر، کومه خبره چه درانی صاحب هم اوکړه چه یو خود دوئ دا کار چه دے، دا یو پروفیشنل کار دے، پکار ده چه مونږ ئے پروفیشنل خلقوته پریږدو، په دیکښے مونږ چه څومره کم سیاسی مداخلت اوکړو نو هغے سره هومره زما خیال دےبهتری به راځی ځکه چه که څومره دیکښے زیات تاسو سیاسی مداخلت کوئ نو د هغے به الټه نقصان رااوځی، هغه طرف ته توجه هم ضروری دی چه دا سیاسی مداخلت اوبیا خصوصاً په هغه کارونو کښے چه کوم د هغوی د محکمے انټرنل کارونه دی، که هغه Equipments اغستل دی، که هغه نور کوم داسے دغه دی، هغے کښے دا سیاسی مداخلت کم ازکم بندیدل پکار دی۔ ورسره ورسره د دوئ Equipments اغستلو د پاره یو ټرانسپیرنټ نظام جوړول پکار دی چه هغه واضحه هم وی، چه هر چاته د هغے پته هم لګی او په هغے باندے چه دا کوم نن چه ګوتے اوچتولے کیږی، نن چه کومے خبرے کیږی چه کم ازکم هغه شے ختم کړے شی۔ بل ورسره ورسره جناب سپیکر، زما په دیکښے یو دا دغه هم دے چه مونږ ته د ټریننګ طرف ته هم توجه ورکول دی، دا نه ده چه مونږ وایو چه یره دومره زره کسان مونږ بهرتی کړل، آیا هغوی ته د دےنن حالاتو مطابق ټریننګ ملاؤ شو، آیا دا نن چه کوم حالات دی، دے سره ډیل کولو د پاره دوئ تیار دی؟ دغے طرف توجه ورکول ضروری دی۔ که تاسو اوګورئ نو Page 740باندے اتهاره ارب ټوټل دی جی او په هغے کښے 165بلین One hundred and sixty five thousand صرف د ټریننګ د پاره ایښودلے شوی دی نو داشے ضروری دے چه دے ټریننګ طرف ته مونږ توجه ورکړو ځکه چه نن پولیس یو طرف ته خو Anti terrorism والا کار هم کوی او بل خوا ته عام لاء اینډ آرډر ته دغه کول دی نو دے طرف ته توجه ورکول ضروری دی۔ ورسره ورسره جناب سپیکر، یو شے ما دا محسوس کړے دے چه زمونږ پولیس چه دے د هغے انوسټی ګیشن بالکل دغے طرف ته هډو توجه شته نه، کوم چه دا نظام مو دے، کوم طریقه کار مو دے، مونږ دا دغه کوؤ چه مدعی ته اووایو چه بهئ ته ایف آئی آر کښے یو کس نامزد

کړه او پولیس هم دغه زور په هر چا اچوی چه یره تاسو پکښے کس نامزد کړئ چه لاړشی چه بس هغه کار اونشی او خپل کار اسان کړی، دیکښے انوسټی گیشن پکار دے ، دا دغه نه چه تاسو په هغه مدعی باندے دا زور اچوئ چه یره ته پکښے کس نامزد کړه، هغه Proper scientific investigation چه دے ، هغه نه کیږی او د هغے د وجه نه زیات تر-----

جناب سپیکر: اصل کښے نن Preventive ته زیات، حالات داسے دی چه Preventive ته زیاته توجه ده د انوسټی گیشن نه، لاء منسټر صاحب! چرته په دے باندے که بیا څه-----

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، دا بالکل ستاسو خبره صحیح ده خو بنیادی ذمه داری چه ده، هغے نه خو مبراء کیدے نشی کنه----

جناب سپیکر: نشی نشی، او۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ځکه چه لاء اینډ آرډر نور خو هم شته، Murders کیږی، Car snatching کیږی، نور دغه کیږی نو هغه طرف هم، دے سره سره Preventive طرف ته هم ضروری دی خو دے طرف ته هم توجه ورکول لازم دی، نو دے طرف ته دا ضروری ده چه مونږ دے طرف ته دغه بوځو جی، دغه زما یو څو گزارشات وو جی۔

جناب سپیکر: ښه پوائنټس دی جی، ښه پوائنټس دی۔ تهینک یو جی، تهینک یو، شکریه۔ Withdrawn؟

Mr. Sikandar Hayat Khan Sherpao: Ji, withdrawn.

جناب سپیکر: جی Withdrawn۔ دا مفتی کفایت اللہ صاحب! لږ به زر زر کوئ جی، دا کټ موشنز ډیر زیات پاتے دی جی۔ مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ مانه مخکښے مشرانو چه کومے خبرے اوکړے جی، زه د هغے تکرار به بالکل نه کومه، زه یو دا تجویز لرمه چه زمونږ دے پولیس باندے کار زیات دے او هغه د ټولو جرائمو نوعیتونه ډیر مختلف وی او هغے د پاره یو پولیس دے۔ نو دے ځائے کښے یو غلا اوشی نو پولیس هغے ته متوجه شی او د هغه غلا راویستلو کوشش کوی خو جی بیا هغلته

جهګړه اوشي نو بیا جهګړے ته متوجه شي، بیا هغه ځائے کښے قتل اوشي نو هغه مخکښنی سرګرمئ پاتے شي او قتل ته متوجه شي او هغه ځائے کښے بیا اغواء برائے تاوان اوشي نو چه اغواء برائے تاوان اوشي نو هغه زړے ټولے خبرے لړے کمزورے شي، څنګه چه یو جرم وي او هغے ته توجه پکار ده، داسے اونه کړے شي او زه وایم دا دوئ باندے بوجه دے۔ زما یو تجویز دے که حکومت والا خفه کیږي نه نو دے اغواء برائے تاوان له د یو جدا ټاسک فورس جوړ کړي، زمونږ دا پیښور دا د قبائلو سره بالکل انختے دے او نزدے دے او دلته داغواء برائے تاوان داسے یو کاروبار شروع دے چه د هغے بیان نشي کیدے، زه دے وخت کښے پوائنټ نه سکور کومه لیکن دا وینا کومه چه تاسو دے پولیس له د اغواء برائے تاوان د پاره جدا ایلیټ فورس جوړ کړئ، یو ټاسک فورس جوړ کړئ چه پوره صوبه کښے چه کوم ځائے کښے د اغواء برائے تاوان معامله وي چه هغوی هغه واخلي او Tackle کړي۔ جناب سپیکر،امن وامان زمونږ د پولیس سبجیکټ دے او دا د ترهه ګرئ مقابله د دوئ سبجیکټ نه دے، پکار خو دا وه چه فوج راغلے وے او هغوی د دوئ مقابله کولے او دوئ دے لاء اینډ آرډر باندے توجه کولے لیکن زه دے پولیس نه ډیر زیات خوشحاله یمه، ډیر تعریف ئے کومه چه دوئ هغه کار هم اوکړو چه کوم زمونږ نور ایجنسیانو له کول پکار وو۔ زما دا رائے ده چه د دوئ په تنخواه کښے اضافه نه ده شوے، تاسو محکمه تعلیم اوګورئ، ایګریکلچر اوګورئ، د هغے ملازم اوګورئ څومره په سکون باندے هغه ژوند تیروی او ملازمت کوی او پولیس والا د چوبیس ګهنټو ټینشن دے او هغه غل پسے منډه نه وهی جناب سپیکر، هغه ګولئ پسے منډه وهی، هغه قاتل نه رانیسی، هغه د مرګ سره لوبے کوی۔ داسے پوزیشن کښے د هغوی چه کومه تنخواه وه، هغے ته قابل ذکر توجه نه ده شوے او زه د حکومت په غوږ کښے دا خبره هم اچول غواړمه چه تاسو دوئ له یو الاؤنس ورکړے دے At risk allowanceمعنیٰ دا ده چه ترڅو پورے تاسو جنګیږئ نو دا الاؤنس به درله وي او دا به عارضي بنیاد باندے وي او چه کله دا جهګړه ختمه شوه نو دا الاؤنس به تاسو نه مونږ واپس واخلو، زما دا رائے ده جناب سپیکر صاحب، چه د دوئ دا At risk allowance بنیادي تنخواه کښے شامل کړئ او د دوئ په تنخواه کښے

که څلور ګنا هم اضافه اوکړی نو زما خیال دا دے چه دا اضافه به ضروری وی او قوم له به ترغیب پیدا کړی چه هغه دے محکمے ته راشی او ډیر جان فشانئ سره خبره اوکړی جناب سپیکر، دا خبره ډیره زیاته کیږی چه پولیس کښے کرپشن دے، زه ستاسو توجه غواړمه جی، دا خبره ډیره زیاته کیږی چه پولیس کښے کرپشن دےاو زه هم د دے اعتراف کومه، زه د هغے دفاع نه کومه لیکن جناب سپیکر، د امانت او د دیانت پوره مارکیټ ته هور لګیدلے دے نو ماته د پولیس هغه لس روپئ ښکاری چه هغه پټے کړے او یا ئے یو ټرک ډرائیور نه واغستے او د غټ افسر او د غټ وزیر او د غټ سړی هغه کرپشن ماته نه ښکاری، چه کله ماحول داسے موجود وی نو بیا به صرف د کمزوری سړی خبره مونږ نه کوؤ، هغه سړے چه کوم ضعیفه دے، خبره هغه اوریدے شی، هغه کولے نشی، د هغه خبره به نه کوؤ، بیا به دا ګند صاف کول راځی او زما اوس هم دا رائے ده که دا کوم ناست خلق مونږ یو، مونږ طے کړو چه کرپشن مونږ دلته نه پریږدو نو دا کرپشن به ختم شی۔ نن د پټواریانو خبره چه کیده، دا خبره وه چه پټواری کرپشن کوی، زه د پټواری کرپشن ته څه له اوژاړم، دلته خو هرځائے کښے کرپشن دے، په تبادله کښے کرپشن دے، په اپوائنټمنټ کښے کرپشن دے، چه کله د امانت او دیانت پوره بازار ته هور لګیدلے دے نو ماته یو پولیس والا نه ښکاری جناب سپیکر صاحب، زه یو دا تجویز ورکومه چه تنخواه کښے د ښه اضافه اوشی، بل دا تجویز ورکومه چه برائے مهربانی دهشت ګرد د پولیس وژنی لیکن دا نور خلق د پولیس نه وژنی۔ نن سبا زمونږ پولیس ډیر زیات معصومه دے، یو غاړے نه هم ګولئ راځی او بلے غاړے نه هم ګولئ راځی۔ دا یو غاړے ګولئ خو هغه خلق دے چه کوم زمونږ دا نظام خرابول غواړی لیکن دا بلے غاړے ګولئ جناب سپیکر، تاسو هم پیژنئ او زه هم پیژنم، دے طرف نه ګولئ ولے راځی؟ هغے طرف نه ګولئ نه دی راتلل پکار او کوم کسان چه په دے خبره پوهیدل غواړی، زه هغوی لږ پوهه کومه، ستا د ګولئ جوګه زه نه یمه، مهربانی اوکړه دا ګولئ په ما مه چلوه او یو اخری تجویز دا هم ورکومه چه زما د پولیس چه کوم تربیت کیږی نو دوئ وائی چه مونږ رینجرز سره د هغے مشابهت تربیت اوکړو، زمونږ فوج سره تربیت اوشو، زه معافی غواړمه زما د فوج هغه عالمی معیار باندے تر بیت نه

دے شوے نو پکار دا دہ چہ مونږ دعالمی معیار تربیت اوکړو، چہ کلہ مونږ دا وایو چہ پاکستان د دهشت گردئ په جنگ کښے Front line state دے نو سټیټ یو اکائی دہ، هغه کومه اکائی دہ، هغه زما اکائی دہ چہ صوبہ خیبر پختونخوا ورته وائی بیا صوبے کښے دا جنگ دا د چا خلاف دے نو ټولو نه اول دا خبره پولیس ته راځی چه کله د دے عالمی معیار باندے تربیت اوکړے شی، زما خیال دا دے چہ دا به ډیر زیات ښه اوشی-----

جناب سپیکر: دا یو Invitation راغلے دے دغه ټریننگ ځائے ته به تاسو او زه به شریک ځو داسے یو څو ملگری به نور هم بوزو هغلته به دا دغه کړو-----

مفتی کفایت اللہ: ډیره مهربانی او سپیکر صاحب،زه په دے وخت باندے ټولو د پولیس شهداء ته سلام پیش کومه او د هغوی ورثاء ته د صبر تلقین ورکومه او د خدائے نه دعا کومه چه انشاءالله دوئ به خدائے خا مخا بخښی، انشاءالله۔

جناب سپیکر: ملک قاسم خان صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریه، جناب سپیکر۔ زه جی، قائد حزب اختلات جناب اکرم خان درانی صاحب او سکندر خان شیرپاؤ، مفتی کفایت الله صاحب چه کومے خبرے اوکړے ، Endorse کومه او دا سپورټ کوم او دے سره دا تجویز ورکوم چه په پولیس کښے چه کوم د بوگس ایف آئی آر دے ایس ایچ اوگانو ته ټارگټ ملاؤ دے چه تاسو خا مخا پرچے اوکړئ په اسلحه، په زبردستئ باندے ، دا براه راست اثر په غریب عوام پریوځی چه د دے دا روک تهام اوشی۔ دویمه خبره دا ده جی چه زه خو د خپلے ضلعے پولیس کښے وینم، دا صوبه کښے 1947 نه چه څومره تهانړے دی، دغے ته حد بندی پکار ده چه نوے تهانړے جوړے شی ځکه چه کم از کم تین گهنټے کښے خو ته خپلے تهانړے ته رپورټ له نشے رسیدے نو پکار دا ده چه مونږ دومره پیسے ورکوؤ چه او دا څومره پیسے چه مونږ ورکوؤ، دا کمے دی چه د تهانړو نوے حد بندی اوشی او نوے تهانړے جوړے شی او زما ضلع کښے پولیس لائن منظور دے ، زمکه Acquire شوے ده خو اوسه پورے په هغے باندے کار نه دے شوے۔ دغه نمونه زمونږ په حلقه کښے زمونږ په ضلع کښے چه څومره گاډی، هغه دومره زاړه دی جی، زه دا ریکویسټ کوم چه خدارا

زمونږ په ضلع باندے رحم اوکړئ، نوی ګاډی ورکړئ او بل ریکویسټ مے سر دغه دے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! 'سوری' سر، دا خبره کټ کومه خو متنو کښے دے وخت کښے یو بلاسټ اوشو او زما په خیال پولیس والا هغلته کښے ځی لګیا دی، په متنو۔۔۔۔

جناب سپیکر: مختصر کوؤ جی، مختصر کوؤ۔ بنه جی، بس صرف تجویز ورکوئ نو مختصر به شی جی۔

ملک قاسم خان خٹک: نو زه دا ریکویسټ کوم چه جناب والا ، پولیس ته چه څومره څه ورکړئ، هغه کم دی خو زمونږ خپله ضلع کښے جی مین انډس هائی وے ، کراچی ټو خیبر چه هغے ته اوسه پورے د پولیس پیټرولنګ څه نظام نشته، زمونږ ضلع 1982 کښے جوړه ده، د پولیس هغه تعداد تر اوسه پورے سیټ شوے نه دے نو زه دا ریکویسټ کوم چه زمونږ ضلع کښے شکر دره، صابر آباد، کرک روډ تخت نصرتی، دره تنګ روډ، په دے باندے هیڅ پیټرولنګ نظام نشته، دےته مناسب مونږ اضافه غواړو چه کرک ته سپیشل نفری کښے اضافه اوشی او چه دا زمونږ کومے هائی ویز دی، دا محفوظ شی جی۔ ډیره شکریه، ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جاوید عباسی صاحب۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: Withdraw ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب، نہیں بس Withdraw ہو رہے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much۔ جناب سپیکر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے ٹائم دیا میں، کوشش کرونگا کہ ایک دو منٹ میں بہت مختصر بات کروں۔ جناب سپیکر، جس طرح میرے دوستوں نے کہا، اس میں کوئی شک نہیں کہ اس فورس نے ناقابل فراموش قربانیاں دی ہیں اور ان مشکل حالات میں، جس طرح ہمارے صوبے کے حالات ہیں، آپ جانتے ہیں جس طرح انہوں نے قربانی دی اور جس طرح آج ہمارے افسران صاحبان شہید ہوئے، ان کی جراءت کو ہم سلام پیش کرتے ہیں اور ہمیں الحمد للہ اپنی فورس پر مکمل بھروسہ اور یقین ہے کہ ہر مشکل کا اور ہر Terrorism کا وہ مکمل مقابلہ کرنے کی صلاحیت اور جراءت رکھتی ہے اور میں یہ بھی اعتراف کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت اور چیف منسٹر

نے بہترین افسران صاحبان ضلع میں لگائے ہیں اور میرٹ کی بنیاد پر لگائے ہیں، اس کیلئے بھی میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں (تالیاں) میں صرف دو باتوں کی نشاندہی چاہونگا کہ وزیر صاحب کر دیں۔ ایک یہ کہ جناب، پچھلی دفعہ بھی ہم نے یہاں بات کی تھی کہ فورس اس وقت جب یہاں اتنے مشکل حالات سے گزر رہی ہے اور اتنی قربانیوں کے بعد اگر کوئی ایسا اسلحہ خرید اگیا ہے، ایسی جیکٹیں خریدی گئی ہیں، ایسی کلاشنکوف خریدی گئی ہیں، اگر وہ میرٹ پر نہیں تھیں یا اس کے Procurement کا جو لاء تھا، اس کو اگر Observe نہیں کیا گیا تو جناب، ہمیں بتایا جائے کہ وہ اس کی انوسٹی گیشن کا انہوں نے کہا تھا کہ کر کے ہاؤس میں پیش کریں گے تو مہربانی کر کے ہمیں اس کی رپورٹ بتائی جائے کہ کیا اس کی پوری طرح انوسٹی گیشن ہوئی تھی اور اس کی رپورٹ کیا ہے؟ جناب سپیکر، دوسری بڑی بات جو ضروری ہے، جو ہر ایک Face کرتا ہے کہ یہاں انوسٹی گیشن اور Preventive دو ڈیپارٹمنٹ بنا دیئے گئے ہیں، ابھی تک جناب سپیکر، تھانو میں Preventive جو ایس ایچ اوز ہیں، پرچہ درج کرتے ہیں اور انوسٹی گیشن دوسروں نے کرنا ہوتی ہے، ابھی تک جناب سپیکر، کسی کو پتہ نہیں کہ کس کے انڈر کام کر رہے ہیں؟ جو ایس پی بھیجتے ہیں ضلعوں میں، وہ چونکہ Preventive والا ایس پی صاحب ہوتا ہے، اس کے نیچے وہ نہیں آتے تو یہ لوگوں کو بڑی مشکلات ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ پہلے اگر یہ مہربانی کر کے سسٹم کو اس طرح بنا دیا جائے کہ کم از کم ایس ایچ او لیول پر تو جناب سپیکر، اس کے انڈر آئے۔ وہ پرچہ ایک دیتا ہے، انوسٹی گیشن دوسرا کرتا ہے اور پھر چونکہ اس کا ایس پی بھی علیحدہ ہوتا ہے اور یہ اوپر تک علیحدہ جاتا ہے تو ابھی تک یا پھر اس سسٹم کو اتنا Strengthen کیا جائے یا ان کو ٹھیک کر دیا جائے تاکہ بہتری آسکے۔ تیسرا جناب سپیکر، Justice of peace کے بارے میں یہ ایک لیٹر ضرور لکھ دیا گیا تھا اور وہ لیٹر شاید ڈی آئی جیز اور ایس ایس پیز کے لیول پر تو ہوا گیا تھا لیکن نیچے ابھی تک ایس ایچ اوز اور ڈی ایس پیز کو پتہ نہیں چلا کہ Justice of peace کے اختیارات کیا ہیں؟ اور میجارٹی ایم پی ایز صاحبان کو بھی شاید اس بات کا علم نہ ہو کیونکہ ابھی میں دیکھ رہا ہوں کہ چند ابھی پوچھ رہے ہیں۔ ہمیں بھی پتہ ہونا چاہیئے کہ اس کے نیچے ہمارے اختیارات کیا ہیں؟ اور ان کو بھی پتہ ہونا چاہیئے، تو یہ مہربانی کر کے ایک Detailed letter چلا جائے کہ اپنے اپنے ڈی پی اوز جو ہیں، وہ نیچے ڈی ایس پیز اور ایس ایچ اوز کو Brief کر دیں کہ Justice of peace کے نیچے کیا اختیارات ہیں ایم پی ایز صاحبان کے تاکہ وہ Exercise کر سکیں۔ اسی کے ساتھ جناب، میں اپنی کٹوتی کی تحریک بھی واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔ منور خان صاحب! د جاوید عباسی سره بس اتفاق کوئ تا سو۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، زه ستا سو ډیر ټائم نه اخلم سر۔ میں صرف یہی کہنا چاہتا ہوں کہ پولیس میں کافی بھرتیاں ہوگئی ہیں سر، اور یہ بھی میرے خیال میں ہمارے جتنے بھی ایم پی ایز ہیں، سب کے نالج میں ہے کہ ایک تھانے کا اگر آپ اندازہ لگائیں تو کافی ایریا ہوتا ہے۔ میری Suggestion ہوگی گورنمنٹ سے کہ ساتھ ساتھ اگر تھانے بڑھائے جائیں تاکہ وہاں موقع پر جو بھی واردات ہو، کیونکہ دس دس، بارہ باہ، بیس بیس اور پچیس پچیس کلومیٹر پہ ایک تھانے کا ایریا ہوتا ہے اور جب وہ وہاں پہنچتے ہیں تو بڑی خرابی ہوتی ہے۔ دوسری سر، مجھے یہاں پہ میرے دوست نے ایک چٹ پہ یہ بھیجا ہے، سپیشل فورس کیلئے وہ ریکویسٹ کر رہے ہیں، ڈیمانڈ کر رہے ہیں کہ باقی پولیس والے تو جب بلاسٹ وغیرہ میں شہید ہو جاتے ہیں تو ان کیلئے تیس لاکھ روپے ہیں سر لیکن سپیشل فورس کیلئے پانچ لاکھ ہیں، تو میری یہی ریکویسٹ ہے کہ سر-----۔

جناب سپیکر: یہ کمیونٹی پولیس کی بات کر رہے ہیں؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یہی سر، یہی سر۔ تو کم از کم وہ بھی اگر آپ لوگوں نے بطور فورس بھرتی کئے ہیں تو ان کیلئے بھی یہی پیکیج ہونا چاہیئے جو کہ گورنمنٹ اس پہ ذرا غور کرے تو یہ میرے خیال میں بہتر ہوگا جی۔ باقی سر، میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. Nargis Samin Bibi.

محترمہ نرگس ثمین: کوم مراعات چه زمونږ پولیس ورونړو ته ملاؤ شوی دی، زه د دے تائید کوم، د دے نه ورله زیات مراعات ورکړئ ولے چه زمونږ صوبے ته د دوئ د خدماتو ضرورت دے۔ زما یو تجویز دے چه په پولیس محکمه کښے سیاسی اثر رسوخ د استعمالیږی نه او د پولیس د په میرټ بدلیانے اوترقیانے کیږی، لږے ورځے مخکښے وزیر اعلیٰ پنجاب یو بیان ورکړے وو، هغوی وئیلی وو چه ما د پولیس بدلیانے په میرټ باندے کړے دی او چه چا ته څه اعترض وی نو هغه د چیلنج کړی-----۔

جناب سپیکر: شاہ حسین صاحب! سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبر آپ ہیں؟

جناب شاہ حسین خان: چیئرمین ہوں۔

جناب سپیکر: چیئرمین آپ ہیں ناتو کم از کم آپ تو لکھا کریں، یہ تو آپ کی ذمہ داری ہے کہ اسمیں جو کچھ بھی، میاں صاحب جواب دینگے یالاء منسٹر صاحب جواب دینگے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ بھی جواب دیگا۔

جناب سپیکر: لیکن بہت سی چیزیں آپ سے Related ہیں۔

جناب شاہ حسین خان: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: تو یہ آپ لکھتے نہیں، میں آپ کو دیکھ رہا ہوں ایک پوائنٹ بھی آپ نے نہیں لکھا، مہربانی کر کے جن جن ممبران صاحبان کی Grievances ہیں، یہ آپ ان کی سپیشل میٹنگ بلائینگے۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: ٹھیک ہے سر، ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: جی بی بی! مختصر کریں، مختصر کریں۔

محترمہ نرگس ثمین: دا یو دوہ خبرے دی، پنجاب پولیس چہ کوم پہ میرٹ باندے بھرتیانے کڑے دی، داسے د زمونږ پولیس والا هم اوکړی او کوم پولیس تہ چہ ریگولر دا پیکیج چہ ملاؤ شوے دے، پہ دیکښے د سپیشل کمیونٹی پولیس هم شامل کڑے شی، تنخواہ کښے او شهداء پیکیج د ورتہ ورکړے شی۔ بس زما دا دوہ درے خبرے دی۔ تھینک یو، زہ خپل کټ موشن واپس اخلم۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی! مختصر۔ نگہت بی بی، مختصر جی، صرف تجویز۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی بالکل۔ جناب سپیکر صاحب، پولیس کے بارے میں میرا ہمیشہ رویہ کچھ اختلافی رہا ہے لیکن آج جناب سپیکر صاحب، میں ان تمام پولیس کے شہداء کو سلام پیش کرتی ہوں کہ جو ہمارے وطن پر ہمارے خیبر پختونخوا کی مٹی پر قربان ہوئے۔ جناب سپیکر صاحب، یہاں پر دو تین چیزیں جو Already ڈسکس ہو چکی ہیں، میں ان کو ڈسکس نہیں کرنا چاہتی لیکن جناب سپیکر، جو ایک اہم پوائنٹ ان تمام لوگوں سے رہ گیا ہے، وہ یہ ہے کہ وومن پولیس سٹیشنز کو زیادہ توجہ دی جائے کیونکہ وومن پولیس سٹیشنز تو یہاں پر بنے ہوئے ہیں لیکن وہاں پر کچھ بھی نہیں ہو رہا ہے، میرے خیال میں وہاں پر کچھ نہیں ہو رہا۔ اسی طرح جناب سپیکر صاحب، جو بھی گاڑیوں کی Procurement ہوتی ہے، اس کے علاوہ جو اسلحے کی ہوتی ہے، جیکٹس کی ہوتی ہے جناب سپیکر، پہلے جو روایات رہی ہیں، ان چار سال میں اس میں یہی تھا کہ Unelected لوگوں کو شامل کیا گیا تھا کہ وہ یہ تمام چیزوں کی خریداری کریں۔ جناب سپیکر صاحب، جب ہمارے صوبے کا ایک آئی جی جو کہ ہمارے لئے ایک دیانت دار اور ایک ہمارے لئے Symbol ہوتا

ہے تو تمام چیزوں میں ان کو اس میں شامل کیا جائے اور ان کی مرضی سے ہو تاکہ کل کو وہ کسی کو جواب دہ ہو سکے جناب سپیکر صاحب، Un elected آدمی کسی کو جواب دہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح جناب سپیکر صاحب، Last بات یہ کرونگی کہ ہماری پولیس کی تنخواہیں جو ہیں، چونکہ وہ گرمی میں، سردی میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرتے ہیں اور دھوپ میں کھڑے ہو کر وہ تمام لوگوں کی حفاظت کیلئے ہوتے ہیں تو ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ جو پٹرول ہوتا ہے، وہ جناب سپیکر صاحب، جیسے زیرے کے برابر ہوتا ہے تو اس کیلئے پٹرول کی مد میں ان کو زیادہ سے زیادہ مراعات دینی چاہئیں تاکہ وہ پوری پٹرولنگ کریں تاکہ جتنے بھی دہشت گرد ہیں، کریمنلز ہیں، وہ ان کو بروقت پکڑ سکیں کیونکہ جب وہ پٹرولنگ کرینگے تو کریمنلز / دہشت گردوں کو احساس ہو گا کہ ہمارے پیچھے کوئی لگا ہوا ہے جناب سپیکر صاحب، تو پٹرول کی مد میں اضافہ کیا جائے۔ باقی تمام پولیس کی جو کارکردگی ہے، اس کو ہم سلام پیش کرتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ بی بی۔ جی میاں صاحب، آپ یا ارشد عبداللہ صاحب، کون جواب دیگا؟ جنہوں نے Notes لیے ہوں، وہ جواب دے دیں جی۔

<u>جناب ارشد عبداللہ (وزیر قانون)</u>: ٹھیک ہے جی، میں نے Notes لئے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: باقی زیادہ ذمہ داری اس پر ڈال دیں، یہ سٹینڈنگ کمیٹی کا جو چیئر مین ہے، یہ سارے کام کریگا، (قہقہے) یہ تکڑا ہے، جوان بھی ہے اور ہمت والا ہے۔ جی۔

<u>وزیر قانون</u>: اکرم درانی صاحب دوہ درے ایشوز Highlight کړل جی، دا Further pay increase او بیا شہداء پیکیج، دوئ وائی چہ مونږ پہ خپل وخت کښے ھم ښہ کړے دے او دا ئے ھم اعتراف اوکړو چہ یرہ زمونږ وخت کښے ھم دا ښہ شوے دے۔ پولیس پرچیز باندے زیات تر د ھغے پروسیجر او ټرانسپیرنسی باندے خبرے اوشوے۔ دغہ لحاظ سرہ بہ زہ دا گزارش کومہ جی چہ درانی صاحب یو اړخ تہ اشارہ اوکړہ، یو وخت کښے داسے څہ Un official type ایډ وائزرز وو چہ د Liason د پارہ وو، صرف د پولیس او د وزیر اعلیٰ صاحب پہ مینځ کښے Liason د پارہ داسے یو ایډوائزر صاحب وو خو ھغہ ډیر مخکښے وو، اوس نشتہ او د ھغہ پہ کارکردگئ باندے ھم چا داسے څہ گوتہ پرے نہ دہ اوچتہ کړے، تر څو پورے جی د پرچیز خبرے دی نو د اوس نہ نہ، دا

د تیر شوی یو څو کاله نه د نهه ډی آئی جی ګانو صاحبانو یو کمیټی ده، هغه پرچیز کمیټی ده او هغے کښے ټول لکه ایډیشنل آئی جی او ډی آئی جیز چه کوم وی ګریډ 20، دا نهه کسان چه کوم دی، دوئ کښینی او دا پرچیزز چه څومره کیږی، د هغے باقاعده Testing کیږی، لکه هغه د Helmet خبرے به دلته ډیرے اوچتیدے، Helmet به هغوی باقاعده چیک کولو، چه کوم شے فیل شی، هغه Reject شی او چه کوم شے پاس شی هغه وړاندے شی او د کمیټئ چیئرمین دے هم آئی جی صاحب، نو هغه چه کله دا کمیټی یوشے Recommend کړی Unanimously یا په میجارټی، هر څه چه اوشی، هغه بیا اخر کښے Approving authority آئی جی دے نودا میکینزم، ټرانسپیرنټ میکینزم شته او په دے باندے خلق عدالتونوته لاړل، عدالتونو کښے هم هغه هیڅ ثابت نه شو او په دے باندے انکوائریز هم اوشو چه څومره پرچیز شوے دے نو زه دا هاوس ته وایم چه تاسو تسلی ساتئ، هیڅ قسم په دیکښے څه Bungling نه دے شوے، داسے څه غلط پرچیز نه دے شوے۔ هاں دا ضرور ده چه یره کومے خبرے د دے اوشوے، سکندر خان اوویل چه یره پټرول چه کوم دے، دغه ګاډو ته کمے دے نو دغه به مونږ ډیپارټمنټ سره کښینو، د هغوی چه څه مشکلات وی، دغے د پاره به انشاءالله مونږ د هغوی سره پوره تعاون کوؤ او که نور د دوئ په دغه کښے څه Help پکار وی، ټریننګ په حوالے سره په دے وخت کښے آرمی لګیا ده ټریننګ ورکوی او زما خیال دے زمونږ سره Available چه کوم Resources دی، په هغے کښے د آرمی نه ښه ټریننګ بله اداره نشی ورکولے۔ دغه شان د انوسټی ګیشن په حواله سره چونکه د پولیس آرډر نه پس محکمے بدلے شوے او دوئ ټهیک وائی څه پرابلمز شته په انوسټی ګیشن کښے نو تر څو پورے د پولیس آرډر وی، زما خیال دے کیدے شی دا لږ ډیر مسئلے به وی خو کیدے شی دا فیصله داسے د ټولو صوبو که پرے رضا شوه او پولیس آرډر ئے ختم کړو او زړه طریقه شوه نوبیا به انشاءالله انوسټی ګیشن کښے Improvement راشی۔ مفتی صاحب وائی چه یره دغه پکار دے Kidnapping for ransom د پاره یو بیل فورس پکار دے، د دے د پاره د دوئ د اطلاع د پاره QRF یو Quick Response Force شته او هغه Recently کال نیم مخکښے جوړ

شوے دے او دا سے Kidnappingپه نظر کښے چه راغے ، دا په 2008-09 کښے جوړ شوے دے او د Kidnappingپه حوالے سره جوړ شوے دے او هر کله چه دا سے یو Event کیږی نو دغه یو Quick Response Forceدے ، دوئ هغه شان دغه کوی۔ Justice of Peaceکی بات کی ہے جاوید عباسی صاحب نے، پرچیز کے حوالے سے تو میں نے گزارشات، جوابات دے دیئے۔ Justice of Peace کے متعلق بالکل ہم Awarenessکیلئے پولیس ڈیپارٹمنٹ کو ڈائریکشنز دینگے انشااللہ اور وہ ایس ایچ او لیول تک Awarenessآجائیگی اور بی بی کی بھی اچھی سفارشات تھیں اور انشاءاللہ سب کے اوپر ہم کوشش کرینگے کہ عمل درآمد ہو اور گزارش ہے کہ یہ واپس لے لیں۔۔۔۔۔

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: میرا۔۔۔۔۔

<u>وزیر قانون</u>: بالکل قاسم خان صاحب! آپ مجھے Kindly indicateکریں، آپکے جو تھانے کے مسئلے ہیں، وہ آپ مجھے بتادیں تو پھر میں آئی جی صاحب سے Take upکرلونگا اور آپ کے ساتھ انشاءاللہ مکمل بھرپور تعاون کرینگے۔ سپیشل فورس کیلئے۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا چه پرے بحث اوشو، ستاسو دا کټ موشنز Withdraw consider کړم؟

<u>آوازیں</u>: ہاں۔

<u>Mr.Speaker</u>: Thank you, ji. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 10, therefore, the question before the House is that Demand No. 10 may be granted?. Those who are in favor of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it; the demand is granted .Demand No. 11: The honourable Minister for Law, to please move his Demand No. 11

<u>وزیر قانون</u>: مہربانی جی۔ میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 92کروڑ 93لاکھ 97ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کی دوران عدل وانصاف کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr.Speaker: The motion before the House is: “that a sum not exceeding rupees one billion, 92 crore, 93 lac, 97 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of a payment for the year ending 30th June 2012, in respect of Administration of Justice”. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 11, therefore, the Question before the House is that Demand No. 11 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The ‘Ayes’ have it; the Demand is granted. Demand No. 12: The honourable Minister for Higher Education, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 12.

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): بسم اللہ الرحمان لرحیم۔ جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ چار ارب 73 کروڑ 98 لاکھ 91 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اعلیٰ تعلیم، دستاویزات و کتب خانوں کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr.Speaker: The motion before the House is: “that a sum not exceeding rupees four billion, 73 crore, 98 lac and 91 thousand only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Higher Education. Since all the honourble Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 12-----

(شور)

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر، پہ دے زمونږ کټ موشنز شته۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): زمونږ کټ موشنز شته۔

جناب سپیکر: نه هغه خو ایلیمنټری نه وو؟

قائد حزب اختلاف: نه نه جی، دا پکښے وو، ایلیمنټری -----

جناب سپیکر: دا یو ریکویسټ به اوکړو چه صرف پرے دا پارټی لیډرز اوکړئ چه یوه پالیسی، لږ مختصر مختصر پالیسی ورکړئ۔ مسټر اکرم خان درانی صاحب۔ که پارټی لیډر نه وی نو تاسو وړسے سیکنډ اینډ کمانډ واخلئ۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب، زه پچاس کروړ روپئ کټوتی تحریک پیش کومه په دے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees fifty crore only. Haji Qalandar Khan Lodi Sahib, please.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، ایک سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr.Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر، میں بارہ لاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کا کالج ہو جائیگا، وہ تو Commitment کی ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر بعد میں واپس کرونگا، قاضی صاحب میرے پاس وہ ہیں۔

Mr.Speaker: The moion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twelve lac only. Sardar Shamoon Yar Khan. please.

سردار شمعون یار خان: میں بیس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr.Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty thousand only. Shah Hussian Khan, to please move his cut motion.

جناب شاہ حسین: جناب سپیکر زه د تین سو تینتیس روپو د کټوتئ تحریک پیش کوم۔

جناب سپیکر: صرف 133۔

Mr. Shah Hussain Khan: Tripal three.

Mr.Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three hundred and thirty three only. Mufti Sahib, Mufti Kyfaitullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: دا درانی صاحب جی د خپل حیثیت مطابق کټ موشن پیش کړے دے، زه غریب سړے یم زه د پانچ لاکھ روپو پیش کوم۔ (ہنسی)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five lac only. Malik Qasim Khan Khatak Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا، میں سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: نه دا اوس دے ستیج کبنے ملک صاحب! تاسو کټ کولے نه شئ، زیا تولے نه شئ۔ تاسو مخکبنے څومره پیش کړے دے ؟

ملک قاسم خان: پانچ سو۔

جناب سپیکر: نو بس هم هغه به پیش کوئ۔

ملک قاسم خان: پانچ سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr.Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Javad Abbasi Sahib.

جناب محمد جاوید عباسی: سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: محمد زمین خان۔

جناب محمد زمین خان: مهربانی جناب سپیکر۔ چونکه ما-----

Mr. Speaker: یو منټ، ایک منٹ۔ The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Now Zamin Khan Sahib.

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔ ما چونکه پچاس کروړ روپئ د کټوتی تحریک پیش کړے وو، چونکه درانی صاحب هم پچاس کروړ روپئ دغه کړے دے نو زما په خیال زما د دے ضرورت پاتے نه شو، زه Withdraw کومه۔

Mr. Speaker: Withdrawn, Zamin Khan, withdrawn . Munawar Khan Sahib.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر میں بیس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House,

قاضی صاحب! ہزارہ کا بلاک آپ کو نہیں چھوڑے گا، لگ رہا ہے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty thousand only. Nargis Samin Bibi.

محترمہ نرگس ثمین: جناب سپیکر صاحب، میں چار ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees four thousand only .Naseer Muhammad Khan! Withdrawn?

جناب نصیر محمد میداد خیل: نہ جی۔ جناب سپیکر، اپنے علاقے کے ساتھ نیکی کرنے میں جناب وزیر صاحب کا شکریہ ادا کر کے یہ کٹوتی کی تحریک واپس لیتا ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you, withdrawn.

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جی د دوئ مشرانو سره خبره هم شوے ده، تاسو هم یو خبره اوکړه او دا دی پاؤ کم نهه شوے نو بیا به هغه خبره دغه کیږی نو دوئ د د خپل زړه خبره اوکړی خو مختصر د اوکړی او صرف مشران د اوکړی۔ یو ځل دا خبره سر ته رسیدلے وه نو که نه وی نو بیا خو به هم هغه شکل بیا اختیارېږی، مونږ خو دا خبره یو ځل کړے ده نو د دوئ په خواهش روان یو، اوس که دوئ هغے کبنے هم د ومره گزاره نه کوی۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: مونږ جی ډیرے مینے سره۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: نه جی، مونږ خو ډیر په مینا لگیا یو او دوئ خامخا دا مینه چه کوم دے، د مینے امتحان اخلی نو لږه گزاره بنه شے دے جی، تاسو دا خپل رولنگ هم ورکړو چه مشران، نو مشران د اوکړی جی چه دا خبره راغونډه شی جی۔

جناب سپیکر: دا زما خپله هم خواهش دے چه مشران پکبنے د پارټئ خپل Consent ټول هغوی اوکړی نو ډیر به بنه وی۔ نگهت یاسمین صاحبه۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں یہ اپنی تحریک Withdrawاس لئے کر رہی ہوں، اس لئے کر رہی ہوں، منسٹر صاحب کیلئے نہیں کر رہی ہوں کیونکہ منسٹر صاحب نے ایجوکیشن کے ساتھ کوئی اچھا کام نہیں کیا لیکن میری یہاں پہ ایک محترمہ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن بیٹھی ہوئی ہیں، وہ اس ایجوکیشن کیلئے کام بھی کر رہی ہیں اور افتخار حسین شاہ صاحب کے زمانے سے ان کے ساتھ چونکہ اچھے مراسم تھے تو ان کی وجہ سے میں اپنی کٹوتی کی تحریک واپس لے رہی ہوں جناب۔

جناب سپیکر: زبردست، تھینک یو۔ دا Withdrawn شو کنه، Withdrawn۔ اکرم خان درانی صاحب، پلیز۔

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: بس یہی گزارش ہے کہ جتنا مختصر بول سکیں تو آپ کا بھی ٹائم بچ جائے گا۔ جی مختصر، اکرم خان درانی صاحب، فرسٹ جی۔

قائد حزب اختلاف: میں انشاء اللہ کوشش کروں گا سپیکر صاحب، لیکن جس طرح منسٹر کی کارکردگی ہوگی، اگر اچھی ہے تو جلدی کام کریں گے، اگر تھوڑی اس میں کمزوری ہے تو لمبی (بات) کریں گے۔ یہ تو ضروری ہے اس لئے جی کہ آپ دیکھیں کہ ہائرایجوکیشن یا تعلیم جو ہے، تعلیم پہ قومیں بنتی ہیں اور یہ بنیاد ہے، ترقی کیلئے ایک زینہ ہے۔ جس قوم میں تعلیم نہ ہو وہ قوم کبھی ترقی کی منزل پار نہیں کرسکتی اور جن قوموں نے ترقی کی ہے، انہوں نے تعلیم کی بنیاد پہ کی ہے اور آج کا دور جو ہے، وہ تو میرے خیال میں انتہائی اہم دور ہے جو کہ Competition کا ہے اور اس میں جس قوم نے تعلیم زیادہ کی ہے، کوالٹی ایجوکیشن، ابھی بات یہ ہے کہ ہمارے ہائرایجوکیشن جس کے ساتھ ابھی یونیورسٹیوں کا تعلق بھی ہے، ڈگری کالج بھی ہیں، میل بھی، فیمیل بھی ہیں، اگر اس کے وزیر صاحب کی کارکردگی یہ ہو کہ وہ تین سالوں میں کہیں پہ بھی یہ ضرورت محسوس نہ کریں کہ پچیس اضلاع میں سے ایک ضلع میں جاکر وہاں کالج کے پرنسپل کے ساتھ، وہاں Elected لوگوں کے ساتھ، وہاں پر لیکچررز کے ساتھ میں ملوں کہ آپ کے کالج کے مسائل کیا ہیں، آپ کو تکلیف کیا ہے؟ میں تو میاں نثار گل صاحب کا انتہائی مشکور ہوں کہ اس نے ان پہ تین چار مہینے محنت کرکے کم از کم کرک تک تو لے گئے، یہ بھی ہمارے لئے بہت اچھی بات ہے، ہم اس کو سراہتے ہیں، ہدایت اللہ خان کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں، بابک صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ وہ بھی ساتھ گئے تھے اور کالج کا افتتاح ہوا تھا۔ وہ مجھے معلوم نہیں کہ اس گورنمنٹ میں بنا تھا یا میری گورنمنٹ میں اس پر کام ہوا تھا لیکن بہر حال اس کا افتتاح ہوا۔ ابھی جی میں آپ کی بات کو سامنے رکھتے ہوئے اور ادھر سے میاں صاحب بھی اشارہ کررہے ہیں کہ پونے نو بج رہے ہیں ورنہ میرے پاس تو اتنی لمبی تقریر ہے کہ شاید میں اس پہ کل تک بھی بات کروں تو ختم نہیں ہو سکے گی لیکن میں ایک دو تجاویز دے رہا ہوں۔ ایک تو یہ ہے-----

جناب سپیکر: اگر یہ قاضی صاحب وعدہ کریں کہ سارے کالجوں کا وزٹ کرے گا تو پھر معاف ہو جائے گا؟

قائد حزب اختلاف: جی؟

جناب سپیکر: اگر قاضی صاحب وعدہ کریں کہ میں سب کالجوں کا وزٹ کروں گا تو-----

قائد حزب اختلاف: کالج کا وزٹ بھی کروں گا، وہاں پر میں معلوم کروں گا کہ کالج میں سٹاف کی کتنی کمی ہے؟-----

جناب سپیکر: نہ وہ تو ہو گا وہاں پر-----

قائد حزب اختلاف: پانی کی سہولت کالج میں ہے کہ نہیں ہے، وہاں پر لوڈ شیڈنگ سے طلباء عذاب میں ہیں، یونیورسٹی میں بھی اور کالج میں بھی وہاں پر ان کیلئے کوئی جنریٹر کا انتظام ہے کہ نہیں ہے؟ اگر وہاں پر Exams ہو رہے ہیں اور اس جولائی کے مہینے میں ہوں، جو کہ پشاور یونیورسٹی میں 4 جولائی کو رکھے گئے ہیں اور وہاں پر بجلی بھی نہ ہو، وہاں پر پسینہ بھی آ رہا ہو تو میرے خیال میں وہ پیپر تو طالبعلم نہیں کر سکتا۔ اگر ہم توجہ نہیں دیں گے، وہاں پر اس بجلی کی لوڈ شیڈنگ پہ، اس کے جنریٹر پہ، اس کیلئے تیل پہ اور وہاں پر اگر کسی کالج میں پورے سیشن میں ایک سبجیکٹ کا لیکچرر بھی نہ ہو تو اس میں وہ سٹوڈنٹ Exam کس طرح دے گا؟ باقی اگر غیر حاضری آپ دیکھیں، جب کوئی منسٹر کسی ضلع کو نہیں جائے گا تو آپ کو کس طرح معلوم ہو گا کہ وہاں پر میرے لیکچررز روزانہ کالج کو آ رہے ہیں یا وہاں پر وہ غیر حاضر ہیں؟ تو ان چیزوں کو دیکھتے ہوئے میری گزارش یہ ہو گی کہ ابھی اس پہ اور بھی بوجھ بڑھ گیا ہے جو کہ یونیورسٹیوں کا بھی ہے اور ابھی چونکہ ہم تو صوبائی خود مختاری اور پورے اس حق میں ہیں کہ اختیارات صوبے تک ہوں لیکن اگر اس میں صرف بات یہ ہو کہ یہاں پر تقریباً بارہ، تیرہ، پندرہ یا بیس یونیورسٹیاں ہوں اور ان میں سے ریلیز صرف ایک یونیورسٹی کیلئے یا دو یونیورسٹیز کیلئے ہو اور باقی آپ قوم کے سامنے نہیں بتا سکیں گے کہ کسی یونیورسٹی کو کوئی ریلیز بھی ہے تو یہ تعلیم کا معیار نہیں ہے۔ تو میری بڑے ادب سے گزارش ہے کہ ایک تو وہاں پر جو کالج میں کمی ہے، اے ڈی پی میں تو ہم اس کیلئے رکھتے ہیں کہ یہ اس کے پانی کیلئے ہے، ٹیوب ویل خراب ہے اس کی مرمت کیلئے ہے اور جب وہاں سے پی سی ون آتا ہے تو اس منسٹری کا کوئی آدمی اس کو آگے تک Pursue بھی نہیں کر سکتا کہ واقعی اس کو یقینی بنائے اور ممبروں کا تو اپنا حال ہے، میں نے کل بھی بتا دیا کہ وہ بیچارے تو اس کے پیچھے جاتے ہیں اور سٹاف کی عجیب سی بات ہے، یہ چار کالجز Complete ہیں جی، تین Complete ہیں، گورنمنٹ ڈگری کالج محمد خیل بنوں، گورنمنٹ ڈگری کالج لنڈی جلندر بنوں، گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج متھرا پشاور، گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج چغر مٹی پشاور، اب حیرانی کی بات جو میں کہہ رہا ہوں، وہ سپیکر صاحب! یہ ہے کہ آپ کا تو ہم احترام بھی کرتے ہیں اور آپ سے ڈرتے بھی ہیں کیونکہ آپ کی چیئر ہے، آپ کا کالج 2012ء میں Complete ہو گا اور اس کا پورا سٹاف مکمل کیا گیا ہے،

2012 میں مکمل ہو گا، میں خوش ہوں ، میں نے یہی بات کی تھی کہ 2012ء میں اگر بنا ہو، اس کو بھی سٹاف بھیجیں لیکن میرے جو ڈگری کالج محمد خیل اور لنڈی جلندر ہیں، ان کی سب چیزیں ہیں لیکن ان کو رکوایا گیا ہے کہ اس کو جولائی میں ہم کریں گے، جون تک اس کو ہم نہیں کر سکتے۔ یہ پیمانہ کیا ہے، یہ کونسا پیمانہ ہے ؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اس کا جواب میں دوں گا جی، مجھے پتہ چلا کہ پانچ کالجز اور ہیں جن کی بلڈنگز خراب ہو رہی ہیں اور دو کالجز جو آپ نے Mention کئے ہیں، میرے علاقے میں تو میرے خیال میں میں نے خصوصی ریکویسٹ کی تھی کہ یہ پانچ اور یہ دو، تو سات کا سٹاف فوراً کسی صورت یہ جلدی ہو جائے تو Next coming year میں۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: اس پہ میں آپ کا شکریہ ادا کرنے والا تھا، مجھے یہ معلوم تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سات کالجز کا۔

قائد حزب اختلاف: یہ آپ اس میں دلچسپی نہ رکھتے، آپ کی طرف سے کچھ ہدایات نہ ہوتیں تو غالباً میرے منسٹر صاحب کو یہ معلوم نہیں ہے کہ کہاں پر سٹاف کی کمی ہے، کہاں پر ضرورت ہے، تو اسی بنیاد پہ بہت سی باتیں ہیں انشاء اللہ، آپ نے آج کہا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ میرے خیال میں آج جس طرح ہم سب بیٹھے تھے نا، تو اس کا حل وہی ہے کہ ہم سب مل بیٹھ کے اور ان کو۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: بیٹھیں گے جی۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

قائد حزب اختلاف: لیکن بیٹھنے کیلئے کوئی آدمی تو ملے نا۔

جناب سپیکر: نہیں، قاضی صاحب بھی ہوں گے اور یہ۔۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: اسمبلی میں بھی کچھ لوگ بہت کم حاضری سیشن میں دیتے ہیں اور جب وہ سیشن میں بھی حاضری نہیں دیں گے تو پھر ہم کس کے پاس جائیں ؟ اس میں جی باقی میرے پاس کافی لسٹ ہے، ابھی آپ نے کہا کہ جب بجٹ ختم ہو گا تو میں اسمبلی کا اجلاس جاری رکھوں گا اور جس آدمی کے پاس کچھ ہے تو اس کیلئے میں موقع دوں گا تو باقی چیزیں، آپ کی جو ہدایات ہیں اور میاں صاحب کے جو اشارے ہیں، اس پہ میں ابھی انشاء اللہ اپنی بات ختم کرتا ہوں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you ji, thank you.

قائد حزب اختلاف: لیکن مجھے امید ہے کہ آپ اس کالج کو اور اس ادارے کو اہمیت دیں گے۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ، انشاء اللہ۔

قائد حزب اختلاف: اس ادارے کو اہمیت دیں گے، یونیورسٹیوں کو دیں گے، اس پہ آپ ذاتی طور پہ کچھ اقدامات کریں گے تو یہ مسئلہ ٹھیک ہوگا۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ۔ بشیر بلور صاحب بیٹھے ہیں، میاں صاحب بیٹھے ہیں، جس طرح ابھی ہم سب بھائیوں کی طرح بیٹھ گئے۔ اسی طرح میاں صاحب یاد دلائیں گے، میاں صاحب یقین دہانی کرا رہے ہیں اگر اس پہ آپ سارے کٹ موشنز واپس لیتے ہیں تو بڑی اچھی بات ہوگی۔

قائد حزب اختلاف: میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ سارے بھائی، سارے دوست۔

آوازیں: نہیں جی، نہیں۔

جناب سپیکر: آپ کے لیڈر کر رہے ہیں، آپ نہیں کر رہے۔ بسم اللہ پڑھیں، ان کی باتیں Repeat نہیں ہوں گی۔ ایک ایک منٹ، ایک ایک منٹ جی۔ پہلے قلندر لودھی صاحب۔ ون بائی ون۔ قلندر خان لودھی صاحب۔ ایک ایک منٹ سے زیادہ نہیں جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: اپوزیشن لیڈر صاحب نے بات کی، جتنا بڑا اتنی بڑی ذمہ داری اور اتنی زیادہ پریشانیاں بھی ہوتی ہیں۔ چونکہ انہوں نے اپنے دور میں ماشاء اللہ اپنے حلقے میں کالجز دیئے تھے، ان میں کافی سارے کام رہتے ہیں۔ چونکہ میری تو ایک معصوم سی Constituency تھی، اس میں صرف ایک کالج ہے، میں مشکور ہوں گورنمنٹ کا، وزیر اعلیٰ کا، وزیر کا، سیکرٹری کا اور سی پی او کا اور پھر اپنے ایم پی ایز ڈسٹرکٹ مانسہرہ اور ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کا کہ جنہوں نے Unanimously میری سپورٹ کی اور مجھے ایک کالج فیمیل کیلئے ملا سرکل قلندر آباد میں، جس سے میری بچیاں، Backward علاقے کی غریب بچیاں تعلیم کے زیور سے آراستہ ہوں گی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

حاجی قلندر خان لودھی: تو میں ان کا مشکور ہوں اور ساتھ ہی میں پھر ورکس اینڈ سروسز سیکرٹری کا انتہائی مشکور ہوں کہ انہوں نے اچھی فرمیں مجھے دیں۔ جن کے ساتھ ان کا جو ٹینڈر ہوا ہے تو اس میں اگرچہ اس کی Allocation بیس کروڑ تھی لیکن میرا کام Near to completion ہے اور ٹھیکیداروں نے

نہیں دیکھا ہے کہ مجھے Payment کب ہو گی؟ ابھی تک صرف آٹھ کروڑ روپے ریلیز ہوئے ہیں۔ میں ان سب سے یہی توقع کرتا ہوں کہ یہ چونکہ میرا کام تھا اور Complete ہو گیا ہے، تو یہ ابھی اسی سال میں انشاء اللہ مجھے پوری اس کی Allocation دیں گے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> انشاء اللہ۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> اور ساتھ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ میرا جو میل کالج ہے شیروان، اس میں تھوڑا سا میرا اسٹاف کم ہے، وہ مجھے یہ دیں گے اور میں اسی کے ساتھ، شکریے کے ساتھ اپنی کٹ موشن کو واپس لیتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you; withdrawn.

<u>جناب سپیکر:</u> اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب۔ کوشش کریں جی، بہت طویل لسٹ ہے کہ۔۔۔۔۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> سپیکر صاحب! سپیکر صاحب، آپ نے دو تین دفعہ میرے اس کالج کی بات کی لیکن قاضی صاحب نے ایک دفعہ بھی سر نہیں ہلایا۔ بہر حال میرا کام قاضی اسد صاحب کریں یا نہ کریں، آپ نے ہزارہ کی بات کی تو میں ہزارہ کی لاج رکھتے ہوئے اپنی کٹ موشن واپس کرتا ہوں۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> بہت بہت شکریہ۔ سردار شمعون مہتاب صاحب، سردار شمعون۔۔۔۔۔

<u>سردار شمعون یار خان:</u> شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> تقلید کریں اپنے نلوٹھا صاحب کی۔

<u>سردار شمعون یار خان:</u> جی بالکل۔ یہ بالکل صحیح بات کی ہے نلوٹھا صاحب نے، ان کا خیال رکھتے رہیں منسٹر صاحب اور میں صرف یہ بات کرنا چاہوں گا جی کہ تمام ڈیپارٹمنٹس کی طرح ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں بہت ساری اصلاحات کی ضرورت ہے جو کہ میرا خیال ہے کہ یہاں پہ ان کے ڈیپارٹمنٹ کے اور لوگ بھی موجود ہیں اور باقی منسٹرز بھی موجود ہیں، یہ ضرور منسٹر صاحب کو گاہے بگاہے کہتے رہے ہوں گے کہ کن کن چیزوں پہ اور کس کس موقع پہ اس کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے اور یہ بالکل اس میں کوئی شک نہیں کہ قاضی صاحب بہت شریف آدمی ہیں پر انہوں نے میرا خیال ہے کہ کسی کی بات نہیں سنی اور آپ نے ایک مثال دی ہے کہ ہری پور ایک بہت ہی بڑا ڈسٹرکٹ ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے اور میرا خیال ہے کہ ان کے خیال میں صرف ہری پور کو ہی ضرورت تھی کہ وہاں کے باسیوں کو ہی اعلیٰ تعلیم دی جائے سر، تو باقی ڈسٹرکٹس جن کو نظر انداز کیا گیا ہے، ان کا کوئی حق نہیں بنتا ہے اس میں کہ ان کو بھی اس کا برابر

حصہ دیا جائے؟ ٹھیک ہے اگر وہاں پر حکومت کے پاس اتنا سرمایہ موجود نہیں تھا کہ وہ نئے کالجز بنادے ہر ڈسٹرکٹ میں تو باقی جو پہلے سے موجودہ تمام کالجز ہیں، ان کو بہتر کیا جائے، ان کی Extension کی جائے۔ اسی طرح سے اس چیز کو آگے بڑھانا ہے نہ کہ ہم ایک چیز کو محدود جگہ پر لیجا کر ختم کردیں، تو میری یہ ان سے گزارش ہے کہ شہری علاقوں کے علاوہ جو دیہی علاقے ہیں، ان کے اوپر بھی توجہ دی جائے۔ یہاں پہ تمام ممبرز جو بیٹھے ہیں، یہ سب شہری علاقوں سے منتخب ہوکر نہیں آئے ہیں، یہاں پر دور دراز علاقوں سے ممبرز منتخب ہوکر آئے ہیں، ان تمام کا حق بنتا ہے کہ اس میں ان کو حصہ دیا جائے اور میری ریکویسٹ ہے، یہ ان سے میں کہوں گا کہ اس چیز کو آپ اصولی طور پر توجہ دیں اور ایک اور چیز آخر میں، مجھے پتہ چل گیا ہے کہ فرسٹ ایئر کے جو داخلے ہوتے ہیں، اس کیلئے Affidavits کی شرط رکھی گئی ہے تو اگر کوئی فرسٹ ایئر کے چار کالجز میں کسی میں داخلہ لینا چاہے تو اس کو چاروں یا پانچوں میں داخلہ لینے کیلئے Affidavit جمع کرانا پڑے گا تو اس شرط کو اس بنیاد پر چھوڑ دیا جائے کہ جہاں پر اس کو داخلہ ملے، وہاں پہ وہ اس Affidavit کو جمع کرائے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر قاضی صاحب میری گزارشات پہ تھوڑی توجہ دیں تو مجھے یقین ہے کہ اس دفعہ ـــــ

Mr. Speaker: Thank you.

سردار شمعون یار خان: تو میں اپنی کٹ موشن۔

Mr. Speaker: Thank you, thank you ji. Shah Hussain Sahib.

جناب شاہ حسین خان: امجدافریدی صاحب سفارش کړے وو جی، واپس اخلم۔

جناب سپیکر: شاہ حسین، (قہقہہ) د امجدافریدی صاحب په سفارش، شکریه، تهینک یو۔ مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: میں جی ایک مختصر سی بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں ضلع مانسہرہ کے ایم پی ایز موجود ہیں، وہ اتفاق کریں گے۔ سپیکر صاحب! جس حلقے سے میں منتخب ہوا ہوں، وہ مانسہرہ میں Well educated area ہے اور میں تین سالوں سے یہ درخواست کرتا رہا ہوں کہ خدا کیلئے میرے لوگوں کے ساتھ ناانصافی نہ کی جائے اور مجھے کالج دیا جائے۔ سپیکر صاحب، آپ میری پوزیشن دیکھتے ہیں، میں مستند عالم دین ہوں اور میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ مجھے بوائز کالج نہیں چاہیئے، مجھے گرلز کالج چاہیئے ـــــ

(تالیاں)

جناب سپیکر: اچھی بات ہے، بڑی بات ہے، Encouraging بات ہے۔

مفتی کفایت اللہ: اور جناب سپیکر، میں اس لئے یہ فریاد آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ فزیبلٹی رپورٹ کے مطابق کالج بننا چاہیئے شکنیاری میں، جو تحصیل لیول کا مقام ہے اور بفہ میں جو تحصیل لیول کا مقام ہے اور بیر گونڈ میں، وہاں میری وہ بچیاں جوانٹر، بارہویں پڑھ گئیں، آگے جانے کیلئے وہاں کا ماحول نہیں ہوتا تو وہ بچیاں تھالو چلی جاتی ہیں۔ جناب سپیکر، ہمارا معاشرہ تو ایک جیسا ہے، ہمارا والد اپنی بیٹی کو بغیر کسی محرم کے بھیجنا پسند نہیں کرتا۔ اگر راستے میں کوئی آدمی جاتا ہے اور وہ 'اووئے' کر لیتا ہے تو اس سے لڑائی شروع ہو جاتی ہے اور یہ میں لڑکوں کیلئے اس لئے نہیں کہہ رہا کہ لڑکا ایبٹ آباد تک سفر کر سکتا ہے اور میری بچی تو ایبٹ آباد تک سفر نہیں کر سکتی اور میں نے قاضی صاحب کی کونسی منتیں نہیں کیں؟ ان کو اچھی طرح اندازہ ہے لیکن میری یہ بات نہیں سنی گئی۔ آج اگر ایوان میری اس فریاد کو سامنے رکھے اور قاضی صاحب یہ کہہ دیں کہ میں انشاء اللہ عوام کی بچیوں کیلئے کالج کا انتظام کروں گا تو میں پھر اپنی کٹ موشن کو Withdraw کروں گا اور جناب سپیکر صاحب، اگر قاضی صاحب یقین دہانی نہیں کریں گے تو میں ناراض ہوں گا، میں شور کروں گا، میں واک آؤٹ کروں گا، میں وہاں بیٹھوں گا اس لئے کہ میری بچیوں کی تعلیم پر پابندی لگ گئی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جناب قاسم۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریه جناب سپیکر۔ لکه څه رنګ چه مفتی کفایت الله صاحب اووئیل-----

جناب سپیکر: وایه وایه، جی بسم الله۔

ملک قاسم خان خٹک: د هائر ایجوکیشن نه زمونږ دغه ګیله ده چه اوسه پورے چه څومره پورے دا ګورنمنټ راغلے دے، د دوئ د کالجونو تقسیم معیار څه دے، چه چرته ضرورت دے هلته ئے نه ورکوی۔ زمونږ په خپله حلقه کښے لتمبر جی دومره Educated علاقه ده چه هغه د BBC questioner ده او هغلته څلورم کال دے، زمونږ بار بار په فزیبلټی لحاظ سره په ټوله صوبه کښے چه کوم دے لتمبر فرسټ راځی، هلته سخت د ګرلز کالج ضرورت دے، که چرے قاضی صاحب راته دا یقین دهانی اوکړی، بار بار د دے خلقو سره ناانصافی کیږی جناب والا، چه هغه کم ازکم د جینکو د پاره هلته کښے د کالج انتظام اوشی۔ بله خبره جی دا ده د کرک ضلع د ایجوکیشن نه پته اوکړه چه دے باندے مے ګورے کوئسچن

دے ، مونږ بار بار لگیا یو چه کرک ته یونیورسټی او دے معزز ایوان باقاعده متفقه قرارداد پاس کړے دے چه دے کرک کښے دا یونیورسټی جوړه شی او فی الحال د کیمپس نه ابتداء اوشی خو چونکه قاضی صاحب سره هیڅ غم نشته، مونږ بار بار ریکویسټونه کوؤ او بار بار اعلانونه کیږی نو زه قاضی صاحب ته دا درخواست کوم چه په دے فلور باندے دا اووئی، زما خپلے حلقے نه Thousand graduates yearly فارغیږی خو هغلته یونیورسټی نشته او چترال چه چرته تعلیم نشته، هغه څه شوی دی چه کرک ته نه ورکوی او چترال ته ئے یونیورسټی ورکړله؟ نو زه د قاضی صاحب نه دا امید لرم چه په دے اسمبلی فلور باندے به دغه نمونه اعلان کوی گنی ما خو دغه لوبه ده چه دا کوم مفتی صاحب وائی خو دا وعده ورسره کوؤ او دلته کښے به شور کوؤ او مونږ به خپلے حلقے ته خپل حق گټو۔ مهربانی جی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جاوید عباسی صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: واپس ئے مه اخلئ هومره چه قاضی صاحب وئیلی نه دی۔

جناب محمد جاوید عباسی: Thank you very much۔ جناب سپیکر، میں بہت ہی مختصر بات کروں گا، میں شور بھی نہیں کرنا چاہتا اور آج ایسی بات بھی میں نہیں چاہتا کہ وہ ہونی چاہیئے، میں سمجھتا ہوں کہ قاضی صاحب اپنی بساط سے بڑھ کر اس معاملے پر لگے ہوئے ہیں، کوشش کر رہے ہیں۔ اب چونکہ میری ایک تجویز ہے سر، میری ایک ریکویسٹ ہے کہ یہاں شاید عبدالاکبر خان نے ایک ریزولیوشن لائی تھی اور ہم سب نے اس کو سپورٹ کیا تھا کہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ Devolve ہوگیا، چونکہ اس سے ہمارے پاس یونیورسٹیز کا بہت بڑا معاملہ بھی آئے گا اور ہمیں زیادہ ضرورت ہوگی تو یہ پتہ چل جائے کہ اس معاملے کا ہوگیا ہے؟ کیا فیڈرل گورنمنٹ نے اب یہ مسئلہ اپنے پاس رکھ دیا ہے، یہ جو دو ڈیپارٹمنٹس، ایک ایجوکیشن اور ایک شاید ٹورازم کی کچھ چیزیں تھیں جو انہوں نے Devolve کر کے ہمارے صوبے کو دینا تھیں تو اس کا ہمیں پتہ نہیں چلا، ہماری اسمبلی نے اس کے بارے میں ریزولوشن کی تھی۔ دوسری جناب، چونکہ ہائر ایجوکیشن کا جو منسٹر ہے، اس کی پوزیشن ایسی ہے کہ اس نے گورنر کے ساتھ بھی اور چیف منسٹر کے ساتھ بھی، دونوں کے ساتھ ہمہ وقت رابطہ رکھنا ہوتا ہے اور اس پوزیشن میں ان کا زیادہ تر وقت ہوتا ہے، میری ذاتی ایک تجویز ہے، پتہ نہیں ہاؤس اس کو کس طرح دیکھے گا لیکن جس طرح پہلے کسی زمانے میں

بورڈز گورنر کے پاس تھے اور اب چیف منسٹر کے نیچے آ گئے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ اچھی بات ہے کہ اگر یونیورسٹی کا بھی زیادہ کنٹرول چیف ایگزیکٹیو آف دی پراونس کے پاس ہو تو پھر کیبنٹ میں بیٹھ کر یہ معاملات ڈسکس ہو سکتے ہیں اور قاضی صاحب چونکہ کیبنٹ کا ممبر ہونے کے ناطے پھر وہاں جواب بہتر دے سکتے ہیں اور بتا سکتے ہیں، دوست ان کے ساتھ ڈسکس کر سکتے ہیں جو یونیورسٹی کا بھی معاملہ ہے کہ یہ کیا تجاویز رکھتے ہیں اور میں ان کا اس پر بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے گلیات کیلئے خود کہا ہے کہ وہاں کالج کی ضرورت ہے تو مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ یہ ہمارے ساتھ مہربانی کریں گے۔ اسی کے ساتھ میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Munawar Khan, please.

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> تھینک یو، سر۔ سر، قاضی صاحب کی شرافت میں تو کوئی ایسی بات ہے نہیں لیکن اس کی شرافت سے یہاں ہم مارے جا رہے ہیں سر، اتنا شریف بھی نہ بنیں۔ سر، لکی میں پبلک لائبریری کی سائٹ کیلئے لوگ آئے تھے، سٹاف آیا تھا تو قاضی صاحب ذرا یہ اگر مجھے بتا دیں کہ کیا وہاں حلقہ کے ایم پی اے کو اس سائٹ میں کبھی موقع دیا ہے کہ آپ بھی آ جائیں کہ پبلک لائبریری کیلئے سائٹ ہم دے رہے ہیں؟ تو قاضی صاحب! یہ شرافت کم از کم تھوڑا کم کریں اور آپ کے لوگ ہیں ان سے کم از کم یہ پوچھیں، جہاں حلقے میں جائیں تو اپنے ایم پی اے سے کم از کم Consult کریں اور میں ان کی شرافت کی وجہ سے یہ کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ نرگس ثمین بی بی، ایک منٹ میں۔

<u>محترمہ نرگس ثمین:</u> جناب سپیکر صاحب! پہ یو منٹ کښے بہ زہ څہ خبرے کومہ خو یو لائن بہ درتہ اوو ایمہ۔ د کالجونو او د سکولونو رزلٹ تاسو تہ مخامخ دے، نن چہ یو څو ورځے مخکښے د میټرک رزلٹ آؤٹ شوے دے، کوم کښے چہ ټاپ ټونټی کښے اتھارہ جینکئ دی او دوہ پکښے هلکان دی، نو دے رزلٹ تہ چہ تاسو اوګورئ کنہ نو دیکښے زیات یعنی د پرائیویټ سکولونو جینکئ دی، نو تاسو لږ سوچ اوکړئ، زمونږ راتلو والا، د مستقبل، فیوچر معمار، دے د پارہ بہ مونږ څہ سوچ کوؤ، تعلیم نشتہ، معیار ئے دومرہ غورزیدلے دے چہ انسان سوچ کوی چہ دا زمونږ ملک بہ مخکښے څوک چلوی؟ زہ نور څہ نہ وایم، دا خپلہ خبرہ مختصر کومہ څکہ اسد صاحب دوئ تہ ستاسو پہ وساطت سرہ دا ریکویسټ کوم چہ جناح کالج تہ د لږ فنډ ورکړے شی او زمونږہ دا ممبران چہ

دی، لیډیز ممبران، دوئ ته هم ریکویسټ کوم چه ډیر نه وی یو پانچ پانچ لاکھ ټول د د خپل فنډ نه جناح کالج له ورکړی چه هغے کښے کمرے Extend کړے شی او زمونږ د صوبے ډیر ښه کالج دے، جینکئ ترینه ایډمشن کښے محرومیږی۔ زه خپل کټ موشن واپس اخلمه۔

Mr. Speaker: Than you Bibi, withdrawn. Qazi Sahib, Qazi Asad Sahib, honourable Minister for Higher Education.

<u>قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: تھینک یو، سپیکر سر۔ سر، میں سوچ رہا تھا کہ شاید کٹ موشن پہ Specific بات کریں گے لیکن میرے تمام آنریبل ممبرز نے جنہوں نے آج یہاں بات کی، وہ جنرل ایشوز پہ انہوں نے بات کی ہے، Specifically بجٹ کے اوپر بات نہیں کی اور میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ میرے لئے یہ تمام ممبرز نہایت قابل احترام ہیں اور درانی صاحب کو کوئی غلط فہمی ہے کیونکہ ان کے Tone سے مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ مجھ سے ناراض ہیں اور میں ان کو واضح کردوں سر، کہ انشاء اللہ تعالیٰ جتنے بھی ان کے مسائل ہیں، یہ مجھے کبھی تو پوائنٹ آؤٹ کریں، جس ایشو کو وہ پوائنٹ آؤٹ کرتے ہیں میں اس پر پوری کوشش کرتا ہوں۔ میں درانی صاحب سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ماماش خیل اور لنڈی جالندھر کے ایس ایم ایز ہم نے فنانس کو بھیج دیئے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد از جلد آپ کیلئے ہم ان کو Sanction کروادیں گے اور سر، میں صاف نیت سے کہتا ہوں کہ نہ میں نے کبھی اس میں رکاوٹ ڈالی ہے، نہ کبھی ڈالنے کا سوچ سکتا ہوں۔ (تالیاں) اس کے علاوہ سر جو آپ نے کہا کہ آپ نے دورے نہیں کئے یا ہم گئے نہیں ہیں تو سر، میرے خیال میں میں کرک کا خود لگا چکا ہوں، ڈی آئی خان میں گیا ہوں سر، اپنے ہزارہ میں سر، ایک کوہستان نہیں گیا ہوں لیکن بٹگرام تک گیا ہوں اور باقی سر ہمارے جتنے بھی ڈویژنل ہیڈکوارٹر کے Main colleges ہیں، ان کے جو پرنسپلز ہیں، وہ ان کی مانیٹرنگ کرتے ہیں اپنے ڈویژن میں ان کی جو Attendences ہیں، وہ بھی کرتے ہیں، ان کی باقی Requirements بھی اور مجھے فخر ہے سر کہ میرے جو چیف پلاننگ آفیسر ہیں، ہمارا جو پلاننگ سیل ہے وہ Regularly پورے صوبے میں جاتا ہے اور جتنے بھی ان کے مسائل ہوتے ہیں کالجز کے، وہ لاتے ہیں، پھر اپنی بساط کے مطابق ہم ان کو پورا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ باقی جوان کا مسئلہ ہوگا، یہ مجھے اپنے پاس بھی بلا سکتے ہیں یا لکھ کر بھیج دیں، انشاء اللہ تعالیٰ میں اس کو حل کرنے کی کوشش کروں گا اور اس کے ساتھ میں اس سے گزارش بھی کروں گا سر کہ یہ جو آپ نے کٹ موشن دی ہے اس کو واپس لے لیں۔

نلوٹھا صاحب نے سر یونیورسٹی کا کہا ہے، وہ جو زمین حویلیاں کالج کیلئے رکھی تھی ہزارہ یونیورسٹی میں سر، وہ ہمارے نالج کے مطابق ایکسپریس وے کی Radius میں آرہی ہے۔ ان کا اب جو موجودہ کالج ہے، وہ ہارٹ آف حویلیاں میں ہے، ہم اسی کو انشاء اللہ تعالیٰ Improve کررہے ہیں اور Vertical building اس کیلئے بنائیں گے اور ان کا جو مسئلہ ہے، وہ انشاء اللہ تعالیٰ ختم ہو جائے گا، Basement سے اس پر کام شروع کیا ہے سر۔ (تالیاں) سر، زمین خان کے ساتھ میں نے تیاری کی تھی، انہوں نے واپس لے لی، میں ان کا مشکور ہوں اور میں صرف اتناز مین خان کیلئے بتادوں کہ ان کا جو میدان لال قلعہ کا کالج ہے، اس کیلئے Coming Monday کو ٹیم دوبارہ جارہی ہے تیسری جگہ زمین دیکھنے کیلئے، کیونکہ پہلے ہائیڈرالوجی والوں نے اور سی اینڈ ڈبلیو والوں نے کہا کہ وہ جو دو سائیٹس تھیں، ان کو انہوں نے Reject کیا تھا، انشاء اللہ اس پر کام ہوگا۔ سر، لودھی صاحب نے فنڈریلیز کیلئے کہا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ میں اس پہ کوشش کروں گا کہ ان کے فنڈز، ان کی کنسٹرکشن چونکہ تیزی سے جارہی ہے تاکہ وہاں فنڈز کی کمی آڑے نہ آئے۔ شمعون یار خان نے سر بتایا ہے کہ ایبٹ آباد میں کالجز، تو ایبٹ آباد بھی میرا گھر ہے بلکہ یہ پورا صوبہ میرا گھر ہے، Priority ہوتی ہے سر، ابھی تک آپ کو پتہ ہے کہ بیس کالجز دیئے ہیں، پندرہ دوسری دفعہ دیئے ہیں، ابھی ہم Consolidation پر فوکس کررہے ہیں جو موجودہ انفراسٹرکچر ہمارے پاس ہے یا موجودہ جو سسٹم ہمارے پاس ہے، اس کو Consolidate کریں گے، نئی طرف نہیں جارہے لیکن میں بتادوں، انہوں نے جو اشارہ کیا کہ ہری پور کے کالجز کو سر، ہری پور میں درانی صاحب کے دور میں اختر نواز خان مرحوم کے حلقے میں دو کالجز بنے تھے جی، اس سے پہلے کوئی 1950 میں کالج بنا تھا اور اب آکر میں نے 1950 کے بعد درانی صاحب کے دور میں ایک حلقے کو یہ کالجز میں نے ابھی بنائے ہیں اور ایک میں سر، سینتیس سو کی Enrollment ہے۔ دوسرے میں ساڑھے تین ہزار اور جو سرائے صالح والا ہے سر، ابھی چل رہا ہے کرایہ کی بلڈنگ میں، اس میں ایک ہزار Enrolment ہے تو یہ ہماری Basically requirements ہوتی ہیں۔ Affidavit کے حوالے سے شمعون یار خان نے فرمایا، تو میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ صرف ان بچوں سے یا بچیوں سے Affidavit لیا جائے گا جن کو ایڈمشن مل جائے گا۔ سر، مفتی کفایت اللہ صاحب نے کہا ہے کہ میرے Constituency میں سر، ابھی ہر Constituency کے حوالے سے تو میں نہیں کہہ سکتا، یہ آپ خود بھی سمجھتے ہیں کہ کالج ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں ہر حلقے کے حوالے سے کردوں لیکن جہاں تک مجھے پتہ ہے سر، کہ ایک کالج ہم بنا رہے

ہیں، میں اس کی ڈیٹیل، مفتی صاحب نے چونکہ بڑے دکھ سے کہا ہے کہ یہ مجھے بنا کر نہیں دے رہے ہیں تو ان کے حلقے کے ساتھ Adjacent حلقے ہیں، مانسہرہ میں سر، وہاں پر کالجز ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کی بچیوں کو تکلیف نہیں ہو گی اور جو Consolidation میں اس دفعہ کر رہا ہوں، اس سے مقصد یہ ہے اس حکومت کا کہ اگر کالج دور ہے تو بچی کیلئے ہاسٹل کی Facility بنا دیں، اگر کالج دور ہے تو ایک بچی کو ہم بس کی Facility دیدیں تاکہ وہ باعزت طور پر وقت پر آئے اور Protected ماحول میں وہ کالج اور پھر کالج سے واپس چلی جائے۔ لہذا سر، چونکہ یہ Natural resources ہیں، Competing demands ہوتی ہیں ہر مہربان کو، ہر ایم پی اے کو میں Oblige نہیں کر سکا لیکن آئندہ جب کالجز رکھیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ مفتی کفایت اللہ صاحب میری Priority میں ہوں گے۔ ملک قاسم صاحب نے سر، کہا ہے کہ آپ ہمیں یونیورسٹی کیلئے جگہ، تو سر دو دفعہ ہماری ٹیم گئی ہے، جگہ وہاں پر Available نہیں ہے۔ میں نے ملک قاسم صاحب کو پہلے بھی عرض کی تھی، ابھی بھی یہ جگہ بتائیں کیمپس کیلئے، یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ بہت بڑی مشکل بات ہوتی ہے، آج کل کیمپس جو ہے، وہ یونیورسٹی کیلئے بھی یا اپنے آپ کو Sustain کا ذریعہ ہے، لہذا آپ جگہ دیں کیمپس لانا میرا کام ہے، انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو کیمپس ملے گا اور جاوید سر، وہ انشاء اللہ میں نے کہا کہ جو آپ کی Requirements ہیں، جتنے آپ کے مسائل ہیں، میں آپ کے ساتھ بیٹھ کر ان کو حل کروں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ جب Priority لکھ رہا ہوں، کہہ رہا ہوں کہ ابھی ہم Consolidation میں جا رہے ہیں، نئی طرف نہیں جا رہے ہیں تو پھر آپ اتنا موقع ہمیں دیدیں کہ ان Facilities کو ہم آپ کے کالجز تک پہنچا دیں۔ سر یہ جاوید عباسی صاحب نے ایک Important issue کی طرف اشارہ کیا ہے کہ آپ کی وہ Devolution ہو رہی تھی اور پھر درمیان میں ہائر ایجوکیشن کمیشن کے حوالے سے Devolution کا کیا بنا؟ تو سر، آپ کو پہلے بھی میں نے ہاؤس میں بتایا تھا کہ اپنے لئے ایک ہائر ایجوکیشن کونسل کے اوپر ہم کام کر رہے ہیں تاکہ جس وقت بھی ہمیں یہ بتایا جائے کہ اب اس کو آپ نے لینا ہے کیونکہ یہ چاروں صوبوں کا مل کے فیصلہ ہو گا، ہمارا صوبہ انشاء اللہ سب سے آگے ہے اور ہمارا کام اس پر جاری ہے، ہم نے اس کیلئے ایڈ بھی تیار کر لیا ہے جس وقت ہمیں ہمارے مشران کہیں گے، میں اس کو اسمبلی میں لے آؤں گا اور سر، یہ لائبریری کیلئے تو میں نے پتہ کیا تھا، میں اس کو fore see کر رہا تھا، شاید منور خان صاحب نے لائبریری کا پوچھا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو ڈیپارٹمنٹ اپنے، ان کا پلاننگ سیل ہوتا ہے، اب میں ان میں زیادہ Interferece نہیں کرتا لیکن اگر یہ محسوس کرتے ہیں کہ

ڈیپارٹمنٹ غلط جگہ پر کہیں ان کیلئے لائبریری بنارہاہے تو آج انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کر دیا ہے، میں ان کے ساتھ بیٹھ کر اور اپنے پلاننگ سیل کو بٹھادوں گا، غلط جگہ پر اس کو نہیں بنانے دیں گے، آنریبل ممبر جو اچھی جگہ بتائیں گے اور اگر وہ فزیبل ہوئی تو وہاں پر بنائیں گے۔ آخر میں سر، میں تمام آنریبل ممبرز کا، کچھ نے گلہ کیا اور کچھ نے واپس کر لیں لیکن میں سب کا مشکور ہوں کہ میرے ساتھ سب۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اپنی کٹ موشن برائے مہربانی، مفتی صاحب! آپ کے ساتھ میں نے Commitment کی ہے کہ جب بھی ہم رکھیں گے تو آپ کو میں Priority پہ Consider کروں گا۔ بہت شکریہ۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> ما خو جي يو ځل خبره کړے ده، دا زما خبره په دے وجه نه اوريدے کيږى، زما اپوزيشن سره تعلق دے نو که ديکښے دا حکومت په دے خوشحاليږى، زه به استعفیٰ ورکړمه، دوئ د خپل سرے منتخب کړى، بيا د ورله کالج ورکړى۔

<u>جناب سپیکر:</u> اوس د دے کټ موشن خبره ده او۔۔۔۔۔۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> زه خوئے نشم کولے جى، ما ته سردوئ دوه پيرے ،درے درے کاله ما د دوئ منت کړے دے ، ما د وزيراعلیٰ صاحب منت کړے دے ، اخر هغه خلقو دا ګناه کړے دے چه هغوى زه منتخب کړے يمه، ما ده ته شنکيارئ باره کښے تاسو ئے نوم اورئ جى، مابفه کښے زما خيال دا دے شيرپاؤ خان دور کښے بيا تحصيل آرډر کيدو والا وو جى او زما دے مانسهره کښے يو ګرلز کالج دے جى او بيا تر کوهستانه پورے نشته جى او ډير زيات ما باندے دباؤ دے ، سحر مانځه نه وروستو چه کله بچئ دا کتابونه واخلى په لارے ځى، زه هغه وخت کښے روډ باندے تلے نشم، شرميږم ډير زيات جى، چه څنګه په لاره به تيروځمه جى؟ او دوئ چه کومه خبره اوکړه نو تاسو پرے مطمئن شوئ جى، دوئ چه کومه خبره اوکړه؟

<u>جناب سپیکر:</u> نه اوس تاسو وايئ جى نو مياں صاحب او بشير خان! تاسو واوريدو د دوئ دا فرياد؟ ملک صاحب، تاسو څه وايئ؟

ملک قاسم خان خٹک: زمونږ جی دغه ریکویسټ دے چه لتمبر ډیر محروم دے ، د گرلز د کالج دومره ذلالت دے او قاضی صاحب اووئیل چه یونیورسټئ د پاره ځائے نشته، زه سبا له ځائے ورکوم، دوئ د ورځ مقرروی-----

جناب سپیکر: نو هغوی خو درته اووئیل چه ماسره کېښینه کنه جی۔

ملک قاسم خان خٹک: بس دوئ د ورځ مقررووری، مونږ یو دوئ ته Already ځائے ورکړے دے۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه، ټهیک شوه جی۔اوس Withdraw شو که نه؟

ملک قاسم خان خٹک: او زه د دوئ شکرگزار یم، قاضی صاحب چه دا کومے خبرے اوکړے خو هسے-----

جناب سپیکر: کټ موشن Withdraw شو؟

ملک قاسم خان خٹک: Withdraw شو جی، Withdraw شو۔

جناب سپیکر: او مفتی صاحب! ستاسو Withdraw؟

مفتی کفایت اللہ: زه د قاضی صاحب ډیر احترام کومه جی او دوئ دا وینا کړے ده په دے فلور باندے ، نو زه دے ټولو نورو مشرانو ته هم وایمه، میاں صاحب ته وایمه، دا هم سیاسی کارکنان دی، بشیر خان ته هم وایمه چه ماسره دا Commitment د پوره کړی او زه Withdraw کومه جی۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 12, therefore, the question before the House is that Demand No. 12 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Demand is granted. The honourable Minister for Health, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 13.

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): شکریہ، جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ سات ارب 83 کروڑ 72 لاکھ 51 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا

کرنے کیلئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is: "that a sum not exceeding rupees Seven billion, 83 crore, 72 lac and 51 thousand only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June 2012, in respect of Health. Cut Motions:

اکرم خان درانی صاحب! اووایہ کنہ خپل د-----

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب! چونکه هغه بله ورځ ما منسټر صاحب ته دلته څه تجاویز پیش کړی وو او ما ته لږ داسے د ده د خوئیدو اندازه لګیدلے ده چه لږ خوئیدلے دے او بیا مے ستاسو په چیمبر کښے هم لږ تجا ویز ورکړل نو زه خپل کټ موشن واپس اخلمه-----

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جی، آنریبل ہیلتھ منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: جیسا کہ جی درانی صاحب نے مہربانی کی ہے اور کٹ موشن واپس لی ہے تو میں اپنے دیگر ساتھیوں سے، ممبران اسمبلی سے درخواست کروں گا کہ وہ بھی اپنی کٹ موشنز واپس کریں اور باقی جو ان کے مسئلے مسائل ہوں گے، انشاء اللہ ان کے ساتھ بیٹھ کر طے کریں گے۔

جناب سپیکر: ون بائی ون ان سے پوچھتے ہیں۔ قلندر خان لودھی صاحب! کیا کرتے ہیں، واپس لیتے ہیں؟ منسٹر صاحب کیا کہتے ہیں؟

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! چیمبر میں میری بات ہو گئی ہے اس لئے میں واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn, withdrawn, Aurangzeb Khan Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! میری تو منسٹر صاحب سے چیمبر میں بات نہیں ہوئی ہے بہر حال اکرم درانی صاحب، قلندر لودھی صاحب نے اگر واپس کر دی ہیں اپنی تحریک تو میں بھی واپس کرتا ہوں اور ساتھ ہی منسٹر صاحب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ میرے حلقے میں ایک آر ایچ سی ہسپتال ڈی گریڈ میں اپ گریڈ ہوا اور پہلے----

Mr. Speaker: Thank you.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: پانچ سالوں سے اس کی اس وقت تک ایس این ای Approve نہیں ہوئی تو مہربانی کرکے فوری طور پر۔۔۔۔۔ (قہقہہ)

Mr. Speaker: (Laughter) Thank you, thank you ji. Sardar Shamoon Yar Khan, please.

سردار شمعون یار خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں ایک بات کرنا چاہوں گا کہ وہی جس طرح ہائر ایجوکیشن والا مسئلہ ہے یہاں پر بھی وہی بات ہے۔ تمام لوگ جو ہیں وہ شہروں کی طرف آنا چاہ رہے ہیں اور ان کو روکتا کوئی نہیں ہے، جس کی طرف سے بھی سفارش جاتی ہے محکمہ اس کو شہر میں بھیج دیتا ہے تو دیہی علاقوں میں بہت مسائل ہیں، لوگ بہت پریشان ہیں، ان کو سہولیات ہونے کے باوجود وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں ابھی موشن پہلے پڑھ لیں، اگر خواہ مخواہ۔۔۔۔۔

سردار شمعون یار خان: بالکل، یہ میں پوچھنا چاہوں گا کہ سات ارب 83 کروڑ 72 لاکھ 51 ہزار روپے کی جو رقم رکھی گئی ہے، اس سے کیا کیا چیز یہ بہتر کر سکیں گے؟ مجھے اس کا جواب دیدیں تو میں اپنی موشن واپس لے لیتا ہوں جی۔

Mr. Speaker: Mr. Shah Hussain Khan!

جناب شاہ حسین خان: واپس اخلمہ جی۔

Mr. Speaker: Shah Hussain, withdrawn.

(تالیاں)

جناب سپیکر: ستار خان صاحب۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! چونکہ بڑوں نے بھی بات کی، میں واپس لیتا لیکن مجھے ایک بات سے سخت دکھ ہوتا ہے، یقیناً میں بات دل سے کہتا ہوں، ہاؤس میں بات چل رہی ہے، ہائر ایجوکیشن کے حوالے سے، ہیلتھ کے حوالے سے، اس میں ہر حلقے کی بنیاد پہ ہمارے ساتھی مطالبات کرتے ہیں اور اس بات کی ہم قدر بھی کرتے ہیں اور ہر حلقے میں ہونے چاہئیں لیکن جو بہت تکلیف دہ بات ہے، وہ یہ ہے کہ اس چیز کو ہم معیار کیوں بناتے ہیں؟

جناب سپیکر: ابھی کیا کرتے ہیں Withdraw کرتے ہیں کہ کیا کرتے ہیں؟

جناب عبدالستار خان: میں Withdraw کرتا ہوں لیکن اس وقت میں ایک عرض بھی کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: تمہید تھوڑا سا۔

جناب عبدالستار خان: کہ ہیلتھ میں ہسپتال ایک ایسی چیز ہے جو ہر انسان کی ضرورت ہے۔ میرے کوہستان کی بھی ضرورت ہے، میرے عوام کی بھی ایک ضرورت ہے، انسانی ضرورت ہے۔ ایجوکیشن میرا حق ہے، میرے کوہستان کے لوگوں کا بھی حق ہے۔ جب آپ لوگ کالج بناتے ہیں تو مخصوص علاقے، حلقے ہیں، جب آپ ہیلتھ یونٹ بناتے ہیں تو آج پاکستان میں واحد جگہ جس کو میں مثال کے طور پر پیش کرتا ہوں، جہاں پر ڈی ایچ کیو ہسپتال کی بات نہیں، تحصیل ہسپتال بھی نہیں ہے، کیا ہمارا یہ Criteria ہے؟ ایک ڈسپنسری ملی تھی 2009-10 کے بجٹ میں، میرے خیال میں پانچ ساتھیوں کو ملی تھیں ہر حلقے میں، آج تک اس کی بات وہ ٹینڈر پراسس تک نہیں آئی ہے اور دوسری بات ہو گئی، وہ بھی انتہائی افسوس ہوا ہے جناب سپیکر، کل مجھے ایک Reliable sources سے یہ اطلاع ملی کہ ایک ہسپتال میں جو یہاں پر پشاور میں واقع ہے، سٹی ہسپتال ہے غالباً، اس میں کوئی سو بیڈز کے قریب ہیں، اس کا بجٹ ٹوٹل ہمارے ایوب میڈیکل کمپلیکس سے زیادہ وہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستار خان! اس سے بہتر تھا آپ موشن پڑھ لیتے، آپ موشن پڑھ لیں پھر تقریر کریں۔

جناب عبدالستار خان: اور ایک چیز ہے کہ اگر تحصیل کنگلا، تحصیل پالس، چار تحصیل ہیں، ہمارے تحصیل داسو، جب ہمارے پاس ایک ہسپتال نہیں ہے پورے کوہستان میں تو اس چیز کو اگر وہ دیکھیں، منصفانہ فیصلہ کر لیں تو کوئی ایسی بات نہیں ہے میں بھی مطلب ہے اس کو واپس کر لوں گا، سر کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جناب سپیکر، مجھے کافی تکلیف ہوتی ہے جب ایسی بات سنتا ہوں تو میں آپ سب سے کہوں گا کہ کوہستان کو نظر انداز نہ کریں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب عبدالستار خان: تعلیم کی بات آتی ہے، کبھی یہ کہتے ہیں کہ ہم کوہستان میں، کیا کوہستان کوئی انڈیا کے رہنے والے ہیں، کوہستان کے لوگ؟

جناب سپیکر: غلام محمد صاحب، غلام محمد صاحب۔

جناب غلام محمد: جناب سپیکر صاحب! میں نے کب سے مقابلے میں، ہر دفعہ میں واپس ہی کرتا ہوں، یہ آپ کو نہیں پتہ؟

(تالیاں)

جناب غلام محمد: اچھا ایک بات ہے سر۔ سر، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عاطف الرحمان خلیل صاحب، عاطف الرحمان خلیل۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب! زمونږ خو جی د محکمے په حوالے سره ډیر زیات Reservations دی او څنګه چه زمونږ د اپوزیشن نورو ممبرانو خپل کټ موشن تحریک واپس کړے دے نو زه هم Under protest خپل کټ موشن واپس اخلمه جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: میں جی، ظاہر شاہ صاحب جب بھی ملے بہت اخلاق سے ملے ہیں، میں ان اخلاق سے متاثر ہوکر اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: (Laughter) Thank you, withdrawn. Mufti Said Janan, it lapses. Malik Qasim Khan Khattak Sahib.

ملک قاسم خان خٹک: سر، آنریبل منسټر ډیر قابل احترام دے، زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

(تالیاں)

ملک قاسم خان خٹک: سره د دے ریکویسټ چه زمونږ سول هسپتال تخت نصرتی کښے، سول هسپتال لتمبر، شنوا ګوډی خیل کښے بالکل ډاکټران نشته او خلقو ته ډیر تکلیف دے، مهربانی اوکړه چه انتظام ئے اوکړئ۔ شکریه، ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ، Withdrawn۔ محمد جاوید عباسی۔

جناب محمد جاوید عباسی: میں سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by one hundred only. Muhammad Zamin Khan.

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر! زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

جناب سپیکر: Withdrawn۔ محمد رشاد خان۔ رشاد خان کا مائیک آن کریں۔۔۔۔۔

جناب محمد رشاد خان: جناب سپیکر! میں بیس ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں سر۔

جناب سپیکر: رشاد خان کا مائیک آن کریں۔

آوازیں: کہہ دیا ہے سر۔

جناب محمد رشاد خان: میں بیس ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں سر۔

جناب سپیکر: کتنا؟

جناب محمد رشاد خان: بیس ہزار کی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees twenty thousand only. Munawar Khan Sahib, please.

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، سر۔ میں تحریک تو واپس لیتا ہوں لیکن سر، یہاں پہ میں منسٹر صاحب سے ایک ریکویسٹ کروں گا کہ ذرا اپنے ساتھ اگر نوٹ کر لیں کہ لکی سٹی ہسپتال کو تحصیل ہیڈ کوارٹر کا درجہ دیا گیا تھا اور باقاعدہ طور پر سی ایم صاحب نے سمری بھی Approve کی ہے سر، لیکن اس کے باوجود ابھی میرے خیال میں اس میں کچھ وومن اینڈ چلڈرن کی بات ہو رہی ہے تو Kindly کم از کم وہ جو سمری Approve کی گئی ہے، محکمہ ہیلتھ کی فیزیبلٹی بھی گئی ہے اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے Propose کیا تھا سر تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ وہی سمری پہ اس کو As سٹی ہسپتال ہی رکھا جائے نہ کہ وومن اینڈ چلڈرن، تو میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں سر۔

جناب سپیکر: تھینک یو، جی۔ نصیر محمد خان صاحب۔

جناب محمد نصیر میداد خیل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اگر محترم وزیر صاحب لکی مروت آنے کا وعدہ کر لیں اور اپنی آنکھوں سے وہاں پہ نئے تعمیر شدہ ہسپتال کا مشاہدہ کر لیں جو کہ انتہائی ناقص بنایا گیا ہے اور صرف وہاں پر آ کر دیکھ لیں کہ ان ہسپتالوں کی حالت زار کیا ہے؟ ان کے وعدے پر ہم اپنی کٹ موشن واپس لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: Withdrawn، وعدے کے ساتھ Withdrawn۔ نرگس ثمین بی بی۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: سر، یہ آنے کیلئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں وزٹ کرے گا ادھر، نہیں نہیں ادھر وہ خاص ڈش بھی کھائے گا نا۔ جی۔

بیگم نرگس ثمین: جناب سپیکر صاحب! زه خپل کټ موشن واپس اخلم خو ستاسو نوټس کښے راوستل غواړم، د سیکرټری هیلتھ راتلو نه پس د ټولو هسپتالونو حالات ډیر ښه شوی دی (تالیاں) د خیبر ټیچنگ هسپتال، حیات آباد کمپلیکس او حیات آباد کډنی هسپتال، که تاسو لاړ شئ تاسو به حیران شئ چه

دومره لږ تائم کښے دے یو کال کښے دیکښے څومره Changes راغلی دی نو زه منسټر صاحب ته مبارکباد ورکومه۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکر دے۔

بیگم نرگس ثمین: چه دا سے زمونږ نور منسټران هم په دے خپل۔۔۔۔۔

(تالیاں، نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: دا واحده بی بی ده چه ستا تعریف ئے اوکړو منسټر صاحب!۔۔۔۔۔

(شور)

بیگم نرگس ثمین: نو زه نورو ورونړو ته هم وایمه او دا وینا کول غواړم چه څنگه ظاهر شاه صاحب کار کوی په دے خپلے منسټرئ کښے، داسے د دا نور هم کوی۔ شکریه۔

جناب سپیکر: شکریہ بی بی۔ نگہت یاسمین بی بی، چلی گئیں؟ Lapsed۔ دا به اوس خرابیږی۔ سردار شمعون یار خان! تاسو خو واپس۔

سردار شمعون یار خان: جی، میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: Withdrawn، سارے Withdraw ہیں یا کوئی ہے؟ جاوید عباسی۔

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): جناب سپیکر! اگر مجھے۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: بیٹھیں، بیٹھیں منسٹر صاحب! ایسی جلدی نہ کریں، مہربانی فرمائیں۔ میری سر ایک بڑی معصوم سی خواہش ہے، وہ صرف اتنی ہے، یہ بہت اچھے آدمی ہیں، بہت قابل آدمی ہیں، بس یہ ایشورنس کرادیں کہ جب بھی اس اسمبلی کا اجلاس ہوگا تو یہ اس میں آیا کریں گے، (قہقہے) یہ ہماری صرف اتنی خواہش ہے (تالیاں) تاکہ اسمبلی کا اجلاس ہوتا ہے تو ہم ان کا دیدار کر لیا کریں۔ بڑی خواہش ہوتی ہے ان کو دیکھنے کیلئے اور اس میں وہ تشریف نہیں لاتے۔ یہ ہماری معصوم خواہش ہے کہ یہ اسمبلی کے اجلاس میں تشریف لایا کریں۔

جناب سپیکر: دیکھیں جی، یہ کتنی پیار۔

جناب محمد جاوید عباسی: اور دوسری سر ہفتے میں ایک دفعہ یہ ہمیں کوئی دن بتادیں، کس دن یہ دفتر بیٹھا کریں تاکہ اس دن بھی ہم ان کو ملنے کا شرف حاصل کریں (قہقہے) کیونکہ ہمارا پھر ان سے ملنا رہتا ہے، میں ان دونوں ایشورنسز کے ساتھ ،اگر یہ مجھے Assure کرادیں تو میں واپس لوں گا۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر! یہ تو شریر سوال ہے، یہ تو ایک معصوم سا سوال نہیں، یہ تو شریر سا سوال تھا۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں جی، یہ بڑی معصومانہ خواہش ہے۔

جناب سپیکر: یار! زیادتی ہو گی، اگر اتنے پیار محبت سے آپ کو بلاتا ہے اور پھر بھی آپ نہیں آئیں گے۔ اس کی جگہ آپ کو معلوم نہیں ہے، یہ عبدالاکبر خان کے پاس چھپ کر بیٹھا ہوتا ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! جگہ کا تو ہمیں نہیں پتہ کہ یہ کہاں ہوتی ہے۔ ہم تو سادھے، پہاڑوں سے آنے اور رہنے والے لوگ ہیں، ہمیں دفتر کا صرف پتہ ہوتا ہے سر۔

Mr. Speaker: Reshad Khan, please. Withdrawn?

جناب رشاد خان: څه وئیل به غواړ وربانديے۔ شکریه جناب سپیکر، زما د پاره دا ډیره ګرانه خبره وه چه ظاهر علی شاه صاحب ریکویسټ کوی چه تاسو خپلے کټ موشنے واپس واخلئ او زه واپس نه اخلمه۔ هغه یو خبره خو دا ده چه زما د علاقے څه مسئله هم وه، دوئ نه ما ته د دے خبرے یره وه چه څنګه چه عبدالاکبر خان صاحب راپاڅیدو د ستار خان د خبرے په مینځ کښے نو ما ته د دے خبرے خدشه وه چه زه خبره لږ درنومه او مینځ کښے بیا هغوی راپاڅی نو دا به ښه نه وی نو د هغے Main وجه دا وه جی۔ دویمه خبره دا ده چه زمونږ د کټ موشن لګولو هرګز دا مقصد نه وی چه زمونږ په دے محکمے باندے یا په منسټر باندے یا سیکرټری باندے یا هغه سټاف باندے څه عدم اعتماد یا داسے څه خبره وی خو یو سړے که اوده وی، هغه به راویښ شی او که ډیر زیات اوده وی نو پکار ده چه لږ راویښولو کوشش اوشی۔ په شانګله کښے جی ډسټرکټ هیډ کوارټر هسپتال دے ما مخکښے د بجټ په بحث کښے هم د هغے ذکر کړے وو، ښه به دا وه چه فنانس منسټر په هغه ورخ باندے په دے څه نه څه خبره کړے وے نو د دے ضرورت به نه وو، نن به د دے ضرورت نه وو چه ما هغه خبره دلته بیا راوچتوله۔ هلته جی درے ډاکټران دی، پوره شانګلے د پاره په هیډکوارټر هسپتال کښے

صرف درے ډاکټران دی او دومره آبادئ د پاره یو سرجن هم نشته، ما د دے خبرے ذکر کړے وو، منسټر صاحب توجه لږ غواړمه جی، ما د دے خبرے مخکښے هم ریکویسټ کړے وو په بجټ بحث کښے چه یو سرجن هم نشته، زمونږ اپینډکس د پاره یو مریض، اپریشن د پاره هغه ځی بټګرام ته، ایبټ آباد ته، بل طرف ته سوات نه پیښور ته راځی نو دا جی ډیر زیات زیاتے دے، هلته د سټاف ډیره زیاته کمی ده، ډاکټرانو کمی ده۔ ما اوریدلی دی چه داسے څه پروګرام جاری دے په ایډهاک، نو که ایډهاک وی که کنټریکټ وی، که هر څه وی خو چه زر تر زره په هغے باندے څه دغه اوشی۔

جناب سپیکر: تهیک شوه جی۔آنریبل منسٹر صاحب! یہ جو جوان آپ کے۔۔۔۔۔

جناب رشاد خان: او دویمه خبره دا ده جی چه د دے دادرسی ضروری ده د منسټر صاحب کتو د پاره کله مونږ کور ته ځو، کله مونږ دفتر ته ځو نو زمونږ د پاره ډیره ګرانه وی، د اجلاس په انتظار کښے ناست یو چه هلته راشی ملاقات اوشی، ما ورته مخکښے په وړومبے ورځ دا شے په ګوته کړے وو۔

جناب سپیکر: اودریږه چه هغوی واورو کنه چه لږ خوئے واورو چه څه وائی، منسټر صاحب څه وائی جی؟ آنریبل منسټر صاحب فارهیلتھ۔

وزیر صحت: شکریہ جی۔جناب سپیکر! سردار نلوٹھا صاحب نے کوئی ایس این ای کی بات ہے کہ جو آر ایچ سی کی اپ گریڈیشن ہوئی ہے تو اگر وہ ابھی، اس ٹائم مجھے نہیں پتہ لیکن انشاء اللہ وہ اپ گریڈیشن کا جو پراسس ہوگا وہ ان کو میں بتادوں گا۔سردار شمعون یار صاحب نے جو بات کی اور جنرل جو بات ہوئی ہے، وہ ڈاکٹرز کی Non-availability کی بات ہوئی ہے۔آپ کو بھی یہ بات معلوم ہے اور تمام جو یہاں پر پارلیمانی لیڈرز بیٹھے ہیں، ان کو بھی معلوم ہے کہ ایک مسئلہ تھا جس کے حوالے سے اسی اسمبلی میں تمام ممبران نے بیٹھ کر لیجسلیشن کی ہے، ایک قانون بنایا ہے جس میں پوسٹنگز / ٹرانسفرز اور ڈیپوٹیشن پالیسی کے حوالے سے ایک نیا قانون بنا ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے میں ان سے Agree کرتا ہوں کہ جہاں پہ بیس ڈاکٹر ہونے چاہیئے تھے وہاں پہ چھ ہیں، جہاں پہ دس ہونے چاہئیں وہاں پر دو کام کر رہے ہیں تو یہ جو پچھلا اتوار گزرا ہے، ہم نے اسی کو جو اس اسمبلی نے بل پاس کیا ہے، اس کے حوالے سے ہم نے وہ ایڈوٹائزمنٹ دیا ہے، Districts specific post کے حوالے سے، وہ تقریباً کوئی پانچ سو پلس ڈاکٹرز

کی پوزیشنز خالی ہیں تو وہ پبلک سروس کمیشن کا جو لمبا Span تھا اس کو شارٹ کرتے ہوئے ہم نے کنٹریکٹ کے اوپر ڈاکٹرز لینے کیلئے اور وہ بھی Post specific، مثلاً ایک بی ایچ یو ہے یا آر ایچ سی ہے اور وہاں پہ چھ ڈاکٹرز کی ضرورت ہے تو جس ڈسٹرکٹ میں ہے جس بی ایچ یو میں ہے یا آر ایچ سی میں ہے یا کسی بھی کیٹیگری ہاسپٹل میں ہے، Post specific ہم ڈاکٹرز اب لے رہے ہیں لیکن وہ پراسس چونکہ اب شروع ہو چکا ہے Most probably, most probably یہ ایک مہینہ، ڈیڑھ مہینہ کا پراسس ہے، اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کم از کم 95% ,90 ڈاکٹروں کے مسائل حل ہو جائیں گے اور جب ڈاکٹر موجود ہو گا تو Naturally اس کے ساتھ جو Allied staff ہے، وہ بھی موجود ہو گا۔۔۔۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> یہ اچھی بات ہے، سارے معزز اراکین نے بھی بہت بڑا تعاون اور بہت بڑا اعتماد کا اظہار کیا، یہ سب سے بڑی عزت کی بات۔ سب نے Withdraw کی تو آپ بھی اور ڈیپارٹمنٹ بھی آپ کا بیٹھا ہو گا تو اسکا جواب کسی طرح Positive ان کو ملنا چاہیئے۔

<u>وزیر صحت:</u> انشاء اللہ۔ دوسرا استار خان نے بات کی وہاں پر ہاسپٹل کی Availability کے حوالے سے، تو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس گورنمنٹ کے آنے سے پہلے وہاں پر ڈی ایچ کیو لیول تک تو ایک چھوٹا ہسپتال تھا لیکن ابھی اس پچھلے سال سے وہاں پہ پورے ڈسٹرکٹ میں ڈی ایچ کیو ہاسپٹل نہیں تھا، اب وہاں پر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارڈر ہاسپٹل بن رہا ہے اور اس کا Specific time ہے جس کے اندر وہ پورا ہو گا تو وہ ہم انشاء اللہ Finalize کریں گے۔ عباسی صاحب نے کہا کہ اسمبلی کو میں Attend کروں تو ان کی یہ خواہش بھی میں پوری کرونگا، اگر ان کی خواہش ہے تو یہ تو ویسے بھی میری ڈیوٹی میں بھی آتا ہے لیکن چونکہ یہ معصوم سی خواہش ہے تو اس کو انشاء اللہ میں عملی جامہ ضرور پہناؤں گا اور جہاں تک میرے اپنے بیٹھنے کا تعلق ہے تو یہ مجھے بتا دیں، ایک دن میں اسمبلی میں آکر بیٹھ جایا کروں گا اور مجھے یہ بھائی صاحب دن بتا دیں اور تمام ممبران کو یہیں پر ڈیل کر لیا کروں گا۔ ایک جو منور خان صاحب نے بات کی تو وہ درانی صاحب یہاں پہ موجود ہیں کہ وہاں پہ اس وقت دو ہاسپٹلز ہیں، ایک سٹی کے اندر ہے اور ایک تقریباً کوئی 14 کلو میٹر شہر سے باہر ہے، اب وہ ان کا جو مسئلہ ہے۔ ان کا مسئلہ یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ دونوں ہاسپٹلز اسی طرح سے جو فنکشن کریں گے، وہاں پوری جو ہمیں پہلے سے موجود Specialties ہوں، وہ بھی رہیں اور وہ دوسری جگہ پہ تو اس میں ان سے ہماری ریکویسٹ ہے کہ ہم وہاں پر وومن اینڈ چلڈرن اور ایمرجنسی کا تو Base بنا

سکتے ہیں لیکن جب تک ہم ان لوگوں کو باہر شفٹ نہیں کریں گے کیونکہ وہ ہاسپٹل بڑا چھوٹا اور Congusted ہے اور اس سلسلے میں ان سے بیٹھ کر بات بھی کر لوں گا اور جو بہت Specialty یہ چاہیں گے، وہ ہم چھوڑ دیں گے لیکن زیادہ تر لوگوں کو باہر ہاسپٹل میں جانا پڑے گا۔ نصیر محمد خان صاحب نے بات کی، کنسٹرکشن کے حوالے سے تو میں نے تو In fact خود نہیں دیکھا لیکن یہ چونکہ ہماری جتنی بھی کنسٹرکشن ہے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی، سی اینڈ ڈبلیو کرتا ہے، ورکس اینڈ سروسز ڈیپارٹمنٹ تو میں اس کو بھی دیکھ لوں گا اور انشاء اللہ جو بھی بھائی، ہماری بہن جس مسئلے کی طرف بھی یہ مجھے بتائیں، انشاء اللہ اسکو ایڈریس کروں گا اور اس کے ساتھ ہی میں تمام اپنے معزز ممبران سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اپنی تحریک، یہ جو کٹ موشنز ہیں، یہ واپس لے لیں۔ تھینک یو، جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی رشاد خان۔

<u>جناب محمد رشاد خان:</u> وضاحت او نه شو جی، د هغے وضاحت او نه شو جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Javed Abbasi, withdrawn?

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> ہاں جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Withdrawn. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions-----

<u>جناب محمد رشاد خان:</u> جناب سپیکر! ما د شانگلے ذکر اوکړو چه هلته ډاکټران نشته، ما دا ریکویسټ کړے دے چه هلته څه په کنټریکټ باندے کیږی یا په دغه باندے کیږی، د هغے وضاحت د اوشی۔ د دے مطلب دا خو نه دے چه هغه به ځان ځان له راکړی، دا د روغو ضلعو د خلقو سات آٹھ لاکھ روپئ-----

<u>Mr. Speaker</u>: Ji, honourable Minister for Health

<u>وزیر صحت:</u> جناب سپیکر! میں نے تو یہ واضح کر دیا کہ ہم پانچ سو، ساڑھے پانچ سو ڈاکٹرز ابھی لے رہے ہیں اور Post specific لے رہے ہیں، اگر ان کے ہسپتالوں میں جہاں یہ کہہ رہے ہیں دس ڈاکٹر ہیں، دو ہیں اور آٹھ نہیں ہیں تو یہ ساری Exercise انہی جگھوں کیلئے ہو رہی ہے جہاں پہ ڈاکٹرز نہیں ہیں تو یہ جب ڈاکٹرز آ جائیں گے تو ان کی ساری پوسٹیں Fill up ہو جائیں گی۔ ہماری جو Vacancies ہیں، تمام کے تمام مہینے ڈیڑھ مہینے کے اندر Fill up ہو جائیں گی اور یہ ان کا مسئلہ نہیں ہے، یہ پورے صوبے میں مسئلہ ہے۔ یہاں پہ تمام معزز اراکین بیٹھے ہیں، اگر ان سب سے پوچھیں تو ان میں ہر ایک کا مسئلہ ضرور ہو گا کہ جی وہاں پہ ڈاکٹر نہیں ہے یا فلاں سپیشلسٹ نہیں ہے یا سرجن نہیں ہے تو یہ ساری جو Exercise ہم

کر رہے ہیں، جو قانون اس اسمبلی نے پاس کیا ہے، یہ اسی مقصد کیلئے تھا کہ ہم تمام جگہوں پہ ڈاکٹرز پہنچائیں اور یہ جو Lily system اور Health lily system اس میں بہتری آئے۔

جناب سپیکر: آنر یبل منسٹر ہیلتھ صاحب! یہ بہتر ہوگا کہ یہ مہینہ آپ اس پہ اپنی ورکنگ اور اپنا جو کچھ ہے، اس پہ کریں اور پھر ہفتہ دو ہفتہ بعد ایک دن ان کے ساتھ کانفرنس روم میں بیٹھا کریں تو میرے خیال میں ان سب کی ادھر بات کرنے کی گنجائش ہی ختم ہو جائے گی۔ ٹھیک ہے رشاد خان! اب تو تسلی ہو گئی ہے نا؟

جناب محمد رشاد خان: جی جی، بالکل۔

Mr. Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 13, therefore, the question before the House is that Demand No. 13 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; Demand is granted. Fourteen: The honourable Minister for Law on behalf of the honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No.14.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مہربانی جی۔ میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 37 کروڑ، 68 لاکھ، 71 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران مواصلات و تعمیرات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔ مہربانی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is: “that a sum not exceeding rupees 37 corer, 69 lac and 71 thousand only, be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2012, in respect of Communication and Works”. Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 14, therefore, the question before the House is that Demand No. 14 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; Demand is granted. The hon`able Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No.15.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب، 94 کروڑ، 59 لاکھ، 85 ہزار 160 روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں، پلوں اور عمارات کی مرمت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ مہربانی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! چونکہ آنریبل ممبرز نے اپنی کٹ موشنز Withdraw کی ہیں اور ابھی تو صرف آپ ووٹنگ کیلئے Put کر رہے ہیں ڈیمانڈ کو تو میرے خیال میں اب ڈیمانڈ کو Repeat کرنے کے بجائے، وہ تو ویسے بھی موشن موو کرتا ہے، اگر آپ موشن کو Repeat نہ کریں اور اسی موشن کو ووٹ کیلئے ڈال دیں تو میرے خیال میں آپ کو بھی آسانی ہوگی اور ہاؤس کا وقت بھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں آرہا ہوں اسی طرف، نہ موشنز بہ Repeat کوم نہ؟

جناب عبدالاکبر خان: جی۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: ‘that the sum demanded may be granted’? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; Demand is granted. The hon`able Minister for Law on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 16

وزیر قانون: مہربانی۔ میں ایک تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت ایک ایسی رقم جو مبلغ 13 کروڑ، 43 لاکھ، 78 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: ‘that the sum demanded may be granted’? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; Demand is granted. The hon`able Senior Minister for local Government, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 17.

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 6 کروڑ، 17 لاکھ، 49 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات

کے ادا کرنے کیلئے دی جائے جو 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بلدیات، انتخابات اور دیہی ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is:-----

Mr. Naseer Muhammad Maidadkhel: Sir, I want to move cut motion -----

Mr. Speaker: It has been decided by your all honourable party leaders-----

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ تو پہلے آپس میں بات ہو گئی تھی اور انہوں نے جن ڈیمانڈز پر کٹ موشن موو کرنا تھی، وہ کر چکے ہیں اور اب تو دس بجنے والے ہیں، اس وقت تو آپ کوئی بھی کٹ موشن نہیں لے سکتے۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: سر، میں اپنی کٹ موشن کے ذریعے اس محکمے کے حوالے سے ضروری بات کرنا چاہتا ہوں، مجھے اجازت دی جائے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں وہ تو ٹھیک ہے لیکن ایک Decision کیا پارٹی لیڈرز سب نے۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: لیکن سر، ابھی وقت رہتا ہے اور میں اپنی کٹ موشن پر بات کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں تو میرے پاس تو ایک پاور ہے Guillotine کی، اس پہ میں آ رہا ہوں ویسے بھی ٹائم ختم ہے، اس ٹائم کو بھی دیکھو، دس بج رہے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Demand is granted. The honourable Minister for Agriculture, Khyber Pakhtunkwa, to please move his Demand No. 18.

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): جناب سپیکر صاحب! میں تحریک۔۔۔۔۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ممبر صاحب دا بے وخته احتجاج کوی جی، هغه وخت وو۔۔۔۔

جناب نصیر محمد میداد خیل: ٹھیک ہے سر، جب مجھے کٹ موشن پیش کرنے نہیں دیا جا رہا تو میں احتجاجاً اس ایوان سے واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: بس ستا سو خوبنه د ه نو جی، تا سو مشرا نو۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن ایوان سے احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے)

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 96 کروڑ 58 لاکھ 42 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران زراعت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔ تھینک یو، سر۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Demand is granted. The hon`able Minister for Livestock, Dairy Development and Cooperation, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 19.

جناب ہدایت اللہ (وزیر تحفظ حیوانات): شکریہ، جناب صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 31 کروڑ، 69 لاکھ، 96 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تحفظ حیوانات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Demand is granted. The hon`able Minister for Livestock and Cooperation, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 20.

جناب ہدایت اللہ (وزیر تحفظ حیوانات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک کروڑ، 91 لاکھ، 78 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد باہمی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; Demand is granted. The hon`able Minister for Environment and Forest, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 21.

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات و جنگلات): محترم سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 91 کروڑ، 39 لاکھ، 79 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماحولیات اور جنگلات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. Hon` able Minister for Environment, Khyber Pakhtunkhawa, to please move his Demand No. 22

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات و جنگلات): محترم سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 21 کروڑ، 9 لاکھ، 42 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران جنگلی حیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. The honourable Minister for Environment, Khyber Pakhtunkhawa, to please move his Demand No. 23.

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات و جنگلات): محترم سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 5 کروڑ، 54 لاکھ، 60 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ماہی پروری کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; the Demand is granted. The honourable Minister for Irrigation Khyber Pakhtunkhawa, to please move his Demand No. 24.

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ دو ارب، 7 لاکھ، 93 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; the Demand is granted. The honourable Minister for Industries, Khyber Pakhtunkhawa, to please move his Demand No. 25.

سید احمد حسین شاہ (وزیر صنعت و حرفت): شکریہ، جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 6 کروڑ، 2 لاکھ، 99 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صنعت و حرفت و تجارت کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion is moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; Demand is granted. The honourable Minister for Mineral Development, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 26.

جناب محمود زیب (وزیر معدنی ترقی، فنی تعلیم): شکریہ، جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 29 کروڑ، 55 لاکھ، 52 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران معدنی ترقی و انسپکٹریٹ آف مائنز کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. The honourable Minister for Industries, Khyber Pakhtunkhawa, to please move his Demand No. 27.

سید احمد حسین شاہ (وزیر صنعت و حرفت): شکریہ، جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 6 کروڑ، 84 لاکھ، 63 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سرکاری چھاپہ خانے کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. The honourable Minister for Population Welfare, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 28.

جناب سلیم خان (وزیر بہبود آبادی): شکریہ، جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 17 کروڑ، 6 لاکھ، 88 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بہبود آبادی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. The honourable Minister for Technical Education, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 29.

جناب محمود زیب خان (. وزیر فنی تعلیم وافرادی قوت): شکریہ، جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب، 30 کروڑ، 53 لاکھ 54 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران فنی تعلیم وافرادی قوت کے تربیت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. The honourable Minister for Labour, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 30.

جناب نمروز خان (وزیر مذہبی امور): شکریہ، جناب سپیکر۔ میں On behalf of Labour Minister تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 8 کروڑ، 49 لاکھ، 58 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران لیبر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. The honourable Minister for Information, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No.31.

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک کروڑ 44 لاکھ 82 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کی ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اطلاعات و تعلقات عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. The honourable Minister for Social Welfare and Special Education, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No.32.

وزیر اطلاعات: دا ښه انتخاب دے۔

جناب سپیکر: ښکاری دا سے، پاپولر وزیر، پاپولر منسٹر صاحب دے۔

جناب امجد خان آفریدی (وزیر ہاؤسنگ): تھینک یو، سپیکر صاحب۔ میں سماجی بہبود خصوصی تعلیم کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 12 کروڑ 56 لاکھ 13 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سماجی بہبود و خصوصی تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? یہ سپیشل ایجوکیشن اور یہ چیزیں بھی آپ کے پاس آ گئیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، محترم وزیر صاحب نے ڈیمانڈ پیش کرتے ہوئے کہا کہ To move his demand، اگرچہ وہ Her ہے، آپ نے His demand کہا۔

جناب سپیکر: یہ وہ تیسری نسل۔۔۔۔۔ (قہقہے)

جناب عبدالاکبر خان: سر، سوشل۔۔۔۔۔ (قہقہے)

وزیر اطلاعات: یہ Her کے Behalf پر پیش کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: تو اس طرح پیش کرنا چاہیے تھا نا، اس کو دوبارہ پیش کریں جی۔ نہیں یہ ٹیکنکل غلطی آ گئی ہے، اس کو دوبارہ پیش کریں، آنریبل منسٹر صاحب!

(قہقہے)

Mr. Speaker: Honourable Minister on behalf of Social-----

جناب امجد خان آفریدی (وزیر برائے ہاؤسنگ): میں یہی کر رہا ہوں، سنیں تو سہی نا جی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister, on behalf of Social Welfare and Special Education Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move her Demand No. 32.

وزیر برائے ہاؤسنگ: سپیکر صاحب! میں نے اردو میں کہا، میرا خیال ہے آپ کو سمجھ نہیں آئی تھی۔ میں سماجی بہبود خصوصی تعلیم کی طرف سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 12 کروڑ 56 لاکھ 13 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سماجی بہبود و خصوصی تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ اب آپ لوگوں کو سمجھ نہیں آئی تو میں کیا کروں؟

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted.
دا پاپولر منسٹر دے څکه پرے خلق Enjoy کوی کنه۔

The hon`able Minister for Zakat and Ushr, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 33.

جناب زرشید خان (وزیر زکواۃ و عشر): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 91 لاکھ 66 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران زکواۃ و عشر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. The honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 34.

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 15 ارب 82 کروڑ 95 لاکھ 37 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کی ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پنشن کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: یہ پنشن اتنی بڑی اماؤنٹ بنتی ہے۔

The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted.

یہ تو زندوں سے زیادہ پنشن ہم ان ریٹائرڈ لوگوں کو دے رہے ہیں اور پھر بھی دس دس Applications انکی یونین کی طرف سے آرہی ہیں، ان کو کتنا اور زیادہ کرینگے؟

The honourable Minister for Food, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 35.

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 25 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سبسڈیز کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted.

دا خو بہ ترے ضرور کوؤ جی۔اسمیں کوئی گڑ بڑ تو نہیں ہو گی اور کھانا بھی ٹھیک ملے گا، ہمیں روٹی ٹھیک ملے گی، Wheat، بس ہمیں اور کچھ نہیں آٹا چاہیئے، دن میں تین دفعہ لوگ کھاتے ہیں۔

The hon`able Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 36.

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 7ارب 50کروڑ سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سرکاری سرمایہ کاری اور طے شدہ حصہ داری کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. Investment and committed contributions.

یہ اس لئے تو کالجز نہیں بن رہے ہیں کہ آپ Committed contribution کیلئے پھر رہے ہیں۔

The honourable Minister for Auqaf & Religious Affairs, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 37.

جناب نمروز خان (وزیر اوقاف): شکریہ، جناب سپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 8کروڑ 76لاکھ 95ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کی ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اوقاف، مذہبی و اقلیتی امور اور حج کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. The honourable Minister for Sports & Culture, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 38.

(تالیاں)

سید عاقل شاہ(وزیر کھیل وثقافت): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 23 کروڑ 27 لاکھ 41 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران کھیل، ثقافت، سیاحت اور عجائب گھر کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): قیامت قیامت، قیامت قیامت۔

جناب سپیکر: په دے به څه کوی، څه غونډسکی مونډسکی به ورکوی، په دے باندے که څه به کوی؟

وزیر اطلاعات: دے سره سره که د سړی صحت خراب وی نو لوبو له به ئے راغواړی۔

جناب سپیکر: هغه نورے دغه پکار دی جی، ژوندے دغه پکار دے جی۔

The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. Hon`able Senior Minister for Local Government, Rural Development, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 39.

جناب بشیر احمد بلور{سینیئر وزیر(بلدیات)}: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 7 ارب 38 کروڑ 67 لاکھ 23 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بلدیات، انتخابات ودیہی ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: نصیر محمد خان میداد خیل صاحب کہاں گئے؟ ملک قاسم خان، نہیں یاران کو تو لے آئیں۔

The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. Hon`able Senior Minister for Local Government, Election & Rural Development, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 40.

جناب بشیر احمد بلور {سینئیر وزیر (بلدیات)}: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ دو ارب 93 کروڑ 8 لاکھ ایک ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران چونگی و ضلع ٹیکس کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

وزیر اطلاعات: دا خو جی بس هم تشے پیسے دی۔

جناب سپیکر: او د دوئ خو مونږه هډو څه کار اونه لیدو دا څه کوی؟ (تالیاں) دا خو د صوبے ففټی پرسنټ بجټ خو ده یوړو۔

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! نیمے خو تاسو ته ورکړو نو مونږ بیا څه چل اوکړو؟ د هغوی کار خراب دے کنه چه حساب کوؤ نو نیمے تاسو واخلی نو بیا هغه لږے نیمے پاتی شی نو په هغے باندے خرچه کوؤ۔

جناب سپیکر: نه دا دومره لوئے رقم، ډیر لوئے شے دے، پکار ده------

The motion is moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. The honourable Minister for Housing, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 41. Mian Iftikhar Sahib.

(تالیاں)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، دا غریب چه د کومو پیسو اعلان کوی، لږ ورته سم غور کیدئ چه ده ته څومره ملاویږی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، سینیئر مسنتر صاحب، چه کوم بجټ وو د هغے نه پس خو به دے زیاتے کوی چه دا نمبرے بنایی، چنده به ورله اوکړو، سر په چندو باندے به اوشی۔

جناب امجد خان آفریدی (وزیر ہاؤسنگ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک کروڑ 87 لاکھ 88 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ہاؤسنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: امجد آفریدی آنریبل منسٹر صاحب! لسائل والمحروم ہے کیا؟ ادھر جا کر بیٹھ جائیں۔ (قہقہے) میرے خیال میں ادھر سے بہت زیادہ ملے گا آپ کو۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! ستاسو څه خیال دے چه دا یو کروړ به ورته په خیرات کښے هم ملاؤ شی، ستاسو مطلب دا دے ؟

جناب سپیکر: نه دا تاسو ورله څه ورکوئ، د دے څه مطلب؟

وزیر اطلاعات: دومره خو دے د خپل جیبه هم ورکولے شی د خدائے فضل دے۔

جناب سپیکر: نو دا پریږدی دلته گنی؟ Amjad Afridi Sahib, sorry for you.

(تالیاں)

وزیر برائے ہاؤسنگ: تھینک یو، جی۔ سپیکر صاحب! بڑی مہربانی آپ کی-----

جناب سپیکر: دا زیاتے کوی دا وزیر خزانه صاحب۔

وزیر برائے ہاؤسنگ: بڑی مہربانی کہ آپ نے اتنی ہمدردی کی ہے۔

جناب سپیکر: وزیر خزانه صاحب ډیر زیاتے کوی جی، لیاقت شباب صاحب، میاں صاحب وہ کہتا ہے کہ مجھے اس پر بھی معاف رکھیں تو میں خوش ہونگا خو کار راته مه بنایئ، کار رانه ما اخلئ۔

The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. The honourable Senior Minister for Local Government, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 42.

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: مہربانی سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 50 ارب 82 کروڑ 52 لاکھ 78 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعوں کی تنخواہوں کے حصے کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

سپیکر صاحب، دا دومره پیسے (قہقہے) دا شپاړس محکمے Devolve شوی دی، دا د هغے ټولو که هغه هیلتھ دے، که هغه ایجوکیشن دے که هغه هر څه دی، هغه ټولے پیسے دا دی کنه، دا خو-----

جناب سپیکر: دا جی صرف تنخواه ده۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دا ټوله تنخواه ده او جی پچاس ارب-----

جناب سپیکر: پچاس ارب تنخواه ده۔

سینیئر وزیر (بلدیات): پچاس ارب دا تقریباً جی چوبیس ډسټرکټس دی، هغے چوبیس ډسټرکټس کښے جی سوله سوله محکمے دی، دا د هغے ټولو تنخواه ده جی، دا چرته دا سے نه ده چه دا پیسے دا سے څه------

جناب سپیکر: مونږ وایو که دا د ریګی للمه پیسے وی خو دا هم دغه سړی له ورکړئ، امجد صاحب له۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): بنه ده چه وضاحت ئے اوکړو جی، د یو ډیپارټمنټ هغه تنخواه د د ده په لاس تقسیموئ (قہقہہ) یو هم به پکښے څه جوړیږی، دا څه شے شو؟ دا خو بیا هم څه واره اوخری۔

جناب سپیکر: دا امجد آفریدی له پکار دی چه دا ورکړئ جی۔ جی امجد خان! ته څه وئیل غواړے ؟

وزیر برائے ہاؤسنگ: جی زه دا وئیل غواړم چه دا هاؤسنګ ډیپارټمنټ چه دے، دا فیزیکل پلاننګ اینډ هاؤسنګ ډیپارټمنټ دے جی، نو کیدے شی که دا برابر شی نو بلور صاحب به نیمه خرچه راکړی----- (قہقہہ)

<u>جناب سپیکر:</u> نو چه کله ستا نمبر وو او ډهیرے تقسیمیدو نو هغه وخت کبنے غلے پاتے شوے ، هغه خو هغوی ته لاړے جی۔

The Motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it; the Demand is granted. The honourable Minister for Information, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 43.

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات):</u> جناب سپیکر! دا سے ده چه بس د امجد نه لږ بنه یمه (قہقہے) او دا بنه ده چه بشیر خان وضاحت اوکړو ګنی زما دا زړه ډیر خفه وو (قہقہے) چه پنځوس اربه خدایا! دا څه کفر دے ؟ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ دو کروڑ تین لاکھ 65 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ بین الصوبائی رابطہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it; the Demand is granted. The honourable Senior Minister for P&D, Energy Power, to please move his Demand No. 44.

<u>جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}:</u> مہربانی۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ چار کروڑ گیارہ لاکھ 93 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ توانائی اور برقیات کے سلسلے میں براشت کرنا ہونگے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. The honourable Minister for Information and Transport, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 45.

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، چه په یو کروړ امجد سره کومه همدردي شوې وه نو که په دو کروړ ما سره نیمه هم شوې وې نو ښه به وه۔
میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ چھ کروڑ 41 لاکھ 86 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ ٹرانسپورٹ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! هغه جي ټي ایس خو ختم شوې دے، ته کوم ټرانسپورټ چلاوې؟ (قہقہے)

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب، په پیر د رحمت شه، په پیر د رحمت شه، ښه ده چه تپوس د اوکړو۔ زه به درته د زړه حال اووایمه (قہقہے) نه جي اوس هغه د جي ټي ایس چه څه پراپرټي وه، هغه اوس ټرانسپورټ ته حواله شوه او که خدائے کړے خیر وي نو مونږ به مطلب دا دے اوس خپل کار روان کړو خو که تاسو ته پته وي جي، دا ټرانسپورټ محکمه زمونږ په حکومت کښې جوړه شوه یو نیم کال ئے کیږي، نو هغې د پاره اوس خواري کوشش کوؤ، دا به خپل فارم کښې راځي که خدائے کړے خیر وي۔

جناب سپیکر: دا به څه بسونه مسونه اخلئ که څه پرے کوئ؟

وزیر اطلاعات: څنګه جي؟

جناب سپیکر: ټرانسپورټ بسونه په اخلئ که څه بل څه به کوئ؟

وزیر اطلاعات: په دے بسونه نه اخلو، په دے به ټرمینل جوړوؤ او ستاسو د پاره که خدائے کړے خیر وي ویټنګ روم به وي ښه ائرکنډیشنډ به وي او تاسو ته به ښه ائر کنډیشنډ بس اودروؤ او که خدائے کړے خیر وي په ټیلیفون به بکنګ کوئ۔

جناب سپیکر: د ډائیوو مقابله کښې به چلیږئ نو۔

وزیراطلاعات: جناب سپیکر صاحب، کہ د ډائیوو خبرہ کوئ نو د ډائیو د راتلو سرہ زمونږ د دے ځائے د ټرانسپوټرانو قتل شوے دے ، دلتہ د Recognized پینځلس ټرانسپورټرانو مضبوطے اډے وے ، پینځہ دیرش کالہ چلیدلے وے او د دے یو د راتلو سرہ دے لہ ئے ټول Facilities ورکړل او د پینځلس اډو نہ ئے Facilities واغستل، هغہ ئے د یو دیوال دننہ کړل او دوئ لہ ئے هغہ اختیارات ورکړل، هغوی بکنگ کولے شی خپل بس چلولے شی، اډہ د هغوی پہ اختیار کښے وی۔ زمونږ هغہ ټرانسپورټران چہ د چا خپلے اډے وے اډے ئے ترے واغستے ، د چا خپل بکنگ آفیسز وو نو هغہ ئے ترے واغستل، یو باؤنډری وال کښے ئے دننہ کړل، یو ټهیکیدار د هغے مشر وی۔

جناب سپیکر: نہ خو هغوی دا سے سروس ورکولے شو چہ کوم دا خلق ورکوی؟

وزیراطلاعات: پینځلس کالہ د دے فردوس مخامخ فلائنگ کوچے چلیدے ، د دے نہ ئے پہ سل درجے ښہ سروس ورکولو ، چہ هغہ وخت چا د ډائیو خوب هم نہ وو لیدلے هغہ وخت کښے ئے دا سروس ورکولو۔ دا یو ډیر لوئے منظم سازش شوے دے ، زمونږ د دے صوبے د ټرانسپورټرانو خلاف چہ د ټولو نہ غټ کاروبار دے خو پہ دے بہ چرتہ بل وخت کښے جناب سپیکر صاحب، خبرہ اوکړو ځکہ زړہ مے چودے دے خو بس خدائے د راتہ خیر اوکړی، کہ خدائے کړے خیر وی پہ دے کښے بہ گزارہ کوؤ۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. The honourable Minister for Elementary and Secondary Education, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 46.

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): مہربانی سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 54 کروڑ 52 لاکھ تین ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ابتدائی وثانوی تعلیم کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that a sum not exceeding rupees 54 crore, 52 lac, three thousand only, be granted to the Provincial Government to defray the charge that will come in course of payment for the year ending 30th June 2012, in respect of Elementary and Secondary Education.

اس پر عبدالاکبر خان! وہ کٹ موشنز، ایک دو مشران اگر خالی کرلیں نا، محکمے کی اصلاح کیلئے، اکرم خان درانی صاحب کی پہلے لے لیتا ہوں، مختصر مختصر کریں گے کیونکہ اب بھی کافی ڈیمانڈ باقی ہیں۔ اکرم خان درانی صاحب۔

وزیر اطلاعات: منسٹر صاحب سرہ ښه ئے هم کړې دی خو تاسو رااوغوښتو، دے مشرانو سره کښيناستو، خپله خبره ئے کړے هم ده نو که لږ ډير دوئ د هغے خيال اوساتی نو ډيره به ښه وی جی۔

جناب سپیکر: ښائسته خبره ده۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب! میں نے تو اس پہ تیس کروڑ دیئے تھے لیکن غلطی سے یہاں پر تین کروڑ آئے ہیں تو لہذا جو تین کروڑ یہاں پر ہیں، اس پر میں کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three crore only. Haji Qalandar Khan Ladhi Sahib.

حاجی قلندر خان لودھی: میں دو سو روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two hundred only. Sardar Aurangzeb Khan Nalotha Sahib.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر، میں چھیالیس لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees forty six lac only. Shah Hussain Khan, not present, it lapses. Ghulam Muhammad Sahib, not present, it lapses. Mufti Kifayatullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: میں سر پانچ لاکھ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five lac only. Mufti Said Janan Sahib, not present, it lapses. Malik Qasim Khan Khattak, not present, it

lapses. Naseer Muhammad Khan Maidadkhel Sahib, not present, it lapses. Nargis Samin Bibi, not present, it lapses. Nighat Yasmin Bibi.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں واپس لیتی ہوں۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. Akram Khan Durrani Sahib, Muhammad Akram Khan Durrani Sahib, please.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، چونکہ انسان کی ابتدائی زندگی جو ہے، جب تھوڑا سا اس کا کچھ شعور آ جاتا ہے تو اس کو سکول جانا پڑتا ہے یا دینی مدرسے جانا پڑتا ہے اور اس کو اسی لحاظ سے ہم بھیجتے ہیں کہ وہاں پر کچھ وہ سیکھے اور جو زندگی کے حالات ہیں یا مشکلات ہیں یا اس ملک کی جو خدمات ہیں، اس کیلئے ہم اس کو ایک اچھا انسان بنا دیں۔ چونکہ ابتدائی تعلیم بہت ضروری ہے اور یہی ایک بنیاد ہے اور جس طرح میں نے ہائرایجوکیشن پہ بھی بات کی، ابھی چونکہ ٹائم بھی تقریباً ساڑھے دس بج رہے ہیں، میرے پاس کافی لمبی چیزیں ہیں، جہاں پر میں دیکھ رہا ہوں اس محکمے میں، خواہ وہ پی ٹی سی کی پوسٹنگ ہے اس پہ بھی عدالتوں سے Stay ہے، سی ٹی پہ بھی ہے، ایس ای ٹی پہ بھی اور میرے خیال میں پورا محکمہ جو ہے، جہاں تک میرے ضلعے اور پورے صوبے کی مجھے معلومات ہیں تو اس میں عجیب سی بات ہے اور اس حد تک بھی ہو گیا ہے کہ میرے ضلعے کے ای ڈی او کو جج صاحب نے مجبور ہو کر چوبیس گھنٹے حوالات میں بند کیا کہ آپ کو میں سبق سکھا دوں اور یہ اس طرح بہت سی چیزیں ہیں لیکن چونکہ اس پہ میں نے ایک تحریک التواء جمع کی ہے اور پھر ڈسکشن اس پہ ہو گی لیکن چونکہ اس محکمے کی انتہائی مایوس کن کارکردگی ہے تو اس لئے میں نے کٹ موشن بھی پیش کی اور اس محکمے پہ میں زور بھی دوں گا کہ اس پہ آپ رائے شماری کریں کہ اس پہ ذرا یہ اندازہ ہو جائے کہ اس پہ ہم ووٹنگ کر لیں کیونکہ کہیں پہ بھی ہم اس کیلئے تیار نہیں ہیں کہ اس کو ہم سپورٹ کریں کیونکہ ہمارے ضمیر اور ذہن پہ ایک بہت بڑا بوجھ ہو گا۔

جناب سپیکر: قلندر خان صاحب، لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! جیسے اپوزیشن لیڈر درانی صاحب نے بات کی ہے، کمی تو محکمے میں کافی ہے لیکن ابھی ٹائم بھی بہت لیٹ ہے لمبا مسئلہ ہو جائے گا اور کچھ ہم نے آپ کے چیمبر میں بات بھی کر لی تھی، تو منسٹر صاحب نے کچھ بادل ناخواستہ کچھ یقین دہانی بھی کرائی ہے کہ میں ان کی جگہوں کو دیکھوں گا لیکن پھر بھی ان کی ایک دو Efforts اچھی ہیں کہ ٹیچنگ سٹاف کو منیجمنٹ کیڈر سے علیحدہ کیا ہے لیکن ابھی

تک سکولوں کے ہیڈ ماسٹرز یا پرنسپلز کی کمیاں ہیں اور سٹاف کی بھی کمی ہے، اس پر بھی یہ نظر رکھیں اور اس کے ساتھ ساتھ جی ایم ایم اے کی گورنمنٹ میں ایک سلسلہ چلا تھا، یہ 2007 کی بات ہے کہ فاٹا سے اور صوبے سے نوے نوے نادار اور غریب بچے جو ایٹا کا انہوں نے ٹیسٹ کوالیفائی کیا تھا اور میرٹ پر وہ آئے تھے، تو ان لڑکوں کو ساتویں جماعت سے لیکر ایف اے تک گورنمنٹ نے اپنے خرچے پر پڑھانا تھا اچھے کالجوں میں، اب چونکہ وہ لڑکے میٹرک میں پہنچے ہیں اور فاٹا کیلئے تو نوٹیفیکیشن ہو گیا ہے جو میرے پاس موجود ہے، اس کا نوٹیفیکیشن ہو گیا ہے کہ بھئی ان کو تو ہم نے Enhance کر دیا ہے اور یہ ایف اے تک جائیں گے لیکن جو صوبائی بچے ہیں، نوے بچے ہیں، انہیں ڈراپ کر دیا گیا ہے جی، تو یہ انتہائی زیادتی ہے اس صوبے کے بچوں کے ساتھ۔ فاٹا کے نوے بچے جو اسی دن آئے، اسی ٹیسٹ میں آئے، اسی طرح کوالیفائی ہوئے، اس کا تو نوٹیفیکیشن ہو گیا جی، اب جو بچے صوبائی ہیں، ان کو یہ کہا گیا ہے کہ آپ کا صرف میٹرک تک ہی ہے، اس کے بعد نہیں ہے اور آئندہ کیلئے بھی یہ پروگرام ڈراپ ہو گیا ہے لیکن جو بچے چل رہے ہیں، جیسے فاٹا کے نوے بچوں کو Enhance کیا گیا ہے، اسی طرح ہماری یہ ریکویسٹ ہے آپ کی وساطت سے کہ گورنمنٹ باقی صوبائی بچوں کو بھی، نوے جو بچے ہیں، ایف اے تک پڑھائے۔ اس وقت کے اخبار میں ان امیدواروں کے ٹیسٹ کے متعلق سب کچھ ہو گیا ہے کہ یہ طلباء اور طالبات جو کہ لائق مگر نادار ہیں، ان کی تعلیمی سہولت بارہویں جماعت تک ہو گی، گورنر اور وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کی خصوصی ہدایت پر ان کو مواقع فراہم کئے جا رہے ہیں، یہ درانی صاحب اور اس وقت کے گورنر صاحب نے کی تھیں، تو آپ نے تو نوے بچوں کو لے لیا اور باقی میرے صوبے کے جو نوے بچے ہیں، ان کے بارے میں بڑی مایوسی پھیل گئی ہے اس صوبے میں، تو میرے خیال میں اس سے کوئی غربت اتنی زیادہ نہیں آ جائیگی تو اس کیلئے بھی انشاء اللہ گورنمنٹ اعلان کرے۔ تو میں یہ چاہونگا جی، اس صوبے کے بچوں کیلئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی سردار نلوٹھا صاحب، اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میں سردار حسین بابک صاحب اور عارفین صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ان دو تین سالوں میں ایجوکیشن میں بڑی اصلاحات لائی ہیں اور سچی بات یہ ہے، میں اپنی بات کرتا ہوں باقی ممبران اسمبلی کے ساتھ بھی یہی ہوتا ہو گا کہ ہمارے پبلک میں ایم اے ستر فیصد ہے، اساتذہ کرام آتے ہیں اور انکے مسائل، معاملات بالخصوص ٹرانسفر کے حوالے سے ہوتے ہیں، میں یہ تجویز دونگا منسٹر صاحب کو کہ ٹیچرز کی ٹرانسفر کیلئے Tenure

مقرر کیا جائے اور اس Tenure سے ہٹ کر بالکل ان کو ٹرانسفر نہ کیا جائے تاکہ وہ اپنے سکولوں میں بچوں کو پڑھائیں اور دوسری بات یہ ہے جی، انہوں نے ابھی پبلک سروس کمیشن سے اور اسی طریقے سے ڈی اوز ای ڈی اوز سرکلز، تمام افسران کی تقرری پبلک سروس کمیشن سے کروائی ہے، میری یہ تجویز ہے کہ ہر ضلع میں گاڑیوں کا کوئی سسٹم اس طرح کیا جائے کہ ہر ای ڈی او کو کہ گاڑی دی جائے تاکہ اپنے سرکل کے سکولوں کو چیک کریں کہ کون کونسے سکولوں میں اساتذہ جاتے ہیں یا نہیں جاتے، بالخصوص فیمیل سکولز پرائمری جتنے بھی ہیں، تقریباً ستر فیصد سکول ہمارے علاقوں میں بند رہتے ہیں ٹیچرز کے نہ جانے کی وجہ سے اور ایک-----

جناب سپیکر: یہ ای ڈی اوز کے پاس بالکل گاڑیاں نہیں ہیں، یہ بات بالکل صحیح ہے، یہ بہت ضروری ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: پھر ایک مسئلہ یہ بھی ہے سپیکر صاحب، کہ بہت سے سکولوں میں بجلی نہیں ہے، گرمیوں میں بچے بیٹھ کے نہیں پڑھ سکتے ہیں اور خصوصی طور پر پانی کا بندوبست نہیں ہے۔ پرائمری سکولوں میں، مڈل سکولوں میں، ہائی سکولوں میں، تو گھروں سے بچیاں اور بچے پانی لاتے ہیں۔ جو سکول میں ٹائم گزارتے ہیں، وہ گھر سے پانی لاکر استعمال کرتے ہیں تو خصوصی توجہ اس پر دی جائے۔ فرنیچر پر توجہ دی جائے اور ایک مسئلہ تھا-----

جناب سپیکر: یہ چیئرمین سٹینڈنگ کمیٹی میرے خیال میں مختیار خان! آپ ہیں تو یہ جتنے بھی مسائل آرہے ہیں، اگر ایک خصوصی میٹنگ اس پہ آپ بلائیں۔ میاں افتخار صاحب اور پارٹی لیڈرز کو میں نے پہلے بھی Invite کیا ہے اس کیلئے تو اس بجٹ سیشن کے بعد فوراً یہ ایک میٹنگ کریں کہ ایجوکیشن پہ کافی کام، بہت اچھی پراگریس آپ لوگوں نے پہلے کی ہے، اب تھوڑی سی Implementation والی بات ہے۔ بابک صاحب سے ابھی پارٹی لیڈرز کی میٹنگ ہوئی تو نتائج انشاء اللہ حوصلہ افزا ہونگے۔ تو ابھی کیا کرتے ہیں، اس کو کیا Withdraw کرتے ہیں، کیا کرتے ہیں؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: بالکل میں Withdraw کرونگا اور میں منسٹر صاحب-----

جناب سپیکر: نہیں نہیں، وہ-----

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سیکرٹری صاحب کے اعزاز میں Withdraw کرونگا لیکن ایک چھوٹی سی میری تجویز ہے جی کہ ابھی یہ کوئی سی ٹی، پی ٹی سی، اے ٹی اور ٹی ٹی کے ٹیسٹس ہمارے ضلعوں کے اندر ہو رہے ہیں، غالباً پورے صوبے کے اندر ہو رہے ہونگے تو جو مجھے معلومات ملی ہیں کہ ضلع ایبٹ آباد، ضلع

مانسہرہ اور ضلع ہری پور میں ایٹا والے ٹیسٹ لے رہے ہیں ان لوگوں کا، وہ کوئی چار سو روپیہ ہر امیدوار سے فیس لے رہے ہیں اور وہ فیس صرف ایبٹ آباد، ہری پور اور مانسہرہ میں لی جارہی ہے، شاید باقی صوبے میں نہیں لی جارہی ہے، اگر پورے صوبے میں لے رہے ہیں تو پھر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر پورے صوبے میں نہیں لے رہے ہیں تو پھر ایبٹ آباد اور مانسہرہ اور ہری پور میں بھی نہیں لینی چاہیئے۔ تو میں انہی الفاظ کے ساتھ، میں نے پہلے کہا ہے کہ سردار حسین بابک صاحب اور عارفین صاحب نے جو اصلاحات لائی ہیں، میں ان کے اعزاز میں اپنی کٹ موشن کی تحریک واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Mufti Kifyathullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ میری بات تو بالکل سادہ اور Simple ہے، جب اٹھارہویں آئینی ترمیم کے بعد صوبے کو اختیار مل رہا تھا کہ ہم تعلیمی نصاب کی تشکیل کریں تو یہ بہت نازک اور اہم موقع تھا، اس وقت بھی میں نے درخواست کی تھی محترم منسٹر صاحب سے کہ نظام تعلیم یا نصاب تعلیم قوم کی سوچ اور فکر کی تشکیل کرتا ہے اور ہمیں چاہیئے کہ ہم ایسی قوم بنائیں جس کی فکر ایک ہو اور آج اگر آپ معاشرے میں دیکھتے ہیں کہ ہماری فکر مختلف ہے تو اسکی وجہ بھی ہمارا نصاب تعلیم ہے کہ ایک نصاب تعلیم دینا ہے۔ ایک نصاب تعلیم عصری ہے اور عصری کے اندر پھر آگے Divide ہو جاتا ہے۔ ایک نظام تعلیم وہ ہوتا ہے جو ٹاٹ پر پڑھنے والے بچے ہوتے ہیں اور دوسرا وہ جو بہت زیادہ اچھے ماحول میں پڑھتے ہیں تو ہمیں تین سوچ کا حامل وہ نظام تعلیم ملا ہے۔ میں نے اسے یہ کہا تھا کہ اس کیلئے قربانی دینے کیلئے تیار ہیں، آپ اس موقع پر جو بہت نازک موقع ہے یا یہ موقع ہمیں سن 47ء میں ملا تھا یا یہ موقع اب ملا ہے اٹھارہویں آئینی ترمیم کے بعد، آپ برائے مہربانی اس صوبہ خیبر پختونخوا کی قوم کو ایک سوچ والی قوم بنائیں۔ مجھے نہیں معلوم، منسٹر نے اس سے کیوں اختلاف کیا، انہیں باتیں تو بہت آتی ہیں، ہمیشہ ہم ممبر نہیں ہونگے لیکن جب ایسی بات آجائے تو اسکو Accept کرنا چاہیئے، جہاں سے بھی آئے۔ تو انہوں نے اس وقت نہیں مانا، میری وہ ناراضگی ہے اور اگر ہمارے وزیر محترم مجھے اس پر اعتماد دلاتے ہیں تو انشاء اللہ میں اپنی بات واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب آنریبل سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو میں نگہت بی بی کا شکریہ ادا کرتا ہوں، انتہائی شکریہ ادا کرتا ہوں، نلوٹھا صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، قلندر لودھی صاحب نے ماسٹرز اور پرنسپلز کی کمی کی بات کی ہے سپیکر صاحب، بالکل یہ کمی ہمارے صوبے میں

ہے اور میں وقتاً فوقتاً اسمبلی کو Inform کرتا رہا ہوں کہ اس پر جو ہماری پروموشنز ہیں، وہ جاری ہیں۔ ساتھ ساتھ جو پبلک سروس کمیشن کے Purview میں جو پوسٹیں آتی ہیں، وہاں سے بھی Fill ہو کے وہ پوسٹیں آ جاتی ہیں۔ دوسری اہم بات ساتویں جماعت سے لیکر بارہویں جماعت تک جو ایڈ ٹیسٹ ہے، میں یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ In the coming days یہ نوٹیفیکیشن بارہویں جماعت تک ہم کر لیں گے اور یہ جو Reservations لودھی صاحب نے ظاہر کر دیئے ہیں، انشاءاللہ ان کا ازالہ ہو جائے گا اور ساتویں جماعت سے لیکر بارہویں جماعت تک ہم مفت تعلیم دے رہے ہیں۔ سپیکر صاحب! ہماری حکومت کا یہ کریڈٹ ہے کہ ہماری حکومت سے پہلے یہ جو Ninety nine بچے اور بچیاں تھیں، ان میں پرائیویٹ سکولوں کے بچے اور بچیاں بھی شامل تھیں لیکن ہماری حکومت نے آتے ہی یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ یہ انتہائی غریب اور پسماندہ بچوں اور بچیوں کا حق ہے تو ہم نے Hundred percent سرکاری سکولوں کے بچے اور بچیاں ہیں جو انتہائی مفلس اور جو انتہائی غریب ہوتے ہیں، ان کیلئے ہم نے یہ سکیم مختص کر دی ہے تو انشاءاللہ Within days یہ نوٹیفیکیشن ہم جاری کر لیں گے۔ نلوٹھا صاحب نے ٹرانسفر کی بات کی ہے، ٹرانسفر کیلئے ٹیچرز کی ایک Tenure پالیسی بالکل واضح ہے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ ہم خود اسی پالیسی کو Violate کرتے ہیں، پھر بھی انشاءاللہ ہماری کوشش رہے گی، تعاون ساتھ ساتھ رہے گا انشاءاللہ، یہ جو پالیسی ہے، اسی پالیسی کے مطابق انشاءاللہ ہم ٹرانسفر کریں گے، Mobility کی بات، جس طرح سپیکر صاحب، آپ نے بھی فرمایا، بدقسمتی ہماری یہ ہے کہ ہمارے ای ڈی اوز اور جتنی بھی ہماری مینجمنٹ پوسٹیں ہیں، ان کے پاس Mobility نہیں ہے یعنی گاڑیاں نہیں ہیں لیکن یہی سکیم اے ڈی پی 2011-12 میں انشاءاللہ ہو گئی ہے، نئی گاڑیاں انشاءاللہ ہمیں مل جائیں گی تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ انشاءاللہ نئے ڈسٹرکٹس Out of 25 facilitate ہو جائیں گے اور ہمارا جو کام ہے۔ وہ جاری رہے گا۔ یہ نلوٹھا صاحب نے ایڈ ٹیسٹ۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کہیں سے ممکن ہونا، سی ایم صاحب سے وہ کر لیں گے کہ سارے ڈسٹرکٹس کیلئے کوشش کر لیں گے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! کر لیں گے، انشاءاللہ کوشش کر لیں گے۔

جناب سپیکر: چھوٹی چیزیں ہیں اتنی بڑی چیز ہے نہیں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: یہ جو نلوٹھا صاحب نے ایٹا ٹیسٹ کے بارے میں بات کی، یہ جو فیس ہے یہ ڈائریکٹ ہر ایک ڈسٹرکٹ میں Specifically جاتی ہے، وہاں ان کے یہ Expenses آتے ہیں، ان کا جو Accommodation ہوتا ہے یا سٹوڈنٹس کو بٹھانے کیلئے جو اخراجات ہوتے ہیں، انہی کیلئے وہ فیس لیتے ہیں اور سارے صوبے میں Carpeted لیتے ہیں، ایسا نہیں ہے کہ ہری پور، مانسہرہ، ایبٹ آباد میں لیتے ہیں اور باقی اضلاع میں نہیں لیتے لیکن سارے اضلاع یہ چیز جو لیتے ہیں، صرف اسی لئے ہم Payment کرتے ہیں ان کو، ایٹا کو ڈائریکٹ ہم Payment کرتے ہیں تو سارے صوبے میں Carpeted فیس یہ لے رہے ہیں۔ بنیادی سہولیات میں بتاتا چلوں سپیکر صاحب، کہ اے ڈی پی میں ہماری سکیم Reflected ہے، نہ صرف ہم پانی کی سہولیات دے رہے ہیں بلکہ جو بنیادی سہولیات باتھ رومز وغیرہ، باؤنڈری وال، اس طرح الیکٹریسٹی پنکھے وغیرہ کی طرح جو سہولیات ہیں، یہ ہماری سکیم Reflect ہے اور یہ انشاء اللہ جو کمی ہے، وہ بھی انشاء اللہ دور کرنے کی ہم کوشش کر رہے ہیں۔ مفتی صاحب نے جو بات کہی ہے نصاب تعلیم کے حوالے سے، میں یہ بتاتا چلوں کہ یہ کریڈٹ ہماری حکومت کو جاتا ہے کہ تعلیم مادری زبان میں، بلکہ مادری زبانوں میں، یہ ہماری حکومت کو یہ کریڈٹ جاتا ہے اور ساتھ ساتھ یہاں پر میرے خیال میں اسمبلی فلور پر بڑی ڈسکشن ہوئی تھی اور مفتی صاحب Plead کر رہے تھے، میں بھی کوشش کر رہا تھا کہ انکو مطمئن کر سکوں، Convince کر سکوں، بہر حال انشاء اللہ میں ابھی دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں، چونکہ یہ فیڈرل سبجیکٹ تھا، ابھی یہ پراونشل سبجیکٹ بن گیا ہے اور ہم ہی وہ لوگ ہیں، یعنی ہمارا صوبہ خیبر پختونخوا ہے، ہم Role model ہیں، ہم اپنی ٹائٹلز کو Revise کر چکے ہیں بلکہ میں انشاءاللہ انتہائی اعتماد کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہم ہی Role model ہونگے اور Implementation کا جو پراسس ہے، ہم نے سب سے پہلے یہ پراسس شروع کر دیا ہے تو یہ ہے کہ یہ جو تضاد ہے یا جو تفرقہ ہے، جو نظام تعلیم میں Class wise production کی جو بات ہوتی تھی، انشاء اللہ ہماری حکومت میں یہ تضاد یا تفرقے ختم ہو جائیں گے۔ میں درانی صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے خود ووٹنگ کیلئے آپکو Propose کیا ہے، بالکل میں اسکو Endorse اسلئے بھی کرتا ہوں کہ یہ ڈیموکریٹک پراسس ہے اور ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: جی درانی صاحب، ووٹنگ کیلئے۔ جی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب! درانی صاحب وئیلی وو ځکه بابک صاحب دا سے جواب ورکړو۔ مونږ به ریکویسټ کوؤ چه که دا واپس واخلی نو ښه خبره ده او بابک صاحب ته هم پکار دی چه درانی صاحب ته ریکویسټ اوکړی او په ښه ماحول کښے یو خبره اوشی نو هغه به ښه خبره وی۔ چونکه درانی صاحب په سر کښےوئیلی وو نو ځکه یو خبره په مینځ کښے اوشوه، درانی صاحب چونکه پخپله وئیلی وو، هغه په احترام کښے دا سے خبره اوکړه چه هغه اووئیل چه زه پرے خامخا ووټنګ کوم نو زما ریکویسټ دے چه بابک صاحب هم دغه اوکړی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! زما خو خیال دا وو چه زما مشرانو ریکویسټ کړے وو، چونکه هغه ریکویسټ آنر نشو نو ما وئیل چه زما د مشرانو د ریکویسټ نه پس، خو بهرحال درانی صاحب زما محترم دے، زما مشر دے خو ما په دے خاطر چه زما مشرانو ریکویسټ کړے وو او هغه ریکویسټ هغوی آنر نه کړو خو بهرحال زه بیا هم ریکویسټ کوم که واپس واخلی چه کوم تجاویز هغوی مونږ ته Verbally راکړی دی یا په میټنګ کښے راکړی دی یا وقتاًفوقتاً مونږ ته دلته راکوی، مونږ خو مخکښے هم دا Commitment کړے دے او انشاءاللہ بیا ورته هم ایشورنس ورکوؤ چه کوم تجاویز دی، په هغے باندے عمل کوؤ انشاءاللہ که خیر وی۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکرصاحب! خبره چه انتها ته لاړه شی، په هغے کښے بیا Reverse نه وی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور (سینئیر وزیر): بهرحال دومره ښه طریقے سره ټول بجټ اوشو او دا صرف یو ګرانټ دے، دیکښے به زه ریکویسټ اوکړم ټولے پارټئ د طرف نه چه مهربانی اوکړئ دا د اونکړی، مونږ نه غواړو چه مونږ ووټ اوکړو، ریکویسټ کوؤ چه دا تاسو مهربانی اوکړئ او ووټ ته مه اچوئ۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: اودریږه، بشیر خان د هغوی مشر دے نو هغه څه دغه کوی۔

سینئیر وزیر (بلدیات): بیا هم ریکویسټ کوم چه مهربانی اوکړئ او دومره بنه طریقے سره هر څه اوشو، دا اخری ګرانټ باندے ولے مونږ خامخا خبره اوکړو؟

قائد حزب اختلاف: وائی چه چرته د ګنجائش ځائے وی، هغے نه زیات، یو خو چونکه ابتدائی تعلیم کښے ماتاسو ته اووئیل چه باقی خبرے انشاءالله په تحریک التواء باندے به کوم خو چونکه یو ډیپارټمنټ دے، د هغے نه انتهائی زه مایوسه یمه نو زه به څنګه هغے ته اووایمه چه دا ټهیک دے او دے ته پیسے ورکړئ نو زه وایم چه دا پیسے کمے کړئ۔

Mr. Speaker: Now I put this cut motion to vote. Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

Mr. Speaker: The cut motions on Demand No. 46 are defeated, therefore, the question before the House is that Demand No. 46 may be granted? Those who are in favour of it may 'Yes'

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may 'No'.

Voices: No.

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. Demand No.47: The honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 47.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو کہ مبلغ 89 کروڑ 79 لاکھ 29 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران امداد، بحالی و آباد کاری، (Relief Rehabilitation & Settlement) کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔ مہربانی۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the amount demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. The honourable Minister for Finance Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 48.

جناب ہمایون خان(وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کوایسی رقم جوکہ مبلغ 5 ارب 16 کروڑ دس لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جوکہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران قرضہ جات اور پیشگی ادائیگیوں کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the demand is granted. The honourable Minister for Food Khyber Pakhtunkhwa, to please move his demand No. 49.

جناب محمد شجاع خان(وزیر خوراک): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کوایسی رقم جوکہ مبلغ 77ارب 20کروڑ 68لاکھ 33ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جوکہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران State Trading in Food grains and Sugar کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: یہ 70ارب۔۔۔۔۔

وزیر خوراک: اصل میں سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 77ارب۔

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب! خو ټول بجټ د واخلی کنه، د صوبے ټول بجټ د ده شو۔ (قہقہہ)

وزیر خوراک: اصل میں سپیکر صاحب، یہ ایک ٹیکنیکل گرانٹ ہے، یہ کبھی بھی 77ارب Use نہیں ہوتے۔ ہمارے صوبے میں 32لاکھ ٹن گندم کی سالانہ ضرورت ہوتی ہے اور دس لاکھ ٹن ہم پیدا کرتے ہیں اور 22لاکھ ٹن کا شارٹ فال ہے تو ان حالات میں کہ جب 22لاکھ ٹن ہمیں خریدنا پڑے، اس کیلئے یہ ٹیکنیکل گرانٹ ہے ورنہ ہم صرف چار لاکھ ٹن خریدتے ہیں۔ اس دن اسمبلی میں میں نہیں تھا تو اسرار خان نے بات کی، ہمیں پچھلے سال ڈھائی ارب روپے ملے جس میں سے پچاس کروڑ روپے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے واپس لے لیے۔ تو دو ارب روپے ہمیں ملے تھے جس میں سے جب سیلاب آیا تو ایک ارب 56کروڑ روپے کی گندم اس میں ضائع ہو گئی لیکن اس کے باوجود ضمنی بجٹ نہیں آیا اس صوبے میں اور

صرف 44 کروڑ روپے میں صوبے کا سارا انتظام پچھلے سال کیا گیا ہے۔ (تالیاں) میں جب آیا تو سات ارب روپے بجٹ تھا فوڈ کا، اب صرف 50 کروڑ اور 44 کروڑ کے درمیان رہ گیا ہے۔

جناب سپیکر: تو یہ پیسے آپ Provincial exchequer سے لینگے نہیں ؟

وزیر خوراک: .This is a technical grant کہ اگر خدانخواستہ کسی ایسی سٹیج پہ ضرورت پڑے تاکہ اس اسمبلی سے اس کی اجازت لے۔

وزیر اطلاعات: د دے مطلب دا دے چہ دا ھم کمے دی، لږے نورے ھم ورته زیاتول غواړی، دا موجوده ھم کمے دی، نورے زیاتول غواړی۔

(قہقہہ)

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the demand is granted. The honourable Senior Minister for P&D, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his demand No. 50.

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: مہربانی جی۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو کہ مبلغ 14 ارب 49 کروڑ 80 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ترقیات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the demand is granted.

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، دا یوه ضروری خبره ده، که ستاسو اجازت وی جی؟ دا یو داسے اطلاع ده چه Explosive perfume چه کوم دے، د ھغے یوه اندازه ده چه چا ته به ملاویږی او بیا به ھغوی ته نقصان رسی نو که ښوک چا له Perfume ورکوی نو لږ خیال ساتئ د یو بل نه Perfume مه اخلئ۔ دا سیریس خبره ده جی او رشتیا خبره دا ده جی چه د ھغے Explosives راغلی دی او ھر چا

ته چه ملاؤ شو نو سړے خو که زما غوندے میاں کمزورے وی۔ هغه خو به وائی چه د مفتو سپرے دے او کار به ئے برابر شی، نو خدائے ته اوګورئ د مفتو شے د چا نه اخلئ مه، په دے یو څو ورځو کښے او خاص کر Perfume د چا نه مه اخلئ جی۔

جناب سپیکر: دا که تحفه چا راوړی وی، هغه د نه اخلی؟

وزیراطلاعات: دا جناب سپیکر صاحب، هم د تحفے خبره ده جی۔

(شور)

جناب سپیکر: جی قلب حسن۔

سید قلب حسن (وزیر مال): جناب سپیکر صاحب، دا نګهت ماته وئیلی دی چه د پرفیوم تحفه به درکوم۔ (قهقهے) نو زه پریشانه شوم چه دا هغه مسئله خو به نه وی جی؟

جناب سپیکر: نه دا خو مختیار خان ته ئے څه وئیلی وو۔ مختیار خان! څه وو، مختیار خان! څه خبره ده؟ (شور)

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: یره ما ته ئے-----

(شور)

جناب سپیکر: مختیار خان! صفا خبره اوکړه کنه۔

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: یره جی زما ورسره جی د ورکړو راکړو څه ګپ نشته جی۔

(قهقهے)

وزیراطلاعات: هغه کوم چه د ورسره شته، هغه حال اووایه کنه۔

(قهقهے)

جناب سپیکر: دا ښه ده، دا د لته اسمبلی ته فیکس شوے وو نو میاں صاحب صرف تاسو ته واورولو، لږ احتیاط اوکړئ، خیال ساتئ، دا اطلاع به څه داسے وی چه د نقصان باعث به وی چه نقصان چا ته اونه رسیږی۔

The honourable Senior Minister for Local Government and Urban Development, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 51.

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: مہربانی سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو کہ مبلغ 20 ارب 74 کروڑ 80 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران دیہی و شہری ترقی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب-----

(شور)

وزیر اطلاعات: دے نه خو دا بنه ده چه بنه مو حلال کړی۔ (قہقہے) خو بس شل کروړه او اویا کروړه او اویا اربه، اربونه، دا څنګه چل دے جی؟ لږ وضاحت خو د راته اوکړی، هغه پنځوس اربه خو مو لږ زړه دغه شو چه هغه تنخواه ده، دا شل څه دی؟

جناب سپیکر: دا دے همایون خان سړے څه غوږ جنګولے دے، دے لا بنه دے چه مونږ سره په سمه خوله خبرے کوی چه دا دومره ډیر بلینز اوړی۔

وزیر اطلاعات: وائی: ؎ خانان به بیا سره خانان شی
پکښے به توئ شی د رامبیل چامبیل ګلونه

(قہقہہ)

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; the demand is granted. The hnourable Minister for Law, on behalf of the Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 52.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ دو ارب 39 کروڑ 20 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the demand is granted. Honourable Minister for Elementary & Secondary Education, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 53.

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جوکہ مبلغ دس ارب 14 کروڑ 20 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعلیم و تربیت کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

جناب سپیکر: وہ آپ کی تو نوٹ ہو چکی ہے میرے خیال، میں کیا کریں جی؟ Akram Khan Durrani Sahib, to please move his cut motion on Demand No. 53.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر، میں ایک کروڑ روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one crore only. بس اور کوئی ہے کہ نہیں؟

آواز: نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بس جی، تھینک یو۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، ما لیکلی دی چه، ما تجاویز هم څکه ورنکړو چه زما په ذهن کښے وو چه دے باندے به څه عمل وی یا به څه اصلاح وی، مونږ کوشش کړے دے ، نو لهذا تجاویز هم زما زړه نه غوښتل خو چه په دے باندے ئے ورکړو نو لهذا په دے باندے مونږ دا ووټ ته Put کوؤ۔

Mr. Speaker: Now I put this cut motion to vote. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it; the cut motion is defeated and Demand No. 53 is granted. Since the cut motion is defeated, therefore, the question before the House is that Demand No. 53 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. The honourable Minister for Health, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 54.

سید ظاہر علی شاہ (وزیر صحت): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 6 ارب 63 کروڑ 20 لاکھ سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صحت عامہ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. honourable Minister for Irrigation, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 55.

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایسی رقم جو کہ مبلغ چار ارب 32 کروڑ 60 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران تعمیرات آبپاشی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. honourable Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 56.

وزیر قانون: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 8 ارب 77 کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران سڑکوں، شاہراہوں اور پلوں کی تعمیر کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. honourable Senior Minister for Local Government, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 58.

جناب بشیر احمد بلور {سینئیر وزیر (بلدیات)}: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ ایک ارب 52 کروڑ تین لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران ضلعی پروگرام کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted. Honourable Senior Minister for P&D, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his Demand No. 59.

آنریبل منسٹر کا مائیک آن کریں۔ سینئیر منسٹر صاحب، رحیم داد خان۔

جناب رحیم داد خان {سینئیر وزیر (منصوبہ بندی)}: جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 16 ارب 11 کروڑ 27 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کیلئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2012ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران بیرونی امداد سے چلنے والے منصوبوں کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

دا اخری وو، د ټولو مبارک شه۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جی دا اخری وو۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is: that the sum demanded may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Demand is granted.

(Applause)

فنانس بل 2011 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 5 & 6: The honourable Minister for Finance, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Finance Bill, 2011 may be taken into consideration at once.

Mr. Muhammad Hamayoon Khan (Finance Minister): As amended.

جناب سپیکر: نه د دے ضرورت نشته، ته خو اول موؤ کړه نو بیا به مونږه دغه کوؤ کنه۔

Minister for Finance: Mr. Speaker! I beg to move that the Khyber Paktunkhwa Finance Bill, 2011 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pukhtunkhwa Finance Bill, 2011 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 4 stand part of the Bill. Amendment in Clause 5 of the Bill: Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his amendments in Clause 5 of the Bill.

Minister for Finance: Mr. Speaker! I wish to move that for Clause 5 of the Khyber Pakhtunkhwa Finance Bill, 2011, the following shall be substituted as under:

5. **Amendment of Khyber Pakhtunkhwa Ordinance No. V of 1982.**- In the Khyber Paktunkhwa Finance Ordinance, 1982 (Khyber Pakhtunkhwa Ord No. V of 1982), in section 3, in sub-section (1), the following shall be substituted namely:

"(1) There shall be levied a cess, called the Sugar cane and Sugar beet (Development) Cess, on sugar cane crushed or sugar beet sliced by the Sugar Mills at the rate of Rupee one per maund of the Sugar Cane or Sugar beet, as the case may be."

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister for Finance may be adopted? Those who are in favour of it may 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 6 to 8 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 6 to 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 6 to 8 stand part of the Bill. Amendments in Clause 9 of the Bill: Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please move his amendment in sub clause (2) of Clause 9 of the Bill.

Minister for Finance: Mr. Speaker Sir! I wish to move that in Clause 9, in sub clause (ii), for the word and figure 'section 10', the words, brackets and figure 'sub-section (10)' shall be substituted.

فرسٹ امنڈمنٹ دے جی دا۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister for Finance may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Second amendment: The honourable Minister for Finance, Khyber Paktunkhwa, to please move his amendment in APPENDIX-III, SCHEDULE of the Bill.

Minister for Finance: Sir, I beg to move that in the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2011, in 'SCHEDULE' under the heading APPENDIX-III, in category -3, in column 2 against serial No. 2, the words and comma 'newspapers, periodicals and magazines' shall be omitted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister for Finance may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the amendment is adopted and stands part of the Bill. The remaining portion of Clause 9, including Schedule, except the amended portion, also stands part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill.

فنانس بل 2011 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The honourable Minister for Finance, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2011, as amended, may be passed.

Minister for Finance: Mr.Speaker Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2011 may be passed with amendments.

Mr.Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Finance Bill, 2011, with amendments, moved by the honourable Minister for Finance, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Bill is passed with amendments.

(Applause)

منظور شدہ خرچ کی توثیق شدہ جدول برائے سال 12-2011 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 7: The honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House, the Authenticated Schedule of Authorized Expenditure for the year 2011-12 under Article 123 of the Constitution.

Minister for Finance: Mr. Speaker Sir, I beg to lay on the table of the House the Authenticated Schedule of Authorized Expenditure for the year 2011-12 under Article 123 of the Constitution.

Mr. Speaker: It stands laid.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس سے پہلے بولنا چاہتے ہیں؟

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب عبدالاکبر خان: میرا مقصد ہے کہ رول سسپنڈ کرنے کی درخواست کرتا ہوں، یہ جوائنٹ ریزولوشن ہے، سب نے اس پر سائن کئے ہیں، اگر آپ ہاؤس سے پوچھیں۔ رول 240 کے تحت رول 124 کی

سسپنشن کی میں درخواست کرتا ہوں تاکہ وہ رول سسپنڈ ہو اور مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members / Ministers to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The honorable Members, Ministers, to please move their resolution.

یہ میرے خیال میں اگر اس طرح کر لیں کہ آپ ایک بندہ موو کرے اور سب کے نام لے لیں، سب کی طرف سے ہے نا۔

جناب عبدالاکبر خان: بشیر احمد بلور صاحب، جناب اکرم خان درانی صاحب، میرے اور سکندر حیات خان شیرپاؤ صاحب، قلندر لودھی صاحب اور پی ایم ایل این کے ساتھیوں کے دستخط ہیں تو یہ سب کی جوائنٹ ریزلوشن ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ لوں تاکہ آپ ہاؤس سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بسم اللہ جی۔

قرارداد

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو۔ جناب سپیکر، خیبر پختونخوا کی یہ منتخب اسمبلی چیف جسٹس آف پاکستان اور چیف جسٹس پشاور ہائی کورٹ سے صوبہ بھر کے عوام کی طرف سے اپیل کرتی ہے کہ چونکہ پشاور ہائی کورٹ میں کافی عرصہ سے بیس ججوں کے بجائے انتہائی کم تعداد میں جج کام کر رہے ہیں جس سے عوام کو انتہائی تکلیف کا سامنا ہے اور سالوں سے کیسوں کے فیصلے نہیں ہو رہے ہیں، اس لئے فوری طور پر بقایا ججوں کی تقرری کی جائے تاکہ عوام کو انصاف مل سکے اور کیسوں کے فیصلے بروقت ہو سکیں۔

جناب سپیکر: تاسو هم موؤ کوئ جی؟ آنریبل اکرم خان درانی صاحب۔ بیا بہ ټول وایئ۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! خیبر پختونخوا کی یہ منتخب اسمبلی چیف جسٹس آف پاکستان اور چیف جسٹس پشاور ہائی کورٹ سے صوبہ بھر کے عوام کی طرف سے اپیل کرتی ہے کہ چونکہ پشاور ہائی کورٹ میں کافی عرصہ سے بیس ججوں کے بجائے انتہائی کم تعداد میں جج کام کر رہے ہیں

جس کی وجہ سے عوام کو انتہائی تکلیف ہے اور سالوں سے کیسوں کے فیصلے نہیں ہو رہے ہیں، اس لئے فوری طور پر بقایا ججوں کی تقرری کی جائے تاکہ عوام کو انصاف مل سکے اور کیسوں کے فیصلے بر وقت ہو سکیں۔

اس میں سپیکر صاحب، آپ کو معلوم ہے کہ بنوں کی بار سیشن کورٹ اور ہائی کورٹ سرکٹ بنچز میں پرسوں سے ہڑتال پر بیٹھی ہے، وہاں پر لوگ کورٹ میں نہیں جا رہے ہیں، وکلاء ہڑتال پر ہیں اور ان کی ڈیمانڈ یہ ہے کہ بنوں ہائی کورٹ کے سرکٹ بنچ میں جو تاخیر ہے، وہ گورنمنٹ نہ کرے اور جب تک یہ ججز ہمیں نہیں ملیں گے تو وہاں پر میرے خیال میں یہ کارروائی ممکن ہے اور اسی طرح سوات میں وہاں پر جو ابھی بنچ ہے، وہ بھی کام نہیں کر سکتا۔ ابھی میں نے سنا ہے کہ ڈی آئی خان کی جو ڈی بی تھی، وہ بھی ابھی سنگل ہے اور تاریخ صرف بدل رہی ہے تو لہذا سب عوام کی طرف سے ہماری گزارش ہے کہ Priority No. 1 پر چیف جسٹس اور چیف جسٹس خیبر پختونخوا اس پر عمل کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب آنریبل بشیر بلور صاحب۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> مہربانی سپیکر صاحب۔ خیبر پختونخوا عوام کی یہ منتخب اسمبلی چیف جسٹس آف پاکستان اور چیف جسٹس پشاور ہائی کورٹ سے صوبہ بھر کے عوام کی طرف سے اپیل کرتی ہے کہ چونکہ پشاور ہائی کورٹ میں کافی عرصہ سے بیس ججوں کے بجائے انتہائی کم تعداد میں جج صاحبان کام کر رہے ہیں جس کی وجہ سے عوام کو انتہائی تکلیف ہے اور سالوں سے کیسوں کے فیصلے نہیں ہو رہے ہیں، اس لئے فوری طور پر بقایا ججوں کی تقرری کی جائے تاکہ عوام کو انصاف مل سکے اور کیسوں کے فیصلے بر وقت ہو سکیں۔

سپیکر صاحب، اس پر صرف میری یہ گزارش ہو گی کہ صوبائی حکومت کی طرف سے ہم نے جو نظام عدل کا اعلان کیا تھا، کافی کروڑوں روپے خرچ کر کے وہاں پر جگہ لی گئی، اسی طرح بنوں میں کروڑوں روپے خرچ کر کے عدالتیں بنائی گئیں مگر عوام کو اس کا فائدہ نہیں ہو رہا۔ آپ کی وساطت سے اور اسمبلی کی وساطت سے ہماری درخواست ہے کہ مہربانی کر کے ججوں کی تعداد بڑھائی جائے کیونکہ لوگوں کو یہ تکلیف ہے اور ہمارے جو لوگ یہاں جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں، 302 کے کیسز ہیں، کتنی کتنی مدت کے لوگ پڑے ہوئے ہیں اور ججوں کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے ان کو انصاف نہیں مل رہا، Justice delayed is justice denied، تو میرے خیال میں جلد سے جلد یہ جج صاحبان Nominate کئے جائیں تاکہ وہاں پر لوگوں کو انصاف مل سکے۔ مہربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> آنریبل سکندر حیات خان شیر پاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ډیره مهربانی جناب سپیکر۔ خیبرپختونخوا کے عوام کی یہ منتخب اسمبلی چیف جسٹس آف پاکستان اور چیف جسٹس پشاور ہائی کورٹ سے صوبہ بھر کے عوام کی طرف سے اپیل کرتی ہے کہ چونکہ پشاور ہائی کورٹ میں کافی عرصہ سے بیس ججوں کے بجائے انتہائی کم تعداد میں جج کام کر رہے ہیں جس کی وجہ سے عوام کو انتہائی تکلیف ہے اور سالوں سے کیسوں کے فیصلے نہیں ہو رہے ہیں، اس لئے فوری طور پر بقایا ججوں کی تقرری کی جائے تاکہ عوام کو انصاف مل سکے اور کیسوں کے فیصلے بروقت ہو سکیں۔

جناب سپیکر: آنریبل حاجی قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ، جناب سپیکر۔ خیبر پختونخوا کے عوام کی یہ منتخب اسمبلی چیف جسٹس آف پاکستان اور چیف جسٹس پشاور ہائی کورٹ سے صوبہ بھر کے عوام کی طرف سے اپیل کرتی ہے کہ چونکہ پشاور ہائی کورٹ میں کافی عرصہ سے بیس ججوں کے بجائے انتہائی کم تعداد میں جج کام کر رہے ہیں جس کی وجہ سے عوام کو انتہائی تکلیف ہے اور سالوں سے کیسوں کے فیصلے نہیں ہو رہے ہیں، اس لئے فوری طور پر بقایا ججوں کی تقرری کی جائے تاکہ عوام کو انصاف مل سکے اور کیسوں کے فیصلے بروقت ہو سکیں۔ شکریہ جناب۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members and Ministers may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. (Applauses) Honourable Finance Minister, You want to say some thing?

وزیرخزانہ: جناب سپیکر! زه ستاسو په وساطت سره د خپل معزز ایوان د دے ملګرو، د پریس د ملګرو، د پولیس، د عوامو، د ټولو مشکور یم جی، وجه دا ده چه د دے بجټ سیشن کښے ډیر ښه تجاویز هم راغلل جی او ورسره خلقو ته هم ډیر زیات تکلیف ووبهر، څنګه چه هغه ورځ بشیر خان خبره اوکړه نو مونږ د اپوزیشن د ملګرو هم ډیر مشکور یو جی، د ټولو شکریه ادا کوؤ چه زمونږ سره ئے په دیکښے مرسته اوکړه، دا بجټ ډیر ښه پاس، خوش اسلوبئ سره پاس شوجی۔ ډیره مهربانی۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. The sitting is adjourned till 05:00 pm of tomorrow afternoon, thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 21 جون 2011 سہ پہر پانچ بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)